بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ اٰیَۃ (الحدیث)

حضرت شیر اہلسنّت علیہ الرحمہ کے انگلینڈ میں دیئے گئے علمی، تحقیقی، اصلاحی، تاریخی خطبات کا مجموعہ

خطباتِ شیرِ اہلسنّت

خُطبَات

ظلِّ فاروقِ اعظم، ضیغمِ اسلام، امام المناظرین

شیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مفتی پیر محمد عنایت اللہ

قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ (سانگلہ ہل)

خلیفۃ حجۃ الاسلام

الشاہ امام حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تخریج: محمد افضال حسین نقشبندی سانگلہ ہل

بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ آیَۃً (الحدیث)

حضرت شیر اہلسنت علیہ الرحمہ کے انگلینڈ میں دیئے گئے علمی، تحقیقی، اصلاحی، تاریخی خطبات کا مجموعہ

خطباتِ شیرِ اہلسنّت

مثل فاروق اعظم، ضیغم اسلام، امام المناظرین

شیر اہلسنت حضرت علامہ مفتی پیر محمد عنایت اللہ

قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل

خلیفہ حجۃ الاسلام

الشاہ امام حامد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ

ترتیب وتخریج

محمد افضال حسین نقشبندی سانگلہ ہل

نظرثانی

مولانا ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بار اول	.... جولائی 2016
پرنٹرز	.... آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	.... النافع گرافکس
تعداد	.... -/1100
ناشر	.... چوہدری غلام رسول - میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	.... =/ روپے

ملنے کے پتے

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو

۱۳۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0322-6836776

دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464

Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اردو بازار ۰ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے فضل و کرم اور حضور نبی اکرم ﷺ کے توسل اور قارئین کی دعاؤں سے ''**ادارہ پروگریسو بکس**'' اُردو بازار لاہور نایاب کتب اور جدید اندازِ تحقیق سے مزین اہلِ علم کی تحقیقی و علمی کاوشوں کو منظرِ عام پر لانے کے لیے کوشاں ہے' اس سے پہلے ادارہ کی جانب سے نامور محقق پروفیسر محمد اقبال مجددی کی تصانیف ''تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند' مقاماتِ مظہری' حدیقۃ الاولیاء'' اور پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی ''مجدد الف ثانیؒ کی علمی و دینی خدمات'' اور علومِ قدیمہ و جدیدہ سے مزین شخصیت ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان کی تصنیف ''امثالِ جامع ترمذی'' اور کتاب صحاح ستہ میں شامل حدیث کی مشہور و متداول کتاب سنن نسائی شریف کی شرح ''فیوض الراضی فی شرح سنن نسائی'' (جلد اوّل' دوم' سوم) ادارہ شائع کر چکا ہے۔

اب اسی سلسلہ علم و نور کو آگے بڑھاتے ہوئے ادارہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی کی کتاب ''خطباتِ شیرِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ'' منصۂ شہود پر لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل اس کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے' اہلِ علم و عوام الناس کے لیے اس کا نفع دائمی فرمائے اور مصنف کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے!

اس کتاب کی ختمی تیاری میں ہمارے مخلص ورکرز کی انتھک محنت شامل حال ہے جو ادارہ ہذا کے ساتھ مستقل طور پر وابستہ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائے!

آمین! بجاہ النبی الکریم ﷺ!

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

☆ چوہدری غلام رسول ☆ چوہدری شہباز رسول ☆ چوہدری جواد رسول ☆ چوہدری شہزاد رسول

انتساب

مناظرِ اسلام، فاتح فرقِ باطلہ، پاسبان وترجمان

مسلک اہلسنّت، شیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ

(سانگلہ ہل)

کے پیر و مرشد

شہزادہ اعلیٰ حضرت، نائب اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام،

حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد حامد رضا خان

قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک نام!

؎ گر قبول افتادز ہے عز و شرف

خادمِ مسلکِ اہلسنّت

محمد افضال حسین نقشبندی (فیصل آباد)

نغمۂ توحید

دل میرا گدگداتی رہی آرزو — آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو — نکلا اقرب زحبل ورید گلو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

طائران چمن کی چہک وحدہٗ — نغمہ بلبل کا ہے لاشریک لہٗ
قمریوں کا ترانہ ہے لاغیرہٗ — زمزمہ طوطی کا ھوہٗ ھوہٗ

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

بلبلوں کو چمن میں رہی جستجو — پپیا کہتا پھرا ''پی کہاں'' سو بسو
پر نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزو — ہاں ملا تو ملا میرے دل ہی میں تو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

شاہدان چمن نے لب آب جو — آب گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقۂ ذکر گل کے کیا روبرو — اور لگا نے لگے دم بدم ضرب ہو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

رہ کے پردوں میں تو جلوہ آرا ہوا — بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ، پردہ ہوا آنکھ کا — بند آنکھیں ہوئیں تو نظر آیا تو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل میرا — کعبہ پتھر کا دل جلوہ گاہ خدا
ایک دل پر ہزاروں ہی کعبے فدا — کعبۂ جان ودل کعبے کی آبرو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

طور سینا پہ تو جلوہ آراء ہوا صاف موسیٰ سے فرمادیالن ترا

اورانی انا اللہ شجر بول اٹھا تیرے جلووں کی نیرنگیاں سو بسو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

مجھ کو در در پھراتی رہی جستجو ٹوٹے پائے طلب تھک رہی آرزو

ڈھونڈتا میں پھرا کو بکو چارسو تھا رگ جاں سے نزدیک تر دل میں تو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

کون تھا جس نے سبحانی فرمادیا اورما اعظم شانی کس نے کہا

بایزید اور بسطام میں کون تھا کب انا الحق تھی منصور کی گفتگو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

یاالٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تو آب زمزم سے کر کے حرم میں وضو

باادب شوق سے بیٹھ کے قبلہ رو مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو بہو

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے

میرے مولیٰ مگر تو تو غفار ہے کہتی رحمت ہے مجرم سے لاتقنطوا

اللہُ، اللہُ، اللہُ، اللہُ

(کلام مرشد حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ حضور حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ نور خدا نام خدا تم ہو
شہہ خیر الوریٰ شان خدا صل علیٰ تم ہو
شکیب دل قرار جاں محمد مصطفیٰ تم ہو
طبیب دردِ دل تم ہو مرے دل کی دوا تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو
فقیروں بینواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو
حبیب کبریا تم ہو امام الانبیاء تم ہو
محمد مصطفیٰ تم ہو محمد مجتبیٰ تم ہو

ہمارے ملجا و ماوا ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شہ ہردو سرا تم ہو
غریبوں کی مدد بے بس کا بس روحی فدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

نہ کوئی ماہ وش تم سا نہ کوئی مہ جبیں تم سا
حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوبِ خدا تم ہو
میں صدقے انبیاء کے یوں تو محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

حسینوں میں تمہیں تم ہو نبیوں میں تمہیں تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو نبی الانبیاء تم ہو

تمہارے حسن رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہار جانفزا تم ہو

زمیں میں ہے چمک کس کی فلک پر ہے جھلک کس کی
مہ خورشید سیاروں ، ستاروں کی ضیاء تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

ھو الاول ھو الآخر ھو الظاھر ھو الباطن
بکلّ شئی علیم ، لوحِ محفوظ خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اوّل ، نہ ہو سکتے ہیں دو آخر
تم اول اور آخر ، ابتداء تم ، انتہاء تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

انا من حامد و حامد رضا منّی کے جلوؤں سے
بحمد اللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

(کلام: مرشد حضرت شیر اہلسنّت حضور حجۃ الاسلام مولانا
مفتی محمد حامد رضا خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ)

تقریظ جمیل

داعی فکر رضا، پاسبان مسلک اہلسنّت، مناظر اسلام

ابوحذیفہ حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد!

اسلام دین کامل ہے، اوراس دین متین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اسلام کے چمن کو تباہ کرنے کے لیے شیطانی قوتیں برسر پیکار ہیں بالخصوص انگریز منحوس نے دین اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے مختلف ایجنٹوں کے ذریعے بے شمار فتنوں کا اجراء کیا جس سے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انگریز منحوس کے ایماء پر سب سے بڑا فتنہ وہابیت پیدا ہوا جس کی کوکھ سے دیوبندیت، قادیانیت، نیچریت نے جنم لیا جنہوں نے دین اسلام کے خلاف اپنے محاذ کھول دیئے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس چمن اسلام کو قیامت تک قائم رکھنا ہے، دین اسلام کی حفاظت کے لیے ان باطل قوتوں کے مقابلہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے رجال پیدا فرمائے ہیں جو کہ اسلام کی حفاظت اوراس کے چمن کو سرسبز وشاداب رکھے ہوئے ہیں ان مقدس نفوس قدسیہ نے شب وروز ان باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا انہی نفوس قدسیہ کی سعی محمود سے دنیا کے کونے کونے میں دین اسلام کا پیغام پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ انہی مقدس رجال میں ایک عظیم المرتبت شخصیت مناظر اسلام، امام المناظرین، استاذ العلماء، فاضل جلیل، عالم نبیل، زبدۃ الاتقیاء، سراج الاصفیاء، شیر اسلام، فاتح

عقائد باطلہ، قاطع دیو بندیت، وہابیت و رافضیت، حامی سنت، ماحی بدعت، ترجمان احناف، شیخ طریقت و شریعت، شیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی قدس سرہ العزیز ہیں جن کی جلالت شان پر علماء اسلام متفق ہیں جو دین اسلام کے مخالف قوتوں کے خلاف ساری عمر بر سر پیکار رہے، جب بھی کوئی فتنہ سر اٹھاتا تو آپ فوراً اس کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے بالخصوص وہابیت و دیو بندیت، قادیانیت اور شیعیت کی تردید میں حضرت شیر اہل سنت قدس سرہ العزیز کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں جس میدان میں بھی جلوہ فرما ہوتے باطل فرار میں ہی اپنی عافیت تصور کرتا تھا۔ دیو بندیوں، وہابیوں، شیعوں کے بڑے بڑے گرو مناظرین پر حضرت شیر اہل سنت مولانا مفتی عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کا نام اقدس سنتے ہی سکتہ طاری ہو جاتا تھا بے شمار مناظروں میں وہابیوں، دیو بندیوں، شیعوں کو حضرت شیر اہل سنت قدس سرہ العزیز نے شکست سے دوچار کیا۔ وہابیوں کے معروف مناظر مولوی عبدالقادر روپڑی کے ساتھ مناظرہ دھرنگ کافی معروف ہے جو کہ نداءِ یارسول اللہ کے عنوان پر ہوا تھا۔ اس میں عبدالقادر روپڑی کی حالت روپڑی سے کچھ مختلف نہ تھی اس مناظرہ کے مسلّم منصف نے مناظر اہل سنت شیر اہل سنت مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فتح کا باقاعدہ اعلان کیا۔ اس طرح دیو بندی شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خان کو حضرت شیر اہلسنّت مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ ناکوں چنے چبوائے بلکہ دیو بندیوں نے اپنے سر پرست انگریز منحوس کے زیر سایہ برطانیہ میں چیلنج بازی کی تو دیارِ غیر میں بھی حضرت شیر اہل سنت حضرت مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دیو بندیوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ مناظرہ شیفیلڈ میں

شیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو عبرت ناک شکست دی جو کہ نا قابل فراموش ہے، اسی طرح شیعہ کے مولوی اسماعیل گوجروی کو بھی یہی زخم سہنا پڑا، الغرض حضرت شیر اہلسنّت مولانا مفتی محمد عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ جدھر گئے باطل کو منہ کی کھانی پڑی اور حضرت شیر اہلسنّت کامیاب و کامران لوٹے۔ آج بھی حضرت شیر اسلام جبکہ ان کا وصال ہوئے عرصہ ۳۵ سال ہو چلا ہے کا رعب و دبدبہ وہابیوں، دیوبندیوں پر طاری نظر آتا ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہندوستان پاک و ہند میں ہماری ناکامی مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے افراد کی بناء پر ہے یعنی مولانا محمد عنایت اللہ قادری صاحب جیسے رجال کی بناء پر وہابیت پوری طرح پھیل نہ سکی چنانچہ حضرت شیر اہل سنت نے تقریری میدان میں اہل سنت کی حقانیت اور بدعقیدہ دیوبندیوں، وہابیوں، شیعوں کا پوسٹ مارٹم کیا پورے ملک میں اس بارے آپ کی جلالت شان مسلمہ ہے۔ کتاب و سنت کے دلائل و براہین اور اکابرامت کے اقوال سے آپ کے خطابات مزین ہوتے تھے۔ اور کئی بدمذہب آپ کے دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتے اور اہل سنت ہونے کا اعلان کر دیتے۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ حضرت شیر اہلسنّت کے خطابات کا ریکارڈ محفوظ کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں ان کے انمول موتیوں سے مستفید ہو سکیں۔ خدا بھلا کرے عزیز القدر محبی و مخلصی محمد افضال حسین نقشبندی صاحب زید مجدہٗ کا کہ جنھوں نے بڑی عرق ریزی سے حضرت شیر اہل سنت کے بعض بیانات کو تحریری شکل میں جمع کیا اور حوالہ جات کی بھی حتی الامکان تخریج کی سعی محمود کی ہے۔ عزیز القدر نے اس مجموعہ میں دیار غیر میں کی گئی حضرت کی تقاریر کو جمع کیا ہے اس ملک پاکستان میں کیئے گئے بیانات کو بھی جمع

کرنے کی سعی محمود کررہے ہیں مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے عزیز القدر موصوف کو مزید خدمت دین متین کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اے کاش ہماری اہل سنت کی نئی نسل نوجوانوں کو یہی جذبہ مل جائے اس پرفتن دور میں بدعقیدگی کے طوفان بدتمیزی برپا ہیں اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں بیداری کی لہر پیدا ہو جائے۔ اور ہمارے مدارس سے فارغ ہونے والے علماء نوجوان اس درد کو محسوس کریں اور بدمذہبوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تحقیق کے میدان میں آئیں تاکہ باطل قوتوں کو بار آور کرایا جاسکے

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین علیٰ الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہ:

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

خادم دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام

۹ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ سمندری ضلع فیصل آباد

تقریظ محبت

مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

(گوجرانوالا)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ رب العزت جل جلالہٗ کی بے شمار نعمتوں میں قوت گویائی بھی ایک بڑی نعمت ہے، اگر انسان کے پاس بولنے کی طاقت نہ ہوتو وہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنے سے قاصر رہتا ہے، کسی کو اپنا دکھ، درد بیان نہیں کر سکتا، ٹھیک طریقے سے اپنا مقصد اور مدعا نہیں بتا سکتا، یہ تمام امور تبھی ممکن ہیں جب اس کے پاس بات کرنے اور بولنے کی قوت ہو۔ عقل سوچتی ہے اور غور وفکر کے بعد جب خیالات کو ظاہر کرنے کا موقع آتا ہے تو نطق، قوت گویائی اور بولنے کی طاقت کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اور جب یہی بول چال اور اظہار خیال ایک مضبوط اور مربوط اصول وضوابط کے تحت روپذیر ہوتو اسے ''خطابت'' یا ''تقریر'' کہا جاتا ہے۔

''خطابت'' ایک مستقل فن ہے، جسے دنیا کے شریف فنون میں شمار کیا گیا ہے اور اس کی ضرورت واہمیت اور افادیت کو ہر زمانے میں برابر محسوس کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہا گیا کہ ''وہ قوم گونگی ہے جس میں خطیب نہ ہو'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اہم مواقع پر تقاریر کے ذریعے اپنے خیالات مقدسہ کا اظہار فرمایا کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبۂ حجۃ الوداع آج بھی ایک زبردست تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر منیر، دلپذیر، ہمہ گیر اتنی پرتاثیر

ہوتی کہ دلوں کی گہرائیوں تک اتر جاتی اور بڑے سے بڑے مخالف بھی اسے ہدف تنقید نہ بنا سکتے۔ بقول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

اسلام کے دامن میں خطیبوں کی کمی نہیں، خطبائے اسلام کے عظیم کارناموں سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں، دنیا کی ہر قوم کے پاس خطیب ہوں گے لیکن ان کی انتہاء محض خطابت اور خطابت ہی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، جبکہ اسلام کے دامن سے وابستہ خطباء ومقررین کے پاس صداقت ہے، امانت ہے، دیانت ہے، حقانیت ہے، اخلاص ہے، انصاف ہے، احقاق حق اور ابطال باطل ہے، رضائے الٰہی اور خوشنودئ مصطفوی ہے، قوموں کی اصلاح اور اخروی نجات بھی اُن کے پیش نظر ہوتی ہے۔ یہ وہ امور ہیں جو خطبائے اسلام کو ساری دنیا میں سب سے ممتاز اور منفرد بنا دیتے ہیں۔ تقریر وخطابت کو طلبِ زر اور حصول جواہر کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے لیکن اسلام کے ان خطباء پر کروڑوں رحمتیں ہوں جنہوں نے اپنی خطابت کو ذاتی مقاصد اور دنیوی اغراض کیلئے نہیں بلکہ ایک مقدس فریضہ جانتے ہوئے قوم کی رہبری ورہنمائی اور حق گوئی وبے باکی کا ذریعہ بنایا۔

اس اعتبار سے اہلسنّت میں ایک خاصی تعداد پیش کی جا سکتی ہے، لیکن اس وقت جو شخصیت موضوعِ سخن ہے وہ ہیں مناظر اسلام، شمشیر بے نیام، آفتاب علم وحکمت، فاتح خارجیت ونجدیت، رئیس العلماء والخطباء، مسکت المجادلین، امام المناظرین، شیر اہل سنت حضرت العلام قبلہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ آف سانگلہ

ہل، جنہیں دنیا ''شیر اہلسنّت'' کے نام سے جانتی ہے اور جن کی شیروں جیسی گھن گرج نے نجد و دیوبند کی لومڑیوں کو ہر میدان میں بھگا دیا، ان کے دلیرانہ جذبے نے اہلسنّت کے سوئے ہوئے جذبوں کو جگا دیا، جس کی برکت سے کئی سنی شیروں کی طرح جوان جذبے لے کر میدان میں اتر پڑے اور گستاخوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے، راقم الحروف نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا جو حضرت شیر اہلسنّت کے خدمت گاروں میں تھے لیکن نجدیوں، وہابیوں کا ناطقہ بند کرانے کا ملکہ رکھتے تھے، جب پوچھا جاتا تو کہتے ہم چار دن حضرت شیر اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ آف سانگلہ ہل کے قدموں میں بیٹھے ہیں آپ ایسے شیر تھے کہ آج آپ کا نام سن کر باطل ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو جاتا ہے، اور کئی بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ جن کے بڑوں کو آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہ تھی، لیکن وہ ظالم حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے کر اپنے شکستہ دلوں کو تسکین دے رہے ہیں۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی دین اسلام اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی ترویج و اشاعت کیلئے بے لوث وقف کر رکھی تھی، احقاق حق اور ابطال باطل آپ کی زندگی کا سرمایہ تھا۔ دفاع حق کی پاداش میں آپ کو جیل اور قید خانے میں جانا پڑا آپ نے اسے سنت محبوب خدا عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر قبول کر لیا لیکن حق گوئی اور باطل کی سرکوبی کا فریضہ ترک نہ کیا۔

آپ صرف خطیب و مقرر ہی نہ تھے بلکہ راسخ العقیدہ، باعمل عالم و فاضل بھی تھے، محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تحصیل علوم و فنون کیا حضرت شیر اہل سنت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے اور خلیفہ مجاز بھی۔ قدرت نے آپ کو زور بیان کے

ساتھ ساتھ قوت حافظہ سے بھی مالا مال فرمایا تھا۔آپ گھنٹوں عربی عبارات زبانی یوں فرفر پڑھتے جیسے کوئی شخص اصل کتاب سے عبارت پڑھ رہا ہو۔آپ کا مطالعہ بھی خاصہ وسیع تھا،ایک تو آپ کے کتب خانہ کی وسعت اس بات پر شاہد ہے،دوسرے ہر کتاب پر حواشی وتعلیقات اس چیز کا بین ثبوت ہیں کہ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو کتب بینی کا اچھا خاصہ شغف تھا۔

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے آپ کو بریلی شریف کا فیضان حاصل تھا اور آپ ایک متصلب ، پختہ اور غیرت مند سنّی عالم دین تھے،اہلسنّت میں آپ کا نام نہایت ادب واحترام سے لیا جاتا ہے اور آپ کی ذات ایک اتھارٹی اور سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے مخلص اور خداترس بزرگان دین کی تعلیمات اور افکار و کردار کو عوام الناس میں عام کیا جائے اور آپ کی ایک جامع سوانح مرتب کی جائے۔

مسلک اہلسنّت کے باہمت سپاہی، پیکر اخلاص ومروت، صاحب تحقیق وجستجو، عزیزم محمد افضال حسین نقشبندی (اطال اللہ عمرہ) نے نہایت حسین اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے ایک راستہ ہموار کیا ہے، اہلسنّت کے اس عظیم محسن کو نئی نسل کے سامنے متعارف کرانے کیلئے آپ کے خطبات جمع کئے ہیں۔ان خطبات میں دین اسلام کی تبلیغ ہے، مسلک اہلسنّت کی ترویج ہے، احقاق حق اور ابطال باطل کی بہار ہے، خارجیت اور رافضیت کی سرکوبی اور حق وصداقت کی علمبرداری کا نکھار ہے۔اپنے موقف پر دلائل کا ایسا انبار ہے کہ ہر منصف اسے ماننے کیلئے بے قرار ہے۔کیونکہ حضرت شیر اہلسنّت علم و تحقیق کا بحر ذخار ہیں۔اللہ تعالیٰ عزیزم محمد افضال حسین نقشبندی کی یہ پُرمسرت اور خوش

آئندہ کاوش قبول فرمائے اور انہیں مزید خطبات مرتب کرنے اور ہم سب کو مستفید ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ وسلم

از:

نیاز مند: شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

۱۲۔۱۲۔۲۰۱۴

بروز جمعۃ المبارک

بعد نماز عشاء

☆......☆......☆......☆......☆

تعارف

شیر اہل سنت

علامہ محمد عنایت اللہ قادری رضوی

علیہ الرحمۃ (سانگلہ ہل)

از قلم:

مناظر اہل سنت حضرت

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

شیر اہل سنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری رضوی علیہ الرحمہ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں بڈہار (کمپوزنگ کی غلطی ہے اصل ہردو بریار ہے۔ نقشبندی) میں پیدا ہوئے۔ مختلف مقامات پر دینی تعلیم حاصل کی۔ آخر علم وعرفان کے مرکز بریلی شریف منظر اسلام میں داخلہ لیا۔ وہاں محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ سے بقایا کتب پڑھیں اور دورہ حدیث شریف پڑھا۔

سلسلہ بیعت اور خلافت:

بریلی شریف ہی حجۃ الاسلام حضرت صاحبزادہ محمد حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ داخل ہوئے۔ حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے ہاں سے ہی انہیں سلسلہ کی خلافت بھی حاصل تھی۔

امرتسر میں تدریس وخطابت:

بریلی شریف سے فارغ ہونے کے بعد حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ

الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق امرتسر (جس کو غیر مقلدین اپنا مرکز سمجھتے تھے) تشریف لائے۔ امرتسر کے محلّہ شریف پورہ کی جامع مسجد میں تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شیر اہل سنت کو ابتداء ہی سے بدمذہبوں کی تردید پر خاصہ عبور حاصل تھا۔ پھر محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا سونے پر سہاگہ تھا۔ امرتسر غزنویوں، روپڑیوں اور ثنائی گروپوں کا مرکز تھا۔ شیر اہل سنت علیہ الرحمہ نے وہاں پر مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت فرمائی اور بدمذہبوں کو للکارتے رہے۔

امرتسر سے لاہور آمد:

امرتسر سے آپ لاہور تشریف لے آئے۔ تو اہل سنت کے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف میں تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ پھر وہاں سے اہل سنت کی معروف روحانی آستانہ شرقپور شریف میں تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ وہاں سے سانگلہ ہل میں تشریف لائے۔ اور وہاں تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دینے شروع کیے تادم انتقال سانگلہ ہل میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

تحفظ مقام مصطفیٰ علیہ وسلم:

شیر اہل سنت علیہ الرحمہ نے ساری زندگی مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے وقف فرمادی تھی۔ جہاں کہیں بھی کوئی گستاخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں یا صحابہ کرام علیہ الرضوان کی بارگاہ میں اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان میں دریدہ دہنی سے کام لیتے ہوئے گستاخی کرتا تو عوام اہل سنت شیر اہل سنت علیہ الرحمۃ کو مدعو کرتے آپ وہاں پہنچ کر عظمت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رفعتِ صحابہ اور عظمت

اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کو قرآن وحدیث اور مخالفین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے بیان فرماتے۔ آپ کی تقریر دلپذیر کا اتنا اثر ہوتا کہ کئی شکوک وشبہات میں مبتلا لوگ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو تسلیم کر لیتے۔ پھر حضرت شیر اہل سنت علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے وہ رعب اور دبدبہ عطا فرمایا کہ جہاں کہیں گستاخانِ رسول گستاخی کا ارتکاب کرتے تو صرف آپ کا نام سن کر ہی مخالفینِ اہل سنت لوگوں کے پاس آکر منت وسماجت کرتے کہ ہم سے زیادتی ہو گئی ہے۔ آئندہ ہماری طرف سے ایسی کوئی حرکت نہ ہو گی۔ آپ مولنا عنایت اللہ صاحب سانگلہ والوں کو نہ بلائیں۔

حق گوئی اور بہادری:

شیر اہل سنت علیہ الرحمہ جو مخالفین کے للکارنے پر ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے جب شیر وہاں پہنچتا تو مخالفین راہ فرار اختیار کر لیتے۔ ایسے بیسیوں واقعات ہوئے جن کے گواہ آج بھی موجود ہیں۔ گھبراہٹ اور پریشانی کبھی بھی آپ میں نہ دیکھی۔ آپ نے کبھی بھی یہ نہ سوچا تھا کہ اپنے ہم خیال حضرات وہاں پر ہیں یا کہ نہیں۔ جس کسی نے بھی آپ کو دعوت دی آپ کو مقام مصطفےٰ کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار پایا۔ اسی وجہ سے حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ آپ کو شیرِ اہل سنت فرماتے تھے جس وقت آپ تقریر فرماتے تھے۔ آپ کسی خطرہ کی پرواہ کئے بغیر حق کا بول بالا فرماتے عشق رسول میں آپ اتنے غرقاب تھے کہ کسی بڑے سے بڑے افسر کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے مقدمات سے قطعاً نہ گھبراتے۔ بلکہ ایک دفعہ دوران گفتگو آپ نے راقم سے فرمایا ہماری گورنمنٹ شہنشاہ بغداد غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

جب عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر آپ کا خطاب

ہوتا تو علمی نکات کے ساتھ ساتھ محدثین اور مفسرین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ایسے واقعات بیان فرماتے کہ سامعین پر ایک کیفیت اور رقت طاری ہو جاتی۔ بسا اوقات آپ پر تقریر کے دوران وجدانی کیفیت طاری ہوتی۔

تقریر سے قبل خطبہ پڑھتے وقت بھی کئی دفعہ وجدانی حالت دیکھی گئی۔ قصیدہ بردہ شریف اس محبت اور عقیدت سے پڑھتے سامعین کے قلوب منور ہو جاتے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت:

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ہر مسلمان کو عقیدت و محبت ہے۔ اور ان کا نیاز مند ہے۔ مگر شیر اہل سنت علیہ الرحمہ کی تقریر وتحریر سے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا تھا وہ منفرد تھا۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے الفاظ اور القاب جو بیان کرتے اور ان کے ذکر کرتے وقت ان کا لہجہ بھی پر سوز ہوتا تھا۔ کہ سننے والے کے دل میں خوشی کی لہر اٹھتی اور وہ جھوم اٹھتا۔

غیرت ایمانی:

دوران تقریر بد مذہب رقعہ بازی کرتے اور ایسے الفاظ یا مسائل کا پوچھتے جس سے سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کا پہلو پایا جاتا تو یکدم غیرت ایمانی جوش میں آجاتی اور اَشِداءُ علی الکفار کا مظہر بن کر بے دینوں کو جواب دیتے۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ سے عقیدت:

راقم سے خود ایک دفعہ فرمایا کہ سانگلہ ہل میں جب تقرری ہوئی تو مالی طور پر کچھ پریشان تھا۔ اور میں روزانہ سانگلہ ہل سے لائل پور شریف حضرت محدث اعظم علیہ

الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ایک دن عرض کیا حضور! کوئی کاروبار نہ کرلوں۔اس کی اجازت مرحمت فرمائیں۔تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

مولانا آپ نے دین کا علم پڑھا ہے۔دین کی خدمت کرو۔اللہ تعالیٰ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے بہت کچھ دے گا۔شیر اہل سنت! نے فرمایا اُس کے بعد کاروبار کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔پھر دنیا جانتی ہے کہ شیرِ اہل سنت علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت سے نوازا تھا۔

جگر گوشۂ شیخ الحدیث سے عقیدت:

سانگلہ ہل میں آپ ہر سال جمادی الآخر کے آخری جمعۃ المبارک عرس پاک کی تقریب سعید بڑے تزک و احتشام اور محبت سے منعقد کرتے تھے تو آپ عرس سراپا قدس میں خطاب کے لئے بھی پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول صاحب حیدر رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان کے پاس جاتے اور پوچھتے کس صاحب کو دعوت دینی ہے۔جس کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب ارشاد فرماتے ان کو دعوت دیتے تھے۔

عبادت وریاضت:

آپ کی زندگی ایک مصروف زندگی تھی۔شب و روز سفر دیہاتوں، قصبوں، شہروں میں روزانہ تقاریر، دور دراز کے سفروں میں گزری۔آپ نے تبلیغ کی خاطر دشوار گزار راستوں اور علاقوں کا سفر بھی خندہ پیشانی سے کیا۔مگر عملیات اور وظائف میں کبھی بھی فرق نہ آیا۔اور سستی سے کام نہ لیا۔دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ بلا ناغہ اور اپنے دیگر معمولات بجالانے میں سفر اور تھکاوٹ کو آڑے نہ آنے دیا۔

بار ہا مرتبہ دیکھا کہ تقریر کے بعد مصلہ پر کھڑے ہو گئے تو پھر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہی آرام فرمایا۔ سفر و حضر میں بھی فرض نماز کو شش کرتے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سنت غیر مؤکدہ کو بھی نہ چھوڑتے تھے۔ وہ بھی ہمیشہ ادا فرماتے۔

مناظرے:

آپ نے اپنی زندگی میں کئی مناظرے کیئے۔ اور مخالفین اہل سنت کو شکست فاش دی نیز دیوبندی مکتب فکر کے مشہور عالم مولوی غلام خاں آف راولپنڈی سے لیٹری تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال میں دعا بعد نماز جنازہ پر مناظرہ ہوا۔ اور مولوی غلام خاں شیر اہل سنت علیہ الرحمہ کے دلائل کا جواب نہ دے سکا۔ انتظامیہ کے افراد بھی اس وقت وہاں پہنچ چکے تھے راقم ایک دفعہ واہ کینٹ تقریر کر رہا تھا۔ تقریر کے بعد پولیس کے ایک آدمی نے جو رپورٹنگ کے لئے وہاں آیا تھا۔ اس نے بھی اس مناظرہ میں شیر اہل سنت علیہ الرحمۃ کی کامیابی کا ذکر کیا اور کہا کہ میں خود وہاں پر موجود تھا۔

دھرنگ ضلع سیالکوٹ:

دھرنگ کا مناظرہ بھی بہت مشہور ہے۔ یہ مناظرہ غیر مقلدین حضرات کے معروف عالم حافظ عبد القادر روپڑی سے ہوا تھا۔ اور موضوع مناظرہ نداء یا رسول اللہ تھا۔ راقم بھی اس مناظرہ میں معاون تھا۔ اس مناظرہ کی کیسٹ بھی محفوظ ہے۔ شیر اہل سنت علیہ الرحمہ۔ نے اس مناظرہ میں دلائل کے انبار لگا دیئے۔ روپڑی صاحب دلائل کا جواب نہ دے سکے۔ اور بار بار دوران مناظرہ روپڑی صاحب کا پانی پینا اس حقیقت کی عکاسی کرتا تھا کہ شیر اہل سنت نے پانی پلا پلا کر مارا۔

آخر کار منصف مناظرہ نے حضرت شیر اہل سنت علیہ الرحمہ کی کامیابی کا اعلان

کیا۔ جو کہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

اس مناظرہ میں غیر مقلدین حضرات کی طرف سے صدر مناظرہ مولوی رفیق خاں پسروری تھے۔ مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کا مونکی بھی تشریف فرماتھے۔ اہل سنت و جماعت کی طرف صدر مناظر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا مونکی اور مجاہد اہل سنت علامہ محمد امام الدین صاحب آف منڈی، فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بھی موجود تھے۔

دورۂ برطانیہ:

برطانیہ میں دیوبندی حضرات نے مولوی غلام خاں صاحب آف راولپنڈی کو مدعو کیا، انہوں نے اپنی عادت اور فطرت کے مطابق وہاں دیار غیر میں بھی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیاء کاملین علیہ الرحمہ کی عظمت و فراست کا انکار کیا۔ ان کی عظمت و رفعت کا اقرار کرنے والوں پر کفر و شرک کے فتووں کی بوچھاڑ کر کے وہاں کی فضاء کو مکدر کر دیا.......... حضرت شیر اہلسنّت علیہ الرحمہ کو برطانیہ کے دورہ کی دعوت دی ان کی دعوت پر آپ برطانیہ تشریف لے گئے شیر اہلسنّت علیہ الرحمۃ کی برطانیہ میں آمد کا اعلان ہو چکا تھا۔ ابھی شیر اہلسنّت کے برطانیہ پہنچنے سے پہلے ہی مولوی غلام خان دبئی چلے گئے۔ اور وہاں ہی ان کی ذلّت آمیز عبرتناک موت واقع ہوئی۔

مناظرہ شیفیلڈ:

شیر اہلسنّت علیہ الرحمۃ کی آمد پر برطانیہ کے ہر ٹاؤن میں آپ کی تقاریر ہوتی رہیں مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے عقائد عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیار غیر میں پرچار ہوتا رہا۔ شیر اہلسنّت علیہ الرحمہ اپنی تقاریر میں دیوبندیوں کو ان کا

مناظرہ کا چیلنج کرنا یاددلاتے رہے جس سے دیوبندیوں کی بہت سُبکی ہوتی رہی۔ دیوبندیوں کے مولوی علامہ خالد محمود تھے۔پاکستان سے دیوبندیوں کے مولوی ضیاء القاسمی آف فیصل آباد بھی وہاں پہنچے ہوئے تھے۔دیوبندی عوام نے ان کو مناظرہ کے لیے مجبور کیا ہوگا۔تو دیوبندیوں نے مناظرہ کا اعلان کردیا۔برطانیہ کا شہر شیفیلڈ مناظرہ کے لیے طے ہوا۔

موضوع مناظرہ ''نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم غیب'' تھا۔

دیوبندیوں کی طرف سے مناظران کے علامہ خالد محمود تھے۔جب کہ اہلسنّت کی طرف سے شیر اہلسنّت علیہ الرحمۃ تھے۔اس مناظرہ میں دیوبندی حضرات کے کثیر علماء نے شرکت کی۔اور علماء اہلسنّت و جماعت کی بھی کثیر تعداد تھی۔پیر طریقت علامہ صاحبزادہ محمد حبیب الرحمان صاحب محبوبی، خطیب اہلسنّت صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب گجراتی، مناظر اسلام صاحبزادہ علامہ محمد عبدالوہاب صاحب صدیقی اچھروی، اُستاذ العلماء اُستاد مفتی گل رحمان چشتی، پیر طریقت صاحبزادہ معروف حسین صاحب اور دیگر علماء کرام اور مشائخ عظام شریک تھے۔

شیر اہلسنّت علیہ الرحمۃ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم غیب کے متعلق اہلسنّت و جماعت کا مسلک تحریر کیا۔مگر دیوبندی مناظر مولوی خالد محمود اپنا عقیدہ لکھنے سے کتراتے رہے۔شیر اہلسنّت علیہ الرحمۃ بار بار کہتے رہے کہ جو اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں جو اپنا عقیدہ لکھا ہے خالد محمود وہ عقیدہ لکھو۔اور مناظرہ شروع کرو۔مگر مولوی خالد محمود صاحب اپنا عقیدہ لکھ کردینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی نے جب اپنے مناظر کا حال دیکھا کہ وہ اپنا عقیدہ لکھنے اور اس پر

مناظرہ کرنے سے کترا رہے ہیں۔اپنی شاطرانہ چال سے مناظرہ میں ہنگامہ آرائی کرنے کا سوچا اور نہایت ہی غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کرنے شروع کردیئے جو کہ نا ہی صدر مناظرہ کی حیثیت سے موضوع تھے اور نہ ہی عالمانہ حیثیت سے جب مولوی ضیاء القاسمی نے اپنے منہ کو لگام نہ دی تو خطیب اہلسنّت فخر السادات حضرت علامہ صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب گجراتی جگر گوشہ شہنشاہ ولایت علیہ الرحمۃ اور فاضل جلیل مناظر اسلام حضرت علامہ محمد عبدالوہاب صاحب صدیقی اچھروی جگر گوشۂ مناظر اسلام علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔اور قاسمی کی پاکستان میں اخلاق سوز خرافات اور مکاریاں یاد دلائی تو قاسمی صاحب نے دیکھا میری عیاریوں اور مکاریوں کو جاننے والے بھی برطانیہ میں موجود ہیں تو پھر مناظرہ میں ہنگامہ آرائی کے سوا ان کے پاس اور کچھ نہ تھا۔ہنگامہ کرادیا برطانیہ کی پولیس آگئی اس مناظرہ میں شریک ہر سمجھدار یہ جانتا ہے کہ دیوبندی مناظر مولوی خالد محمود صاحب اپنا عقیدہ نہ لکھ سکے تھے اور نہ اس پر مناظرہ کرنے کیلئے تیار تھے۔مگر شیر اہل سنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ نے سب سے پہلے اپنا عقیدہ لکھ کر دیوبندی مناظر کو دے دیا۔مگر بارہا مطالبہ کرنے کے باوجود دیوبندی مناظر نے اپنا عقیدہ لکھ کر نہ دیا۔

مناظرہ کے بعد سال سے زائد عرصہ برطانیہ میں ہی شیر اہل سنت علیہ الرحمۃ نے گزارا اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت کرتے رہے۔

۱۹۸۱ء میں واپس پاکستان آئے۔(اور ۱۹۸۱ء میں ہی آپ) اس دنیا فانی سے انتقال فرماگئے۔

آپ نے انتقال سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرا

جنازہ کھلی جگہ پر رکھ دینا۔تا کہ ہر آدمی میرا چہرہ دیکھ سکے۔ساری زندگی سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے گن گائے اور ان کے دشمنوں کا رد کرنے والے جب اس دنیائے فانی سے گئے تو ان کا چہرہ نورٌ علیٰ نور تھا۔اپنے اور بیگانوں نے دیکھا۔

الغرض پاکستان میں جگہ جگہ آپ نے عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچار اور تحفظ مقام مصطفےٰ فرمایا۔ایسے علاقے جہاں پر بدمذہب اہل سنت و جماعت کی تقریر اور تبلیغ نہ ہونے دیتے تھے اور ظاہری طور پر ان کا زور شور تھا وہاں پر بھی شیر اہل سنت و جماعت علامہ محمد عنایت اللہ قادری علیہ الرحمہ نے اہل سنت و جماعت کی حقانیت آشکارا کی اور اس کا پرچم گاڑ دیا۔

عظیم الشان جامع مسجد:

سانگلہ ہل میں آپ نے ایک عظیم الشان جامع مسجد تعمیر کرائی۔ جو کہ ایک تاریخی مسجد ہے۔اور دینی مدرسہ قائم فرمایا۔آپ کا مزار پُر انوار مسجد و مدرسہ کے ساتھ ہی ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ جلد نمبر 1 شمارنمبر 10 جنوری ۱۹۹۱ء جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ صفحہ ۱۹ تا ۲۲)

☆......☆......☆......☆......☆

عرضِ مرتب

اس حقیر پر خدائے لم یزل کا بے حد و بے انتہاء اور لاکھ لاکھ فضل و کرم اور احسان ہے کہ اس وحدہ لاشریک ذات نے محض اپنے لطف و کرم اور حضور پرنور، شافع یوم النشور، منزہ عن کل عیوب، دانائے سبل، مولائے کل، مختار کل، ختم الرسل، احمد مختار، حبیب پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ضیغم اسلام، مناظر اسلام، فاتح مذاہب باطلہ، پاسبان و ترجمان مسلک اہلسنّت، شیر اہلسنّت، عالم باعمل، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات و بیانات مرتب کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائی۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

اس پر بندہ ناچیز اللہ رب العالمین کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۸ ہجری ضلع شیخوپورہ کے گاؤں ہردو بریار میں پیدا ہوئے۔ مختلف مقامات پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد علم و عرفان کے مرکز جامعہ منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا۔ دورۂ حدیث شریف آپ نے وہیں سے کیا۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کی۔ بعد میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے خاص لطف و کرم سے نوازتے ہوئے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو ابتداء ہی سے مذاہب باطلہ کی تردید پر خاصا عبور حاصل تھا۔

امرتسر جورو پڑیوں، غزنویوں اور ثنائی گروپوں کا مرکز تھا۔ آپ نے وہاں مسلک اہلسنّت و جماعت کی خوب اشاعت فرمائی اور امرتسر کے محلہ شریف پورہ میں ایک عظیم الشان دارالعلوم، اور غیر مقلدیت میں امرتسر کو اپنا قلعہ تصور کرتی تھی، حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات کی محنت اور دعاؤں نے اس قلعہ میں دراڑیں ڈال دیں۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ اپنے خاص انداز خطابت سے احقاق حق اور ابطال باطل کرتے تھے اور حق بات کو ایسے انداز میں بیان فرماتے کہ مخالف فرقے سے تعلق رکھنے والا بھی اگر آپ کا خطاب تعصب کو بالائے طاق رکھ کر سنتا تو وہ بھی حق بات قبول کرنے میں ذرہ برابر بھی جھجک محسوس نہ کرتا۔ اظہار مافی الضمیر ایک ایسی خداداد صلاحیت ہے جو ہر کسی کو نہیں ملا کرتی۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ رب العزت نے اپنی اس نعمت عظمیٰ سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ جب باطل فرقوں کا رد فرماتے تو باطل فرقے کی اصلیت کھل کر سامنے آجاتی اور باطل فرقوں کے گستاخانہ عقائد و نظریات سے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے وقف کر دی تھی۔ پورے ملک پاکستان میں گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم، گستاخان صحابہ و اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور گستاخان اولیائے کرام نے جہاں سر اٹھایا عوام اہلسنّت کے مدعو کرنے پر حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پہنچ کر قرآن و سنت، اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مخالفین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کی خوب تردید کی۔ آپ دیوبندیت، رافضیت، غیر مقلدیت اور مودودیت وغیرہ اہل باطل کی دلائل کے ساتھ تردید فرماتے اور مسلک اہلسنّت کو روز

روشن کی طرح واضح اور عیاں کرتے۔ آپ نے دیوبندیت، وہابیت، رافضیت اور مودودیت وغیرہ سب باطل فرقوں کا ہر جگہ تعاقب کیا اور ہر علمی میدان میں ان کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور ملک پاکستان کے نگر نگر، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں اور شہر شہر جا کر لوگوں کے دلوں میں سید الانبیاء والرسل، سید الکائنات سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و پیار اور آپ کی عظمت پر مر مٹنے کا عزم، صحابہ کرام و اہلبیت عظام اور اولیائے کرام سے عقیدت و محبت کو مزید پختہ فرمایا۔ اور مسلک اہلسنّت کی عظمت و رفعت سے مزید روشناس کرایا۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی خطاب عقیدے کی اہمیت اور مسلک اہلسنّت کی حقانیت کے بیان سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ مسلک اہلسنّت کی عظمت بیان کرتے ہوئے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "مسلک اہلسنّت پر موت آنا ولایت کا درجہ رکھتی ہے۔"

بندہ ناچیز حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہے۔ کیونکہ بندہ کو بڑی تھوڑی تعداد میں آپ کے خطابات کی آڈیو کیسٹیں سننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ نہ تو بندہ نے آپ کی خطابت کے عروج کا دور دیکھا اور نہ ہی وہ دور دیکھا جب ملک پاکستان میں "شیر اہلسنّت"، "شیر اہلسنّت" ہوتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ دور دراز سے گھنٹوں کا سفر کر کے آپ کے خطاب کو سننے کے لئے آتے تھے۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ملک پاکستان میں ہی گستاخوں کی بولتی بند نہیں کی بلکہ بیرون ملک بھی اگر کسی گستاخ نے زبان کھولی تو اس کے تعاقب کے لئے آپ بیرون ملک بھی تشریف لے گئے۔ جون ۱۹۷۹ء کی بات ہے جب انگلینڈ (England) میں دیوبندیوں نے مولوی غلام خان پنڈوی کو بلایا۔ وہاں جا کر بھی

مولوی غلام خان نے اپنی عادت بد اور فطرت خبیثہ سے مجبور ہو کر سنیوں پر مشرک اور بدعتی ہونے جیسے غلیظ فتوؤں کی بوچھاڑ کی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس وانور پر حسب سابق نقطہ چینیاں کر کے وہاں کی فضاء کو مکدر کیا تو وہاں کے سب غیرت مند اور غیور سنیوں کی پرزور فرمائش پر اور دعوت پر جب انگلینڈ پہنچے تو مولوی غلام خان نے حسب سابق وہاں سے بھگوڑا ہونے میں ہی اپنی عافیت سمجھی اور دبئ بھاگ گیا۔ اور وہیں ذلت آمیز اور عبرتناک موت مرا۔ ان دنوں مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی بھی پاکستان میں شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی بار بار للکار "آؤ مناظرہ کرو"، "آؤ مناظرہ کرو" سے دبک کر اور مفرور ہو کر انگلینڈ میں پناہ گزین تھا۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی انگلینڈ آمد کے بعد ہر روز آپ کے خطابات شروع ہو گئے۔ جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی ضیاء اللہ القاسمی دیوبندی، مولوی غلام خان پنڈوی اور مولوی خالد محمود کا خوب تعاقب کیا۔

آج سے تقریباً نو دس ماہ قبل کی بات ہے جب محترم میثم عباس قادری رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے موبائل فون (Mobile Phone) پر بات ہو رہی تھی۔ تو میثم بھائی نے بندہ کو حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریفہ پر جا کر سلام عرض کرنے کو کہا اور ساتھ ہی حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات لکھنے کی بھی ترغیب دلائی۔ بندہ نے آپ کے مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی اور میثم بھائی کا سلام بھی حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ اور ساتھ ہی بندہ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ سے خطبات پر کام کرنے کے لئے توجہ اور نظر عنایت کا بھی خواستگار ہوا۔ حاضری کے بعد بندہ نے اپنی اس آرزو کا اظہار محترم المقام حاجی محمد امین حبیبی

جنرل سیکرٹری انجمن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سانگلہ ہل سے کیا تو حاجی امین جیبی صاحب مجھے حاجی محمد یٰسین صاحب کی دوکان پر لے گئے جو جیبی صاحب کے بڑے بھائی ہیں۔ وہاں بیٹھ کر بندہ نے حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خطاب کو سننے کے ساتھ ساتھ لکھا بھی، ابھی کیسٹ کی ایک سائیڈ (Side) ہی سنی اور لکھی ہو گی تو بجلی چلی گئی بندہ نے حاجی یٰسین صاحب سے وہ کیسٹ لی اور اپنے گھر آ گیا اور عشاء کی نماز پڑھ کر سویا کیا تھا کہ قسمت جاگ اٹھی اور خواب میں حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ اس وقت میرے ہاتھ میں آپ کی لکھی ہوئی آدھی تقریر تھی۔ آپ نے وہ صفحات میرے ہاتھ سے لئے اور ان کو ایک نظر ملاحظہ کیا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور مجھے تھپکی دے کر فرمایا ''پریشان مت ہونا سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ کرم فرمائے گا۔''

جب بندہ نے حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل خطاب لکھ لیا تو سند المدرسین حضرت علامہ مولانا ابو طیب مفتی محمد ذوالفقار علی رضوی (صدر سنی علماء کونسل سانگلہ ہل) کو دکھایا تو حضرت مفتی صاحب نے خوب سراہا اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ دینی و علمی مصروفیات کی بنا پر کام کئی مرتبہ رکا مگر بزرگوں کی دعاؤں اور دوست احباب کے ہمت بندھانے سے بندہ نے ہمت نہ ہاری اور آہستہ آہستہ کام جاری رکھا۔ اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے حضور رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ''خطبات حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ'' کی جلد اول مکمل کروا دی۔ اس جلد میں سوائے ایک خطاب کے باقی تمام وہ خطبات ہیں جو آپ نے انگلینڈ میں ارشاد فرمائے

خصوصیات خطبات:

۱- ان خطبات میں آپ کو علم وحکمت اور دانش و بصیرت کے انمول خزانے حاصل ہوں گے۔

۲- ان خطبات میں جہاں آپ کو دلائل کے انبار ملیں گے تو وہاں اصلاح ظاہر وباطن بھی ہوتی نظر آئے گی۔

۳- ان خطبات میں ایک طرف ٹھنڈے اور دلنشین دلائل پائیں گے تو دوسری طرف ایمانی حرارت سے لبریز جذبات کے چشمے ابل رہے ہوں گے۔

۴- ان خطبات میں ایک طرف آپ کو عام فہم زبان کا استعمال ملے گا تو دوسری طرف حقائق ومعارف کی گتھیاں بھی سلجھتی ہوئی نظر آئیں گی۔

۵- ان خطبات میں حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا عربی خطبہ بھی نہایت اہتمام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ منظر الاسلام بریلی شریف سے فراغت سے لے کر وصال مبارک تک سینکڑوں کی تعداد میں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں خطبات و بیانات ارشاد فرمائے ہوں گے۔ کاش اگر وہ تمام خطبات و بیانات کیسٹوں میں محفوظ ہوجاتے تو آج خطبات کے باب میں ایک عظیم اضافہ ہوتا۔ اور عوام وخواص اہلسنّت ان سے بھی مستفید ہوتے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا ان ہزاروں خطبات وبیانات میں سے بہت تھوڑی تعداد میں حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات وبیانات کی آڈیو کیسٹیں حاصل ہوسکیں۔ جن میں موجود مواد تقریباً دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ترتیب وتخریج اور کمپوزنگ کے مراحل سے گزر کر پہلی جلد اب عوام وخواص

اہلسنّت کی بارگاہ میں پیش خدمت ہے۔ جبکہ دوسری جلد ابھی ترتیب وتخریج کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور سید دو عالم شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے وہ بھی جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

قارئین اہلسنّت و جماعت! ''حیات شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ'' پر بھی کام جاری ہے۔ اگر آپ کے متعلق کوئی مواد ہو تو مہیا کر کے شکریہ کا موقع فراہم کریں ان شاء اللہ وہ مواد اس کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مناظرہ یا کسی خطاب و بیان کی آڈیو کیسٹیں ہوں تو وہ بھی اس کی کاپی فراہم کر کے اس کار خیر میں شامل ہو۔

اظہار تشکر:

میں بندہ اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے، جو ''خطبات حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ'' کے مرتب کرنے میں بندہ کے لئے سرپرست و معاون خاص ثابت ہوئے۔ اس سلسلے میں بندہ کو سب سے زیادہ شفقت وسرپرستی مجمع الکمالات والحسنات عاشق خیر الوریٰ صاحبزادہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ (ایم اے اسلامیات وعربی) آستانہ عالیہ چورہ شریف کی حاصل رہی۔ آپ کے علاوہ داعی فکر رضا مناظر اہلسنّت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی، مناظر اہلسنّت ابو الحقائق مولانا محمد غلام مرتضیٰ ساقی مجددی، زینت الخطباء، ابو الحسنات مولانا محمد عطاء المصطفیٰ رضوی اور حضرت مولانا ابو البلال محمد سیف علی سیالوی ''ہرسہ شیخ'' چنیوٹ، سب کا جو اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر تحقیق وتخریج میں بندہ کی معاونت فرماتے رہے، ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین ودنیا کی نعمتوں

سے مالا مال فرمائے۔اور امید واثق ہے کہ ان حضرات کی معاونت اور قیمتی مشورے بندہ کو آئندہ بھی حاصل رہیں گے۔

بندہ ان سب حضرات کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے ترتیب سے لے کر اشاعت تک ہر مرحلے میں خصوصی دعاؤں میں شامل حال رکھا۔ ان میں بالخصوص ابو طیب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار علی رضوی، صاحبزادہ محمد ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف)، حضرت مولانا مفتی محمد شفیق احمد مجددی (ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ رضویہ سانگلہ ہل)، حضرت مولانا محمد عاصم ندیم چشتی رضوی (خطیب مرکزی جامع مسجد سنی رضوی سانگلہ ہل)، مولانا ابو الاحمد محمد علی رضا القادری الاشرفی اور مولانا محمد نثار احمد قادری شامل ہیں۔اسی طرح بندہ برادر گرامی محترم میثم عباس قادری رضوی اور محترم ڈاکٹر محمد عمر فاروق آف ڈیرہ غازی خان کا بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہے جو اپنے قیمتی مشوروں اور آراء سے نوازتے رہے۔اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے لطف و کرم سے اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین۔

قارئین سے مخلصانہ التماس ہے کہ وہ جب کبھی زیرِ نظر کتاب ''خطبات شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ'' سے لطف اندوز اور مستفید ہوں تو بندہ کے لیے دست بدعا ضرور رہوں۔

نیاز مند:

خادم مسلک اہلسنّت

محمد افضال حسین نقشبندی

فیصل آباد
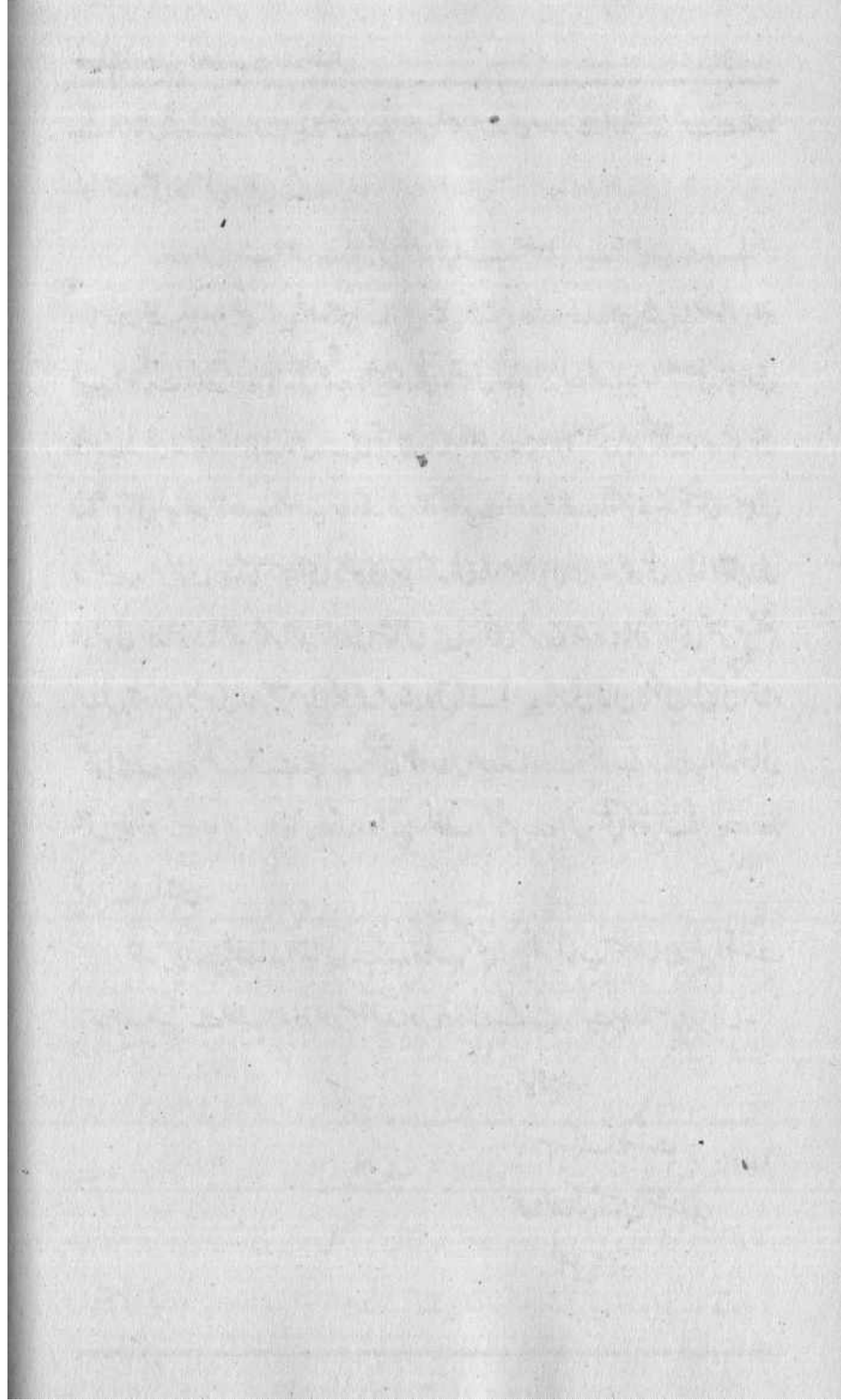
تقریر نمبر 1

نورانیت

و

اولیتِ مصطفٰے

صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھدان سیدنا و مولٰنا و کریمنا ورؤوفنا و حبیبنا و محبوبنا و حبیب ربنا و محبوب ربنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثناوغیثناومعیننا وعیوننا ووکیلنا و کفیلنا و شفیعنا و شفاء نا وملجاء ناوماُوٰنا وقرتنا و قرۃ عیوننا و قرۃ ابصارنا وقرۃ اجسادنا وقرۃ ارواحنا وقرۃ قبورنا و قرۃ قلوبنا وقرۃصدورنا و نورنا و نور قبورناو نور قلوبنا ونور صدورناو نوروجودنا ونورابصارناو نور عیونناونور اجسادنا ونورارواحنا ونوردیننا ونورایماننا ونور اسلامنا ونورحشرناونورنشرناونورعرش ربنا و نور کرسی ربنا ونور ربنا و نورقلم ربناونور سموات ربنا ونورارض ربناونور جنات ربنا ونورذات ربنا محمدا عبدہ ورسولہ، یارسول اللہ انت نور ذات ربنا ، انت مَالکُ مُلکِ ربنا باذن ربنا سیدنا و مولانا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ و بارَکَ وسلّم ۔ امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ

ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلوق نہ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخلوق تو چاند بھی ہے، مخلوق تو سورج بھی ہے، مخلوق تو جن بھی ہیں، مخلوق تو زمین بھی ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی ہی مخلوق ہیں؟ ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق ہونا اور ہے۔ باقی مخلوق کا مخلوق ہونا اور ہے۔

یاد رکھو انگلینڈ والو! جو آدمی، جو شخص، جو مولوی، جو مفکر، جو مفتی، جو محدث، جو مفسر کلمہ پڑھ کر اُمتی کہلوا کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری مخلوق جیسی مخلوق سمجھے اور اپنے مثل اور اپنے جیسا کہے اس کے دل میں ایمان کی رتی بھی موجود نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوق ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق ہونا اور ہے اور باقی مخلوق کا مخلوق ہونا اور ہے۔ سنیے وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے مخلوق اول کس کو بنایا؟ ایک ہے ساری مخلوق ایک ہے مخلوق اول، مخلوق جو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی ہے وہ کیا ہے؟ زمین ہے، آسمان ہے، عرش ہے، کرسی ہے، لوح محفوظ ہے، فرشتے ہیں، جن ہیں کیا ہے۔ سنو! مخلوق اول اللہ تعالیٰ نے زمین کو نہیں بنایا، آسمان کو نہیں بنایا، عرش کو نہیں بنایا، کرسی کو نہیں بنایا، لوح محفوظ کو نہیں بنایا، فرشتوں کو نہیں بنایا، جنوں کو نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق اول ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ اب پتا چلا

مخلوق اول کون ہیں؟ مخلوق اول ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّل مخلوق ہونے پر قرآن پاک سے پہلی دلیل:

☆......اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًاo(۱)

(ترجمہ) ''اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا''۔

(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام خازن رحمۃ اللہ علیہ (۲)، بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (۳) جن کو دیوبندی بھی معتبر مانتے ہیں (۴) اور ان کی تفسیر سے حوالے بیان کرتے ہیں اور امام ابن کثیر (۵) اور علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (۶) سب نے اپنی اپنی تفاسیر میں اس آیت شریف کی تفسیر میں اس حدیث مبارکہ کو بیان کیا ہے۔

عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال كنت اول النبيين فی الخلق و آخرهم فی البعث (۷)

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں پیدائش میں انبیاء کرام سے اول ہوں اور بعثت میں ان سے آخری ہوں۔

قرآن پاک کی آیتِ مبارکہ اور اس کی تفسیر میں موجود حدیثِ شریفہ سے

معلوم ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق اوّل ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوقِ اول ہونے پر قرآن پاک سے دوسری دلیل:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (۸)

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن۔ (کنز الایمان)

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس آیت کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ آیت حمد خدا بھی اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔(۹) یعنی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول الخلق ہیں۔

امام یوسف نبہانی کا عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل الخلق ہیں:

اسی طرح جواہر البحار شریف میں بھی لکھا ہے۔

﴿الأول والآخر والظاهر و الباطن ﴾هو صلى الله عليه وسلم الانسان الأزلى ﴿وهو بكل شئى عليم ﴾ كما ان الحق تعالىٰ له هذه الصفات(۱۰)

(ترجمہ) ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول ہیں اور آخر ہیں اور ظاہر ہیں اور باطن ہیں“۔

ثابت ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول الخلق اور آخر الانبیاء ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق اوّل ہونے پر حدیث مبارکہ سے پہلی دلیل:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ”حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام براق لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق پر

سوار ہوئے اور سفر معراج پر روانہ ہوئے۔آپ کو کچھ لوگ ملے اور انہوں نے کیا کہا حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا:

السلام علیك یا اول (۱۱) ''اے اول تم پر سلامتی ہو''۔

اس حدیث مبارکہ میں اول بمعنی اول الخلق ہی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اول مخلوق ہونے پر حدیث مبارکہ سے دوسری دلیل:

''جواہر البحار شریف'' میں حدیث شریف موجود ہے سنو۔

و فی حدیث عمر بن الخطاب رضی الله عنه یا عمر أتدری من أنا؟ أنا الذی خلق الله عزوجل أول کل شیء نوری

اور حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس کے نور کو پیدا فرمایا''۔

فسجد لله فبقی فی سجوده سبع مائة عام فاول کل شیء سجد الله نوری ولا فخر

''میرے نور نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا سات سو سال میرا نور سجدہ میں رہا سب سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا وہ میرا نور تھا یہ بات میں فخر سے نہیں بتا رہا''۔

یا عمر أتدری من أنا أنا الذی خلق الله العرش من نوری

''اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تم مجھے جانتے ہو میں کون ہوں میں وہ ہوں اللہ

تعالیٰ نے عرش کو جس کے نور سے بنایا"۔

والکرسی من نوری "اور کرسی کو میرے نور سے بنایا"۔

واللوح والقلم من نوری "اور لوح محفوظ اور قلم کو میرے نور سے بنایا"۔

والشمس والقمر و نور الابصار من نوری "اور سورج اور چاند کو اور آنکھوں کے نور کو میرے نور سے بنایا"۔

والعقل من نوری "اور عقل کو میرے نور سے بنایا"۔

و نور المعرفة فی قلوب المومنین من نوری ولا فخر (۱۲)

"اور مومنوں کے دلوں میں جو نور معرفت ہے اس کو میرے نور سے بنایا اور یہ سب کچھ میں فخر سے نہیں کہتا"۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا نور اول الخلق ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اول مخلوق ہونے پر حدیث مبارکہ سے تیسری دلیل:

ایک روایت میں اول ما خلق اللہ نوری کے الفاظ آتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا فرمایا وہ میرا نور ہے۔

اس روایت کو امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے ولی گزرے ہیں جن کو دیوبندی بھی مانتے ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو اپنی کتاب الیواقیت والجواہر (۱۳) میں نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت شرح الشفاء ملا علی قاری (۱۴)، مدارج النبوۃ (۱۵)، تفسیر روح المعانی (۱۶)، تفسیر روح البیان (۱۷)، شواہد النبوۃ امام جامی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸) اور زرقانی شرح مواہب اللدنیہ میں موجود ہے (۱۹) بلکہ اس روایت کو وہابیوں اور

دیو بندیوں کے اسماعیل دہلی والے نے اپنے رسالہ یکروزی میں (۲۰) لکھا ہے۔ دیو بندی مسلک کے محدث حسین احمد کانگریسی نے ''الشہاب الثاقب'' (۲۱) میں بھی اس روایت کو لکھا ہے اس کے علاوہ کئی دیو بندیوں نے اس روایت کو اپنی کتب میں لکھا ہوا ہے۔ (۲۲) اس کے علاوہ کئی محدثین کئی علماء اور کئی اولیاء نے اپنی کتب میں اس روایت کو بیان فرمایا ہے۔ (۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے پر قرآن شریف سے دلیل:

مخالفین کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں یہ مسئلہ بریلویوں نے گھڑا ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ گھڑا ہوا نہیں بلکہ قرآن وسنت سے پڑھا ہوا ہے۔

☆......سنو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے پارہ ۵ سورۃ المائدۃ

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ ۔ (۲۴)

اس آیت میں نور سے مراد کس کا نور ہے؟ یا نور سے مراد کون ہے؟

☆......حضرت امام فخر الدین رازی بہت بڑے مفسر ہیں آپ لکھتے ہیں:

أن المراد بالنور محمد (۲۵)

نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

☆......رئیس المفسرین امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

یعنی بالنور محمداً (۲٦)

یعنی ''نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

☆......''تفسیر جلالین شریف'' جو دیو بندی بھی اپنے مدرسوں میں پڑھاتے ہیں۔ اس میں بھی لکھا ہے:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هو النبی صلی الله علیه وسلم (۲۷)

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا نور ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نور کون ہے؟ وہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات امام ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ کتاب سے مراد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ (۲۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور اور اول الخلق ہیں، حدیث جابر سے ثبوت:

اب حدیث شریف سنو:

☆...... حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں مجھے ارشاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟

حضور سید الکل فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا جابر ان الله تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره (۲۹)

اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا کرنے سے بھی پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

قرآن مجید کی آیت مبارکہ مفسرین کی تفاسیر اور حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کا عقیدہ بریلویوں کا گھڑا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ عقیدہ قرآن پاک کی اس آیت اور مفسرین کی تفاسیر اور اس حدیث پاک سے پڑھا ہوا عقیدہ

ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا تمام امت کا عقیدہ ہے:

مخالفین کا کہنا ہے کہ ''یہ مسئلہ بریلویوں کا گھڑا ہوا ہے اور یہ کہنا کہ یہ مسئلہ آج کل ایک من گھڑت مسئلہ ہے'' سراسر مخالفین کا جھوٹ ہے جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ'' اللہ تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے (۳۰)''۔ وہ خود جھوٹ بولتے ہوئے کیسے شرما سکتے ہیں؟۔

یہ عقیدہ اولیاء کا عقیدہ ہے، صلحاء کا عقیدہ ہے۔ اتقیاء کا عقیدہ ہے اور صدیقین کا عقیدہ ہے۔ شہداء کا عقیدہ ہے۔ صحابہ کرام کا عقیدہ ہے۔ تابعین عظام کا عقیدہ ہے، تبع تابعین کا عقیدہ ہے۔ محدثین کا عقیدہ ہے۔ ائمہ کا عقیدہ ہے۔ ولیوں کا عقیدہ ہے۔ سنو! چاند بھی نور ہے، سورج بھی نور ہے، فرشتے بھی نور ہیں لیکن چاند، سورج اور فرشتوں کا نور ہونا اور ہے، ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا اور ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جب سے کائنات بنی ہے کسی نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی سر کی آنکھوں سے نہیں کیا اور نہ قیامت تک کر سکے گا۔ اب آپ بتائیں! دنیا کے بڑے ترقی یافتہ ملک انگلینڈ کے باشندے ہو! بتاؤ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا باقی مخلوق کا دیدار نہ کر سکنا کیوں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب سے کیا نسبت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ باقی مخلوق نے نہیں کیا بلکہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ (۳۱) ''عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں''۔ (کنز الایمان) سوال ہے ناں، جواب میں اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا: قَالَ لَنْ تَرَانِیْ (۳۴) ''فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا'' (کنزالایمان) جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ کیوں کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب کا نور ہیں اور ایسا نور ہیں جو کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اول الخلق ہیں اور تمام کائنات آپ کے صدقے پیدا ہوئی، امام قسطلانی کا عقیدہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک مخلوق اول ہے۔

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مواہب اللدنیہ شریف'' میں لکھا ہے آپ فرماتے ہیں:

أنه لما تعلقت ارادة الحق تعالى بايجاد خلقه

وہ امام جس کو مخالفین بھی مانتے ہیں اور اپنی کتب میں ان کی کتابوں سے حوالے نقل کرتے ہیں۔ مواہب اللدنیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بہترین کتاب ہے۔ انہوں نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا''۔

وتقدير رزقه

''اور مخلوق کا رزق پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا''۔

أبرز الحقيقة المحمدية من الأنوار الصمدية فى الحضرة الأحدية .

''تو انوار صمدیہ سے حقیقت محمدیہ کو بارگاہ احدیت میں ظاہر فرمایا''۔

امام قسطلانی کے حوالے سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مخلوق

اول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت محمدیہ کو اپنے نور سے ظاہر فرمایا۔ مخلوق اول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ امام قسطلانی اس کے بعد لکھتے ہیں:

ثم سلخ منها العوالم كلها (۳۳)

''سارا جہان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت محمدیہ کے صدقے پیدا فرمایا''۔

اللہ تعالیٰ کے نور بنانے میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور بننے میں تیسری شئ کا واسطہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں مگر بلاواسطہ، باقی ساری مخلوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا نہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہوتے، نہ جنت ہوتی، نہ آسمان ہوتے نہ زمین ہوتی۔ نہ جن ہوتے اور نہ فرشتے ہوتے نہ عرش ہوتا نہ کرسی ہوتی، نہ لوح محفوظ ہوتا، نہ قلم ہوتا نہ سورج ہوتا نہ چاند ہوتا، نہ دنیا ہوتی نہ آخرت ہوتی۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو سیدنا آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے:

اب ایک ایک چیز پر حوالے سن لو میں بغیر ثبوت اور حوالے کے گفتگو کرنے والا شخص نہیں ہوں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول ہوئی:

حدیث میں آتا ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لما أذنب آدم عليه السلام الذنب الذی أذنبه رفع رأسه الی العرش

''جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر اقدس آسمان کی طرف کیا''۔

فقال: پس حضرت سیدنا آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے۔

أسألك بحقّ محمّدٍ صلی اللہ علیه وسلم الّا غفرت لِی

''یا اللہ میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ مجھے معاف فرمادے''۔

فأوحی اللّٰه الیه: وما محمدٌ؟ ومن محمّدٌ؟

''تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر وحی کا نزول فرمایا کہ یہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں''۔

فقال: تبارك اسمك لما خلقتنی رفعت رأسی الی عرشك

''تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا مولا تیرا نام پاک ہے۔ جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا''۔

فاذا فیه مکتوب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''تو وہاں میں نے کلمہ طیبہ لکھا ہوا دیکھا''۔

فعلمت أنه لیس أحدًأعظم عندك قدراً ممن جعلت اسمه مع اسمك

''پس میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام اے اللہ تو نے

اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے''۔

فاوحی اللہ عزوجل الیہ : یا آدم

''تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی ۔اے آدم!''

انہٗ آخر النبیّین من ذرّیتك

''بے شک وہ تیری نسل میں سے آخری نبی ہوگا''۔

وان امته آخر الامم من ذریتك

اوران کی اُمت بھی تیری نسل کی آخری اُمت ہوگی''۔

ولو لاہ یا آدم ما خلقتك(۳۴)

''اوراے آدم علیہ السلام اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا''۔

اس حدیث شریف سے تین مسئلے ثابت ہوئے۔

پہلا مسئلہ:

اس حدیث شریف سے پہلا مسئلہ تو یہ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنا جائز ہے بلکہ ہمارے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت مبارکہ ہے۔

اگر ہمارے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا گزارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر نہیں ہوا تو بیٹوں کا گزارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر کیسے ہو جائے گا۔ حلالی بیٹا باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے باپ کی ہر بات کو مانتا ہے۔لہٰذا اہل سنت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے حلالی بیٹے ہیں اس لئے ہم ان کی بات کو مانتے ہیں۔ اگر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کیا تو ہم بھی کرتے ہیں۔ جولوگ

وسیلہ کے منکر ہیں وہ ذرا دھیان کریں وہ کس کی پیروی کر رہے ہیں۔

دوسرا مسئلہ:

دوسرا مسئلہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفےٰ کرنا اللہ کی سنت ہے۔

ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل بیان کرتے ہیں تو دیوبندی وہابی مولوی ہمیں کہتے ہیں کہ بریلوی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے ملا دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ملایا تو اسے جاتا ہے جو پہلے علیحدہ علیحدہ ہو وہ پہلے ہی کب علیحدہ ہیں جو ہم ملائیں گے۔ وہ اذانوں میں بھی اکٹھے، نمازوں میں بھی اکٹھے کلمہ میں بھی اکٹھے لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا خود اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ مولوی غلام اللہ خان پنڈی والا کہتا ہے کہ بریلوی جب توحید بیان کرتے ہیں تو اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ہاں غلام اللہ خاں بریلوی خود نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ:

اس حدیث شریف سے تیسرا مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے۔

انگلینڈ والو بتاؤ باپ کے بغیر بیٹا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یعنی اگر باپ نہ ہو تو بیٹا

نہیں ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بیٹے ہیں اگر یہ بیٹے نہ ہوتے تو باپ بھی ہوتا۔ اگر غور و خوض کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے کیا مقام ہے۔ کیا درجہ ہے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی اور نہ دوزخ:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کا نزول فرمایا۔

یا عیسی آمِن بحمّدٍ و آمُر مَن أدر که مِن اُمَّتِك أن یُؤمِنوا به

''اے عیسیٰ علیہ السلام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لائے''۔

فلو لا محمّدٌ ما خَلقتُ آدمَ

''اگر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا''۔

ولو لا محمد ما خلقت الجنة و لا النار(۳۵)

''اور اے عیسیٰ علیہ السلام اگر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا نہ دوزخ پیدا کرتا''۔

اس حدیث شریف کے متعلق امام حاکم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وھذا حدیث صحیح الاسناد

''اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے''۔

☆......ایک روایت میں یوں آتا ہے:

أتاني جبريل فقال: يامحمد! لولاك ماخلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار ۔(الہندی: کنز العمال الرقم: ۳۲۰۲۲ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ کتاب الفضائل الباب الاول فی فضائل سیدنا......الخ الفصل الثالث فی فضائل متفرقۃ......الخ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی اور نہ دوزخ۔ ارے جنت جنت کرنے والو جنت بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں بنی ہے بلکہ میں تو کہا کرتا ہوں جس طرح ہر کوئی اپنے محبوب کے سر کا صدقہ کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی شان کے لائق اپنے محبوب وحبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کا صدقہ دیا اور جنت بنادی۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ زمین ہوتی اور نہ آسمان:

سنو حوالہ نوٹ کرلو امام قسطلانی نے ''مواہب شریف'' میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لولاه ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا (۳۶)

''اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اے آدم علیہ السلام میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا اور نہ آسمان پیدا کرتا اور نہ زمین پیدا کرتا''۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

لولاه ما خلقتك ولا سماء ولا ارضاً (۳۷)

''اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں نہ آسمان کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو پیدا کرتا''۔

پتا چلا انگلینڈ والو! ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے؟ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے نہ یہ زمین ہوتی اور نہ آپ کا انگلینڈ ہوتا اور نہ ہمارا پاکستان ہوتا اور نہ آسمان ہوتے یہ سب کچھ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ جن ہوتے اور نہ فرشتے:

سنو ''جواہر البحار شریف'' میں لکھا ہے۔

لولاك ما خلقت سماء

''اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان بھی پیدا نہ کرتا''۔

ولا ارضا ''اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں زمین کو بھی پیدا نہ کرتا''۔

ولا جنا ''اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں جنوں کو بھی پیدا نہ کرتا''۔

ولا ملكة (۳۸) ''اور اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں فرشتوں کو بھی پیدا نہ کرتا''۔

سن رہے ہو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی شان مبارک ہے۔ کبھی مولوی ضیاء القاسمی سے ایسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سنی ہے؟ کبھی مولوی خالد محمود سے ایسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سنی ہے؟ کبھی مولوی غلام اللہ خان پنڈی والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان سنی ہے؟ (سامعین نہیں) دیوبندی مولوی مر سکتے ہیں لیکن ایسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے تو آج

تک لوگوں کو یہی بتایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ ہوتا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کر سکتے نہیں۔ (معاذ اللہ)

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ عرش ہوتا نہ کرسی نہ لوح محفوظ ہوتا نہ قلم:

''جواہر البحار شریف'' میں ہی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ عرش ہوتا نہ کرسی نہ لوح محفوظ ہوتا اور نہ قلم سنو۔

فلو لاہ ما خلقتك و لا خلقت عرشا

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اے آدم علیہ السلام میں تمہیں پیدا نہ کرتا نہ عرش کو پیدا کرتا''۔

و لا کرسیاً ''اور نہ کرسی کو پیدا کرتا''۔

و لا لوحاً ''اور نہ لوح محفوظ کو پیدا کرتا''۔

و لا قلماً (۳۹) ''اور نہ قلم کو پیدا کرتا''۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسی شان کے مالک ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو نہ اللہ تعالیٰ عرش کو پیدا کرتا اور نہ کرسی کو پیدا کرتا اور نہ لوح محفوظ کو پیدا کرتا اور نہ قلم کو پیدا کرتا لیکن کیسی بات ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان مبارک جو احادیث طیبات میں موجود ہے اہل سنت کے علماء بیان کرتے ہیں تو سنی مسلمانوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں لیکن دیوبندی شرک شرک کہتے ہوئے بھڑک اٹھتے ہیں۔ میں نے تو کئی جگہوں پر آزمایا ہوا ہے۔ کئی جلسوں میں آزمایا ہوا ہے تم کو بھی میں دعویٰ سے کہتا ہوں دس بندے بیٹھے ہوں ان میں چند دیوبندی بھی ہوں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرو تو سنیوں کے چہرے کھل جائیں گے اور دیوبندیوں کے چہرے پر

ہوائیاں اُڑنے لگیں گی، آزما کر دیکھ لینا۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ سورج ہوتا اور نہ چاند ہوتا:

ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ سورج ہوتا اور نہ چاند ہوتا۔

لولاہ ما خلقت السماء و الارض

''اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ آسمان کو پیدا کیا جاتا اور نہ زمین کو پیدا کیا جاتا''۔

ولا الطول ولا العرض

''اور نہ لمبائی کو اور نہ چوڑائی کو''

ولا وضع ثواب ولا عقاب

''اور نہ ثواب وعذاب کا تقرر ہوتا''۔

ولا خلقت جنة ولا ناراً

''اور نہ جنت کو پیدا کیا جاتا اور نہ دوزخ کو پیدا کیا جاتا''۔

ولا شمساً ولا قمراً (۴۰)

''اور نہ سورج کو پیدا کیا جاتا اور نہ چاند کو پیدا کیا جاتا''۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو نہ دنیا ہوتی اور نہ دنیا والے:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث ہیں وہ ''خصائص الکبریٰ شریف'' میں لکھتے ہیں:

ولقد خلقت الدنیا واھلھا

''اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اور دنیا والوں کو اس لئے پیدا فرمایا کہ''

لا عرفھم کرامتك و منزلتك عندی

''دنیا والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت قدر و منزلت سے آگاہ کروں''۔

ولو لاك ما خلقت الدنیا(۴۱)

''اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا''۔

ثابت ہوا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانیں دکھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک حدیث میں کائنات کے الفاظ آتے ہیں۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات بھی نہ ہوتی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات بھی نہ ہوتی علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''تفسیر روح البیان'' میں لکھتے۔

لو لاك یا محمد ما خلقت الکائنات (۴۲)

''اے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا''

ان سب روایات سے ثابت ہوا کہ سب کچھ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں پیدا کیا گیا۔ اگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ حتیٰ کہ حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

لو لاہ لماخلقت الافلاك ولما اظھرت الربوبیۃ (۴۳)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا''۔

سنو! اللہ تعالیٰ ڈائریکٹ رب ہے۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی مخلوق کا رب ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔

دیکھا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسی مخلوق ہیں؟۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی شان ہے؟ رب کریم کا لاکھ مرتبہ کروڑ مرتبہ شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم جیسے گناہ گاروں کو اتنی اونچی شانوں والا نبی عطا فرمایا ہے۔ کیوں بھئی شکر ادا کرنا چاہیے کہ نہیں؟ کرنا چاہیے۔

مولوی غلام اللہ خان کا رد:

مولوی غلام اللہ خان پنڈی والا کہتا پھرتا ہے ہم اللہ والے ہیں، ہم اللہ والے ہیں، میں کہتا ہوں تیرا اللہ تعالیٰ سے کیا تعلق ہے؟ جن کا رب سے اتنا بڑا تعلق ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو جنت دوزخ، سیدنا آدم علیہ السلام، زمین، آسمان، جن، فرشتے، عرش، کرسی، لوح محفوظ، قلم، طول وعرض، ثواب وعذاب، چاند، سورج دنیا بلکہ دنیا میں جو کچھ ہے اور پوری کائنات بلکہ اللہ تعالیٰ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا جن کے صدقہ سے سب کچھ ملا ان کو جیسے ماننے کا حق ہے ویسے مانتا نہیں اور رب سے تعلق بنائے پھرتا ہے کیا حیثیت ہے تیری؟ سنو انگلینڈ والو! جو نبی والا نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی بھی اللہ والا نہیں ہو سکتا بھلے جتنا بھی اپنے آپ کو اللہ والا کہہ لے یا کہلوا لے۔ جو نبی والا ہو وہی اللہ والا ہو سکتا ہے جو نبی کو چھوڑ کر اللہ والا بنے وہ کبھی بھی اللہ والا نہیں ہو سکتا۔ اللہ والا ہونے کے لئے نبی والا ہونا ضروری ہے، اگر کوئی بندہ مسلمان ہونا چاہے تم اس کو پڑھاتے رہو۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ بتاؤ وہ مسلمان ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں اللہ والا ہونے کا تو اس نے اقرار کر لیا ہے۔

تو وہ اللہ والا کیوں نہیں بنا؟ اسے مسلمان کرنا ہے تو پورا کلمہ پڑھانا پڑے گا یعنی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی پڑھانا پڑے گا۔ثابت ہوا جب تک بندہ نبی والا نہ بنے لاکھ مرتبہ اپنے کو اللہ والا کہہ لے وہ اللہ والا نہیں ہوسکتا۔اللہ والا تب ہی بنے گا جب نبی والا ہونے کا اقرار کرے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں (۴۴)

مولوی غلام اللہ خان پنڈی والے نے کہا ہے کہ جس طرح حضور کی پیدائش ہوئی اسی طرح ہماری پیدائش بھی ہوئی لہٰذا حضور ہمارے جیسے بشر ہیں۔نعوذ باللہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کہ حضور نور ہیں اور مخلوق ہیں کوئی آپ کا مثل نہیں:

حضور مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ جن کو دیوبندی بھی بزرگ مانتے ہیں (۴۵) سنو اپنے "مکتوبات شریفہ" کے دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۰۰ میں لکھتے ہیں:

باید دانست کہ "جاننا چاہیے کہ"

مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ مولوی غلام اللہ خان جیسوں کو فرماتے ہیں کہ جان لو اس بات کو۔

خلق محمدی در رنگ خلق سائر افرادِ انسانی نیست

"ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے"۔

بلکه بخلق هیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد

''بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کوئی ایک فرد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور آپ کے وجود با مسعود سے مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا''۔

که او صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و آله وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جلا و علا مخلوق گشته

''کیونکہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں''۔

کما قال علیه الصلوٰة والسلام خلقت من نور الله

''جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں''

کما و دیگران رایں دولت میسر نشده است (۴۶)

''اور دوسرے کسی شخص کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی''۔

سنا ہے یہ ہے اہل سنت حنفی بریلوی لوگوں کا عقیدہ۔

مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی خلیل انبیٹھوی کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ کی مخالفت:

اب سنو دیو بندیوں وہابیوں کا عقیدہ۔ دیو بندیوں، وہابیوں، تبلیغیوں کا بڑا گرو اسماعیل دہلی والا لکھتا ہے:

''مخلوق ہونے میں چاند اور سورج نبی اور ولی برابر ہیں''۔ (۴۷)

اسی طرح براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد دیو بندی لکھتا ہے۔

''نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں''۔ (۴۸)

سن لئے دیو بندیوں کے بڑے مولویوں کی کتابوں سے دیو بندیوں کے عقیدے ہم کہتے ہیں مخلوق ہونے میں بھی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اللہ تعالیٰ کی پوری کائنات میں نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق ہونے میں بھی چاند اور سورج وغیرہ کے برابر کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق ہونا اور ہے باقی مخلوق کا مخلوق ہونا اور ہے۔ مسئلہ سمجھ لیا تم نے۔ یہ اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ مخلوق میں بھی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہیں، مخلوق ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور چاند سورج برابر ہیں۔ نفس بشریت میں تمام بنی آدم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہیں۔ (نعوذ باللہ) یہ عقائد بالکل غلط اور سراسر غیر اسلامی عقائد ہیں۔

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے چیلنج:

آخر میں بندہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ پوری دیو بندیت بھی مل جائے ان اپنے عقائد پر نہ قرآن سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

نہ حدیث سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

جس طرح میں نے ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مخلوق میں کوئی نہیں۔ اس طرح تم بھی ثابت کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مخلوق آپس میں برابر ہیں۔ اس عقیدے پر نہ قرآن میں کوئی دلیل موجود ہے، نہ حدیث میں کوئی دلیل موجود ہے اور نہ آج تک کسی محدث، کسی مفسر، کسی مجتہد، کسی فقیہ نے ایسا لکھا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یا اللہ ہم جب تک زندہ رہیں۔ اسی عقیدہ پر

زندہ رہیں جب موت آئے اسی عقیدہ پر موت آئے سب کہو آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆

حوالہ جات وحواشی

(۱):۔ پارہ: ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت: ۷

(۲):۔ خازن: لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ٤٨٤ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳):۔ ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظہری جلد ٥ صفحہ ٤٨٥ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈکوئٹہ۔

(۴):۔

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''قطب العالم'' قاضی محمد زاہد الحسینی نے لکھا ہے کہ!

'' آپ شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کی اولاد میں سے تھے۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا اور سولہ سال کی عمر میں علوم اسلامیہ سے فارغ ہوچکے تھے۔ پہلے تو شیخ '' محمد عابد سنامی'' سے روحانی تعلق قائم فرمایا مگر ان کی رحلت کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی قدس سرہ العزیز سے تعلق قائم کرلیا اور پھر ان ہی سے مجاز طریقت ہوئی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپ کو ''بیہقی وقت'' کا خطاب دیا تھا تیس سے زیادہ رسائل اور کتابیں تصنیف فرمائیں قرآن عزیز کی ایک جامع تفسیر عربی زبان میں لکھی جس کا نام اپنے شیخ کی نسبت سے تفسیر مظہری رکھا جو سات جلدوں میں کئی بار طبع ہوچکی ہے''۔

(قاضی زاهد الحسینی: تذکرۃ المفسرین صفحہ 289 بار سوم مطبوعہ دارالارشاد مدینہ مسجد اٹك شهر)

☆۔ تین دیوبندی مولویوں (۱) قاضی زاہد الحسینی (۲) احمد رضا بجنوری (۳) عبدالقیوم مہاجر مدنی کے مجموعہ افادات کو ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان والوں نے شائع کیا ہے اس مجموعہ افادات میں ''الشیخ الامام المحدث الاعلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ'' عنوان کے تحت لکھا ہے کہ!

''مشہور ومعروف جلیل القدر مفسر، محدث، فقیہ، محقق، مدقق، جامع معقول ومنقول تھے، علم تفسیر، کلام، فقہ واصول اور تصوف میں نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہے۔ حدیث وفقہ حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب قدس سرہ سے پڑھی تھی، حدیثی وفقہی تبحر اور وقت نظر کے اعتبار سے اگر آپ کو "طحاوی وقت" کہا جائے تو موزوں ہے۔"

(تاریخ مفسرین و محدثین ص٤٧٥ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ فوارہ چوک ملتان)

مزید یوں لکھا ہے کہ

"حضرت مرزا صاحب مظہر جان جاناں قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آخری مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ تک پہنچ گئے اور ان کی بارگاہ سے فیض علم الھدیٰ کا لقب پایا۔ منامات مبارکہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور اپنے جد امجد حضرت شیخ جلالی الدین عثمانیؒ سے بھی روحانی تربیت وبشارات ملیں۔"

حضرت مرزا صاحبؒ آپ کو نہایت قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھتے اور فرمایا کرتے تھے کہ فرشتے بھی آپ کی تعظیم بجالاتے ہیں۔

(تاریخ مفسرین و محدثین صفحہ ٤٧٥ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(٥):۔ ابن کثیر:تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیرجلد٥ صفحہ ١٤٩مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈکوئٹہ۔

(٦):۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد٧صفحہ١٦٩ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور۔

(٧):۔

☆۔ ابی نعیم الاصبهانی: دلائل النبوة الفصل الاول فی ذکر ما أنزل الله تعالی فی کتابه من فضله صلی الله علیه وسلم جلد ١ صفحه ١٩ الرقم: ٣ ، مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت۔

☆۔ قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل السابع فی ما أخبر الله تعالیٰ به فی کتابه العزیز من عظیم قدره و شریف منزلة علی الانبیاء الخ جلد ١ صفحه ٤٨ مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور۔

☆۔ قسطلانی: المواہب اللدنیة المقصد الاول تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۱ صفحہ ۳۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ السخاوی: المقاصد الحسنة حرف الکاف صفحہ ۳۳٤ الرقم: ۸۳۷ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور۔

☆۔ خرپوتی: عصیدة الشہدة شرح قصیدة البردہ صفحہ ۸۰ ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

☆۔ ملا علی قاری: المورد الروی فی المولد النبوی صفحہ ۳٦ تحقیق و تعلیق محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی مطبوعہ: مرکز تحقیقات اسلامیہ ۲۵ شادمان لاہور۔

☆۔ الہندی: کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۱۸٤ کتاب الفضائل، الفصل الثالث فی فضائل المتفرقة الرقم: ۳۱۹۱۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۸):۔ پارہ: ۲۷ سورة الحدید آیت: ۳

(۹):۔ الشیخ عبدالحق دہلوی: مدارج النبوة باب اول در بیان حسن خلقت و جمال جلد ۱ صفحہ ۲ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

(۱۰):۔ النبہانی: جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ ومنہم الامام العارف باللہ الأمیر عبدالقادر الجزائری، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

(۱۱):۔

☆۔ ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر جلد ٤ صفحہ ۸٦ زیر آیت سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی الرقم: ٤١٤٥ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

☆۔ طبری: جامع البیان عن تاویل ای القرآن المعروف بہ تفسیر طبری جلد ٦ صفحہ ۵۰۸۲، الرقم: ۲۱۸۱۲ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ۔

☆۔ السیوطی:الخصائص الکبریٰ باب خصوصیته صلی الله علیه وسلم بالاسراوماراٰی من آیات ربه الکبریٰ جلد۱ صفحه ۲۵۸ مطبوعه المکتبة الحقانیه محله جنگی پشاور

(۱۲):۔

☆۔ النبهانی: جواهر البحارفی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم جلد۲ صفحه ۴۴۹ ومنهم العارف بالله سیدی السید عبدالرحمن العید روس مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان

☆۔ ارسلان بن اختر میمن:حضور صلی الله علیه وسلم کامثالی بچپن صفحه ۴۰ مطبوعه مکتبه ارسلان اردو بازار کراچی۔

(۱۳):۔ الشعرانی: الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر المبحث الثانی والثلاثون: فی ثبوت رسالة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم و بیان أنه أفضل خلق الله علی الا طلاق وغیر ذلك جلد ۲ صفحه ۳۳۹ مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور۔

(۱۴):۔ ملا علی قاری: شرح الشفاء علی هامش نسیم الریاض،فصل فی کیفیة الصلاة علیه والتسلیم جلد۳ صفحه ۴۷۵ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

(۱۵):۔ الشیخ عبدالحق دهلوی: مدارج النبوت باب اول دربیان حسن خلقت جلد ۱ صفحه ۲، باب اول در ذکر نسب شریف و حمل و ولادت و رضاع جلد ۲ صفحه ۲ مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور۔

(در حدیث صحیح وارد شده که" اول ما خلق الله نوری" ترجمہ: حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی وہ میرا نور تھا)

(۱۶):۔ آلوسی:تفسیر روح المعانی جلد۸صفحه ۴۳۵ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

(۱۷):۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد۲ صفحہ۴۴۷ زیر آیت قد جاء کم من اللہ نور الخ، جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار لاھور۔

(۱۸):۔ جامی: شواھد النبوۃ لتقویۃ یقین اھل الفتوۃ صفحہ ۹ مطبوعہ حقیقت کتابوی استنبول 1995ء۔

(۱۹):۔ زرقانی: شرح مواھب اللدنیہ جلد۱ صفحہ ۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ،لبنان۔

(۲۰):۔ اسماعیل دھلوی: یك روزہ فارسی صفحہ ۱۱ ناشر فاروقی کتب خانہ بك سیلرز پبلشرز ملتان۔

(۲۱):۔ حسین احمدٹانڈوی: "الشھاب الثاقب" صفحہ ۴۷ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سھارن پور،

ایضاً صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات اھل سنت بلال پارك بیگم پورہ لاھور۔

(۲۲):۔

☆۔ قاری طیب: آفتابِ نبوت صفحہ ۲۳۹، بار اول ۱۹۸۰ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاھور،

☆۔ اصغر حسین دیو بندی: علم الاولین صفحہ ۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاھور۔

☆۔ اشرف علی تھانوی: خطبات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرافع و الوضع صفحہ ۳۳۶ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوك فوارہ چوك ملتان۔

☆۔ عبدالغنی پھولپوری کے افادات کو دیوبندی "شیخ العرب و العجم عارف باللہ" حکیم محمد اختر دیوبندی نے ترتیب دیا ہے ان میں بھی یہ روایت موجود ہے ملاحظہ ہو۔

(براھین قاطعہ صفحہ ۴۸ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ کتب خانہ مظھری

گلشن اقبال ۲ کراچی)

☆۔ دیوبندی ''پیر'' ذوالفقار احمد نقشبندی نے بھی اس روایت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔
(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 84 مطبوعہ مکتبۃ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد)

☆۔ عابد میاں دیو بندی: رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۸۳ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ کراچی۔

☆۔ مسیح اللہ دیوبندی: ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲٤ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار لاھور۔

☆۔ احمد رضا بجنوری: انوار الباری شرح صحیح البخاری جلد ۸ صفحہ ۲۵۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

☆۔ ماھنامہ حق نوائے احتشام اپریل ۲۰۱۵ء صفحہ: ۱۔

(۲۳):۔

☆۔ النبھانی: جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵٦ ومنھم الامام الربانی مجددالف ثانی الشیخ احمد الفاروقی السرھندی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

☆۔ ابن جوزی: بیان المیلاد النبوی ص ۲٤ ناشر ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لاھور۔

☆۔ کاشفی: تفسیر حسینی صفحہ ۲۰۳ مطبوعہ تاج کمپنی لمٹیڈ کرا چی۔

☆۔ النیشا پوری: تفسیر غرائب القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۹٦، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

☆۔ شیخ صدر الدین: تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

☆۔ الدیاربکری: تاریخ الخمیس فی احوال أنفس نفیس جلد ۱ صفحہ ۳٤ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۲۴):۔ پارہ: ٦ سورۃ المائدۃ آیت: ١٤۔

(۲۵):۔ الرازی: تفسیر کبیر جلد ٤ صفحہ ٣٢٧ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

(۲۶):۔ امام ابن جریر طبری: جامع البیان عن تاویل أی القرآن المعروف بہ تفسیر طبری جلد ٤ صفحہ ٢٧٩٢ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ۔

(۲۷):۔ السیوطی: تفسیر جلالین صفحہ ٩٥ مطبوعہ منشی نو لکشور لکھنو۔

(۲۸):۔ ملا علی قاری: شرح الشفاء علی ھامش نسیم الریاض جلد ١ صفحہ ١١٤ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۲۹):۔

☆۔ قسطلانی: المواھب اللدنیۃ المقصد الاول فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ لہ علیہ السلام بسبق نبوتہ فی سابق أزلیتہ الخ جلد ١ صفحہ ٣٦ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ العجلونی: کشف الخفاء جلد ١ صفحہ ٣١١، الرقم: ٨٢٧ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ دمشق۔

☆۔ ابن حجر مکی: الفتاویٰ الحدیثیۃ، مطلب: فی موت فرعون کافراً الرقم: ٣١٧ صفحہ ٣٨٠ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی۔

☆۔ ملا علی قاری: المورد الروی فی المولد النبوی ص ٤٤ تحقیق و تعلیق محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی مطبوعہ مرکز تحقیقات اسلامیہ شادمان لاہور۔

☆۔ زرقانی: شرح مواھب اللدنیہ جلد ١ صفحہ ٨٩ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

☆۔ النبھانی: حجۃ اللّٰہ علی العالمین المبحث الثانی صفحہ ٢٥ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

☆۔ نور الدین حلبی:انسان العیون فی سیرة الامین المأمون المعروف به سیرت حلبیه باب نسبه الشریف صلی الله علیه وسلم جلد۱ صفحه۴۷ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔

☆۔ خرپوتی: عصیدة الشهده شرح قصیدة البردة صفحه ۱۰۰ ناشر نور محمد کارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

☆۔ الدیاربکری:تاریخ الخمیس فی أحوال أنفس نفیس جلد۱ صفحه ۳۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،لبنان۔

☆۔ آلوسی:تفسیر روح المعانی جلد۱۷ صفحه۱۳۸ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

☆۔ النبهانی:انورالمحمدیة من المواهب اللدنیه المقصد الاول صفحه۱۳ مطبوعه مکتبه حقیقت کتابوی ترکی۔

☆۔ الفاسی:مطالع المسرات صفحه ۳۹۰،الحزب الثانی فی یوم الثلثاء مطبوعه نوریه رضویه پبلیکشنز لاهور۔

یہی حدیث مبارکہ کئی دیوبندیوں نے بھی اپنی کتب میں نقل کی ہے جن میں سے کچھ حوالے ذیل میں بطور مثال پیش خدمت ہیں!

☆۔ اشرف علی تهانوی: نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحه ٦ مطبوعه تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی۔

ایضاً صفحه ٦ مطبوعه اسلامی کتب خانه فضل الٰهی مارکیٹ اردو بازار لاهور۔

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''مفتی'' محمد جمیل احمد تھانوی کے مقالات کو اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے ترتیب دیا ہے۔ان میں بھی یہ روایت مولوی جمیل احمد تھانوی دیوبندی نے نقل کی ہے۔ملاحظہ ہو۔

(مقالاتِ جمیل صفحه 59 مقاله نبی کل کائنات مطبوعه المیزان الکریم مارکیٹ اردو بازار لاهور)

☆۔ عنایت علی شاہ دیو بندی: باغ جنت حصہ دوم ص۳۵۹نورمحمدی کابیان مطبوعہ الفیصل ناشران وتاجران کتب اردوبازار لاھور۔

☆۔ ابراھیم دھلوی:احسن المواعظ پھلی فصل صفحہ۳مطبوعہ ایچ،ایم سعید کمپنی کراچی۔

☆۔ ارسلا ن بن اخترمیمن:حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثالی بچپن صفحہ۴۳ مطجوعہ مکتبہ ارسلان اردوبازار کراچی۔

☆۔ طارق محمود دیوبندی:صدائے محراب جلد۲صفحہ۹۸ عنوان تقریر: نورمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ ادارہ تالیفات ختم نبوت لاھور۔

☆۔ اسلم دیوبندی :شرف المصطفیٰ صفحہ۱۹مطبوعہ ھارون آباد۔

☆۔ ارسلا ن بن اخترمیمن:شان محمد کے مثالی واقعات صفحہ۵۱ مطبوعہ مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی۔

(۳۰):۔ رشید احمد گنگوھی :تالیفات رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ ص۹۸ صفحہ ۹۹ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاھور بار دوم ۱۹۹۲ء۔

(۳۱):۔ پارہ: ۹ سورۃ الاعراف، آیت: ۱۴۳۔

(۳۲):۔ پارہ: ۹ سورۃ الاعراف آیت : ۱۴۳۔

(۳۳):۔ قسطلانی: المواھب اللدنیہ المقصد الاول فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جلد ۱ صفحہ ۲۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

(۳۴):۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الصغیر باب المیم من اسمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلد۲صفحہ۸۲، ۸۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان۔

☆۔ المعجم الاوسط الرقم:۶۴۹۸جلد۷صفحہ۲۵۹مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین ومن کتاب آیات رسول صلی الله علیه التی(هی)دلائل النبوة الرقم: ٤٢٨١ جلد٣ صفحه٢١٥،٢١٦ مطبوعه دارالفکر بیروت،لبنان۔

☆۔ الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب علامات النبوة باب عظم قدره صلی الله علیه وسلم الرقم: ٣٩١٧ جلد٨صفحه٣٢٣مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،لبنان۔

☆۔ الهندی: کنز العمال کتاب الفضائل الفصل الثالث فی فضائل متفرقة تنبئی عن التحدیث بالنعم وفیه ذکر نسب صلی الله علیه وسلم الرقم: ٣٢١٣٥ جلد١١صفحه٢٠٦ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

☆۔ قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الثالث الفصل الاول مکانته صلی اللّٰہ علیه وسلم جلد ١ صفحه ١٥٣ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی بازار پشاور۔

☆۔ قسطلانی: المواهب اللدنیه، المقصد الاول فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ له صلی اللّٰہ علیه وسلم جلد ١ صفحه ٤٣ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔

☆۔ ابن جوزی:الوفاء بأحول المصطفیٰ الباب الأول فی ذکر التنویه یذکر نبینامحمد صلی الله علیه وسلم من زمن آدم علیه السلام جلد١ صفحه ٣٣مطبوعه مکتبه نوریه رضویه گلبر گ ٧١فیصل آباد۔

☆۔ اسماعیل حقی:تفسیر روح البیان جلد٦ صفحه١٠٥مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار لاهور۔

☆۔ زرقانی:شرح مواهب اللدنیة جلد١٢ صفحه ٢٢٠ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،لبنان۔

☆۔ السیوطی:الخصائص الکبریٰ باب خصوصیته صلی الله علیه بکتابة اسمه اشریف مع اسم الله تعالیٰ علی العرش جلد١ صفحه١٢مطبوعه المکتبة الحقانیه پشاور۔

☆۔ السمهودی:وفاء الوفاء بأخبار دارالمصطفیٰ الباب الثامن فی زيارة النبی صلی الله عليه وسلم وفيه أربعة فصول الفصل الثالث جلد٤ صفحه١٩٣ مطبوعه المكتبة المعروفيه كانسی روڈ شاهدره كوئٹه ۔

☆۔ ابن حجر مکی:الفتاویٰ الحديثيه مطلب فی جماعة يصلون علی النبی صفحه٢٥٣ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی۔

☆۔ المراكشی:مصباح الظلام باب ماجاء فی استغاثة سيدنا آدم أبی البشر بالنبی صلی الله عليه وسلم المخصوص بالبشر والبشر صفحه ٢٧ ، ٢٨ مطبوعه النوريه الرضويه پبلشنگ كمپنی لاهور۔

(٣٥):۔

☆۔ الحاكم: المستدرك علی الصحيحين ،ومن كتاب آيات رسول صلی الله عليه وسلم التی (هی) دلائل النبوة جلد٣ صفحه ٢١٥ ، الرقم: ٤٢٨٠ مطبوعه دارالفكر بيروت،لبنان۔

☆۔ ابن الجوزی: الوفاء بأحوال المصطفیٰ فی بيان ذكره فی التوارة و الانجيل وذكر أمته واعتراف علماء الكتاب بذلك جلد١ صفحه ٦٠ مطبوعه نوريه رضويه گلبرگ فيصل آباد۔

☆۔ السيوطی: الخصائص الكبریٰ باب خصوصية صلی الله عليه وسلم بكتابة اسمه الشريف مع اسم الله تعالیٰ علی العرش وسائر مافی الملكوت جلد١ صفحه ١٤ مطبوعه المكتبة الحقانيه محله جنگی پشاور۔

☆۔ اسماعيل حقی: تفسير روح البيان جلد٤ صفحه ٢٥١ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار لاهور

☆۔ النبهانی: شواهد الحق فی الاستغاثه بسيد الخلق صلی الله عليه وسلم الباب الثانی الفصل الثالث فی بعض ماقاله ائمة العلماء و أثبتوابه مشروعية الاستغاثة به صلی الله عليه وسلم صفحه ١٠٣ الباب الثالث فی نقل كلام العلامة السيد دحلان فی الرد علی الوهابية الخ صفحه ١٢٣

مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔ لبنان۔

(۳۶):۔ قسطلانی: المواهب اللدنية المقصد الاول فی تشریف اللّٰه تعالیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم له جلد ۱ صفحه ۳۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

(۳۷):۔

☆۔ قسطلانی: المواهب اللدنية المقصد الاول فی تشریف اللّٰه تعالی له صلی اللّٰه علیه وسلم جلد ۱ صفحه ۳۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

☆۔ النبهانی: جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم جلد٤ صفحه ۱۲۱ ومنهم الامام العارف بالله سیدی السید عبدالله میر غنی مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

(۳۸):۔ النبهانی: جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم جلد۳ صفحه٩٤ ومنهم الامام العارف بالله سیدی الشیخ أحمد الصاوی مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

(۳۹):۔ النبهانی: جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم جلد۳ صفحه٤٤٦ ومنهم العارف بالله الشیخ محمد المغربی مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

(۴۰):۔ النبهانی:جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم جلد۲ صفحه٤٤٦ ومنهم العارف بالله سیدی ا لسیدعبدالرحمن العید روس مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان۔

(۴۱):۔ قسطلانی: المواهب اللدنیه المقصد الاول فی تشریف اللّٰه تعالیٰ له صلی اللّٰه علیه وسلم جلد ۱ صفحه ٤٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان۔

(۴۲):۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان تحت سورة الفرقان الآیة: ۱۰ جلد٦ صفحه ۲۵۰ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار

لاهور۔

(۴۳):۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات دفترسوم،مکتوب:۱۲۴ جلد۲ صفحه۱۴۶ مطبوعه مکتبه القدس کوئٹه۔

(۴۴):۔ احمد رضا : حدائق بخشش حصه 1صفحه۵۲ مطبوعه پروگریسو بکس 40 بی اردو بازار لاهور

(۴۵):۔

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''مناظر اسلام'' مولوی محمد منظور نعمانی دیوبندی نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ!

''اُمت کے ابتدائی دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں سے تجدیدی نوع کی خدمات لیں۔ ان میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا کارنامہ بہت ممتاز ہے۔اسی طرح اس اخیر دور میں (جس کا آغاز ہزارہ دوم، (الف ثانی) کے آغاز سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک ہزار سال گزرنے کے بعد سے ہوتا ہے) امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے دین کی تجدید وحفاظت اور احیاء شریعت کا جو کام ہمارے اس ملک ہی میں لیاوہ بھی اسلام کی پوری تاریخ میں ایک خاص امتیازی شان رکھتا ہے اور اسی وجہ سے ان کا لقب مجدد الف ثانی ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ بہت سے لوگ ان کا نام بھی نہیں جانتے۔صرف مجدد الف ثانی کے معروف لقب ہی سے ان کو پہچانتے ہیں''۔

(تذکره مجدد الف ثانی رحمة الله علیه صفحه ۲۰ صفحه ۲۱ مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی)

مزید یوں لکھا ہے: ''آپ سے پہلے جس قدر مجدد صدیوں کے گزرے ہیں کوئی مجدد دین کے تمام شعبوں کا مجدد نہیں ہوا بلکہ خاص خاص شعبوں کے مجدد ہوتے رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں متعدد مجدد نظر آتے ہیں۔کوئی علم حدیث کا کوئی فقہ کا پھر اس میں بھی کوئی فقہ حنفی کا مجدد ہے۔کوئی فقہ شافعی کا،کوئی علم کلام کا مجدد اور کوئی سلوک واحسان کا،لیکن یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے لئے مخصوص رکھی کہ آپ دین کے تمام شعبوں کے مجدد ہیں''۔

(ایضاً صفحه ۲۷۶)

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''مفتی وعلامہ'' ولی حسن ٹونکی دیوبندی نے لکھا ہے کہ!

''راقم الحروف کی رائے ہے کہ اگر حضرت مجدد اپنے تجدیدی اور اصلاحی کارناموں سے ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت نہ فرماتے تو آج ہندوستان کے مسلمانوں کی وہی حالت ہوتی جو چین کے مسلمانوں کی ہے۔''

(تذکرہ اولیائے پاك و ھند صفحہ ۱۳۹ صفحہ ۱٤۰ بار اول دسمبر ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاھور)

☆۔ دیوبندی ''حکیم الاسلام'' قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے خلیفہ حکیم محمد اسلام انصاری دیوبندی نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ!

''پابندی شریعت کا بے نہایت اہتمام، پیروی سنت کا بے اندازہ حرص، بدعات سے بے حد نفرت اور بے انتہا، احتراز آپ کے خصائل حمیدہ میں سے تھا، ہمیشہ عزیمت پر عمل کرنا رخصت کے قریب نہ جانا آپ کا نمایاں شعار تھا''۔

(ملت اسلام کی محسن شخصیات صفحہ ۵۰ طباعت ۲۰۰۱ء مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار۔ ایم اے جناح روڈ کراچی)

☆۔ دیوبندی مولوی روح اللہ غفوری نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ!

''حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جو ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ باقویہ کے بانی ہیں، فرماتے تھے کہ شیخ احمد (امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ) ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی میں گم ہو جائیں۔ آسمان کے نیچے ان کی نظیر نہیں۔ ان جیسے اس اُمت میں چند ہی بزرگ گزرے ہیں۔ جو آپ کی زیارت کرتا بے اختیار کہتا ''فتبارك الله احسن الخالقين''

(بزرگانِ نقشبندیه کو خواب میں زیارت نبی صلی الله علیه وسلم صفحہ ٤١ اشاعت دوم جنوری 2010ء مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی)

(۴۶):۔ مجدد الف ثانی، مکتوبات دفترسوم مکتوب: ۱۰۰ جلد۲ صفحہ ۷۵ مطبوعہ مکتبة القدس کوئٹہ۔

(۴۷):۔ اسماعیل دھلوی: تقویة الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراك فی

العبادۃ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی،

ایضاً صفحہ ۸۱ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور،

ایضاً صفحہ ۴۶ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی،

ایضاً صفحہ ۵۷ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور،

ایضاً صفحہ ۳۴ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان،

ایضاً صفحہ ۶۵ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چک 109/7-R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال،

ایضاً صفحہ ۵۰، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ اسلام کراچی،

ایضاً صفحہ ۷۸ مطبوعہ اسلامی اکادمی ۱۷ اردو بازار لاہور،

ایضاً صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ مؤسستہ الحرمین الخیریۃ سعودیۃ،

ایضاً صفحہ ۷۱ مطبوعہ نعمان پبلی کیشنز،

ایضاً صفحہ ۷۸ مطبوعہ دارالاسلام لاہور۔

(۴۸):۔ خلیل احمد سہارن پوری: البراہین القاطعہ صفحہ ۳ مطبوعہ ساڈھور، ایضاً صفحہ ۷ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیو بند یو۔ پی انڈیا۔
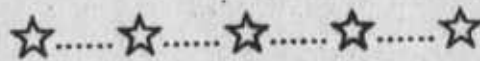
تقریر نمبر 2:

عقیدہ حاضر و ناظر

قرآن و سنت

اور اکابرین امت

کی نظر میں

خطبہ

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھدان سیدنا و مولٰنا و کریمنا ورؤوفنا و حبیبنا و محبوبنا و حبیب ربنا و محبوب ربنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثنا وغیثنا ومعیننا وعیوننا ووکیلنا و کفیلنا و شفیعنا و شفاء نا وملجاء ناوماٌ ونا وقرتنا و قرۃ عیوننا و قرۃ ابصارنا وقرۃ اجسادنا وقرۃ ارواحنا وقرۃ قبورنا و قرۃ قلوبنا وقرۃصدورنا و نورنا و نور قبورناو نور قلوبنا ونور صدورناو نوروجودنا ونورابصارناو نور عیونناو نور اجسادنا ونورارواحنا ونوردیننا ونورایماننا ونور اسلامنا ونورحشرناونورنشرناونورعرش ربنا و نور کرسی ربنا ونور ربنا و نورقلم ربناونور سموات ربنا ونورارض ربناونور جنات ربنا ونورذات ربنا محمدا عبدہ ورسولہ، یارسول اللہ انت نور ذات ربنا ، انت مَالکُ مُلکِ ربنا باذن ربنا سیدنا و مولانا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ و بارَکَ وسلّم ۔ امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

آج کی یہ پیاری پیاری محفل پاک نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانیں بیان کرنے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ میرا آج کا موضوع ہے مسئلہ حاضر و ناظر۔ میں آپ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حاضر و ناظر پر گفتگو کرنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حاضر و ناظر کے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے پہلے وہ سن لو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حاضر و ناظر کا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

جس طرح سورج اپنے جسم کے اعتبار سے آسمان پر ہے لیکن وہ اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ زمین پر بھی موجود ہے۔ اسی طرح نبی کریم رؤف الرحیم جو نبوت کے آفتاب ہیں اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (۱)

حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ اس آیت کا ترجمہ اپنے ترجمہ کنز الایمان میں یوں فرماتے ہیں:

"اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب"

قرآن مجید کی اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمکا دینے والا آفتاب ہیں۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے اعتبار سے آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ زمین پر بھی موجود ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم جو نبوت کے آفتاب ہیں اپنے جسم نورانی

کے ساتھ گنبد پاک میں جلوہ گر ہیں لیکن اپنی روحانیت' نورانیت اور اپنی علمیت کے ساتھ ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔

ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانیت اور بشریت کے ساتھ حاضر و ناظر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔

عقیدہ حاضر و ناظر پر پہلی دلیل:

اب اس عقیدہ پر دلائل سنو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے جو آیت میں نے خطبہ میں بھی تلاوت فرمائی ہے:

يَـٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّـآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (۲)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر۔ (کنز الایمان)

عقیدہ حاضر و ناظر پر دوسری دلیل:

سورۃ النحل میں اللہ فرماتا ہے:

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ (۳)

ترجمہ: اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے۔ (کنز الایمان)

عقیدہ حاضر و ناظر پر تیسری دلیل:

سورۃ النساء میں ارشاد ہوا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ

شَهِيْدًا (۴)

ترجمہ: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (کنز الایمان)

عقیدہ حاضر وناظر پر چوتھی دلیل:

سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ ارشا فرماتا ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (۵)

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر۔ (کنز الایمان)

عقیدہ حاضر وناظر پر پانچویں دلیل:

سورۃ المزمل میں فرمایا:

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا (۶)

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر وناظر ہیں۔ (کنز الایمان)

رَسُوْلًا شَاهِدًا رَسُوْلًا موصوف ہے شَاهِدًا صفت ہے

ایسا رسول جو رسول شاہد ہے۔

ان تمام آیات میں جو بھی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاهدًا اور شهيدًا جیسی پیاری پیاری صفات سے یاد فرمایا ہے۔

شاهد اور شهيد کے معانی لغت کی کتابوں سے:

شاهدًا و شهيدًا کے معنی کیا ہیں۔ اٹھایئے المنجد عربی کی مشہور لغت ہے اس

میں لکھا ہے:

شهيدا، شهودا المجلس: حضره وشهيد الشيء عاينه اطلع عليه(۷)

شہیدا، شہودا اس کا معنی ہے مجلس میں حاضر ہونا کسی چیز کا معائنہ کرنا اور اس پر مطلع ہونا۔

منجد میں ہی الشہید کا معنی لکھا ہے۔

الشهيد: الذى لايغيب شىء عن علمه(۸)

الشہید اس کا معنی ہے، جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔

☆......امام راغب اصفہانی الشہادۃ کا معنی یوں لکھتے ہیں:

الحضور مع المشاهدة اما بالبصر او البصيرة (۹)

مشاہدہ کے ساتھ ساتھ حاضر ہونا پھر خواہ وہ مشاہدہ بصر سے ہو یا بصیرت سے۔

☆......امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وللشهادة ثلاثة شروط لاتتم الابتمامها وهى: الحضور، والوعى، والادا(۱۰)

ترجمہ: شہادت کی تین شرطیں ہیں جن کے بغیر شہادت مکمل نہیں ہوتی۔(۱) حاضر ہونا (۲) جو کچھ دیکھا ہے اسے محفوظ رکھنا۔(۳) گواہی کا ادا کرنا۔

☆......فقہ کی کتاب البحر الرائق میں بھی لکھا ہے۔ توجہ فرمائیں:

"ان الشهادة اسم من المشاهدة"

بے شک شہادت مشاہدہ سے اسم ہے۔

وھی الاطلاع علی الشیء عیانا(۱۱)

اور مشاہدہ ہے کسی شے کو کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مطلع ہونا

اور اسی طرح شامی شریف میں شہادت یعنی گواہی کے بارے میں لکھا ہے:

وھی الاطلاع علی الشیء عیاناً۔(۱۲)

ترجمہ: اپنی آنکھوں سے کسی شے کو دیکھ کر مطلع ہونا۔

☆......امام قشیری لکھتے ہیں:

ومعنی الشاھد: الحاضر' فکل ماھو حاضر قلبك فھو شاھدك۔(۱۳)

ترجمہ: شاہد کا معنی حاضر ہے پس جو تیرے دل میں حاضر ہو وہ تیرا شاہد ہے۔

☆......امام خازن رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خازن والے فرماتے ہیں:

شھید بمعنی الحاضر (۱۴)

ترجمہ: شہید کا معنی ہے حاضر۔

منجد' مفردات' التذکرہ' بحرالرائق' شامی شریف اور رسالہ قشیریہ کے حوالوں سے ثابت ہوا کہ ''شاھد'' اور ''شھید'' کا معنی ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھ کر مطلع ہونا اور حاضر اور موجود ہونا۔ قرآن پاک کی پانچ آیات سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

سنا! تم نے دیو بندی بھی بیٹھے ہوں گے۔ حوالے نوٹ کر لو اور جا کر خود دیکھ لینا کہ جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں وہ سب کچھ ان کتابوں میں لکھا ہے کہ نہیں۔

شھیدًا کے معنی حاضر وناظر کا قرآن کریم سے ثبوت:

اب شھیدًا کا معنی حاضر وناظر میں قرآن کریم کی آیت طیبہ سے بیان کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدًا (۱۵)

☆......علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے لفظ شھیدًا کے تحت لکھتے ہیں:

حَاضِرًا وَّ نَاظِرًا (۱۶)

قرآن پاک کی آیت اور علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ شہید کا معنی ''حاضر وناظر'' ہے۔

شہید کے معنی حاضر وناظر کا مشکوٰۃ شریف سے ثبوت:

''مشکوٰۃ شریف'' میں جہاں اللہ تعالیٰ کے اسماء طیبہ کا ذکر ہے وہاں ایک اسم الشھید بھی ہے اور مشکوٰۃ شریف کے متن میں بین السطور لکھا ہے: الشھید ای الحاضر (۱۷)

اب احادیث مبارکہ سے شاھدًا اور شھیدًا کا معنی بیان کرتا ہوں تا کہ اتمام حجت ہو جائے۔

نماز جنازہ کی دعا سے شہید کے معنی حاضر کا ثبوت:

ہم سب نماز جنازہ میں جو دعا پڑھتے ہیں۔ اس میں الفاظ ہیں:

اللّٰھم اغفر لحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا (۱۸)

اے اللہ تعالیٰ ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو بخش اور ہمارے

حاضر کو بخش اور ہمارے غائب کو بخش۔ بولو یہاں شاہد کا معنی کیا؟ (حاضر و ناظر) ثابت ہوا شاہد کا معنی حاضر و ناظر ہے کیونکہ جو جہاں حاضر ہوتا وہاں ناظر بھی ہوتا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث سے شاہد کے معنی حاضر ہونے کے ثبوت پر دو دلیلیں:

☆...... بخاری شریف میں ہے جب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع ادا فرمایا تو اس میں ارشاد فرمایا:

فلیبلغ الشاھد الغائب (۱۹)

''جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہاں حاضر ہیں چاہیے کہ وہ میری احادیث غائب تک پہنچائیں''۔

☆...... بخاری شریف میں ہی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی فرط علیکم۔ ''بے شک میں تمہارا پیش خیمہ ہوں''۔

آگے فرمایا:

وانا شھید علیکم (۲۰) ''اور میں تمہارا گواہ ہوں گا''۔

☆...... **وانا شھید علیکم** کے تحت بخاری شریف جلد نمبر دوم صفحہ ۹۷۵ متن میں بین السطور لکھا ہے:

ای اشھد علیکم باعمالکم فکانی باق معکم (۲۱)

مطلب کیا ہے ''یعنی میں تمہارے اعمال کی گواہی دوں گا تو پس میں آپ کے ساتھ ہی ہوں''۔

☆...... ان ہی الفاظ کے تحت مشکوۃ شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ:

وفیہ تنبیہ نبیہ علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر فی

ذلك العرض الاکبر (۲۲)

''اور اس میں ایک بڑی تنبیہ ہے وہ یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بڑی پیشی میں حاضر و ناظر ہوں گے''۔

شاھدًا اور شھیدًا کا معنیٰ زبان نبوت سے بھی حاضر و ناظر ثابت ہوا۔

قرآن پاک میں سے جو پانچ آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت فرمائی ہیں۔ان میں شاھدًا اور شھیدًا کے الفاظ موجود ہیں۔قرآن پاک کی آیت احادیث مبارکہ مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ امام قرطبی، امام قشیری، بحر الرائق، شامی شریف کے حوالوں سے ثابت ہوا کہ شاھدًا اور شھیدًا کا معنیٰ حاضر و ناظر ہے۔

جب یہ آپ نے سن لیا اور جو پانچ آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں جن میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاھدًا اور شھیدًا جیسی صفات جلیلہ سے نوازا گیا ہے اور لغت، فقہ، مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ قرآن پاک کی آیت مبارکہ احادیث طیبہ کی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا کہ شاھدًا اور شھیدًا کا معنیٰ حاضر و ناظر ہے۔تو سوال پیدا ہوا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کس کس چیز پر حاضر و ناظر ہیں؟ اس کا جواب بھی مفسرین کے اقوال سے پیش کرتا ہوں، توجہ فرمائیں۔

وہابی بھی بیٹھے ہوں گے دیوبندی بھی بیٹھے ہوں گے، سنی بھی بیٹھے ہو توجہ سے میرے دلائل سنو بعد میں کھلی چھٹی ہوگی جو چاہے چٹ لکھ کر کھڑے ہو کر جو بات سمجھ نہ آئی ہو وہ پوچھ سکتا ہے۔

علامہ آلوسی سے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت:

☆......علامہ آلوسی نے روح المعانی میں یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کی تفسیر

کرتے ہوئے فرمایا:

(شاهدا) على من بعثت اليهم

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف آپ کو مبعوث کیا ہے یعنی جن کی طرف آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔

آگے فرماتے ہیں: **تراقب احوالهم و تشاهد اعمالهم**

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کے احوال کو ملاحظہ کر رہے ہو اور ان کے اعمال کا بھی مشاہدہ کر رہے ہو۔

وتتحمل عنهم الشهادة بما صدر عنهم من التصديق و التكذيب

اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے سرزد ہونے والی تصدیق اور تکذیب پر بھی گواہ ہیں۔

وسائر ماهم عليه من الهدى و الضلال وتوديها يوم القيامة (۲۳)

اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کی ہدایت اور ان کی گمراہی جس پر بھی یہ ہیں اس پر بھی گواہ ہو اور یہ گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ادا فرمائیں گے۔

☆......دوسرا حوالہ سنو! تفسیر خازن میں ہے:

شاهدًا على الخلق كلهم يوم القيامة (۲۴)

قیامت کے دن نبی کریم تمام مخلوق کی گواہی دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام ہر کسی کو شامل ہے خواہ وہ مسلمان ہو اور خواہ وہ کافر ہو۔ یعنی امت دعوت میں سب داخل ہیں مسلمان کیا' کافر کیا لیکن اُمت

اجابت میں صرف وہی لوگ شامل ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کو قبول کیا۔ امام خازن رحمۃ اللہ علیہ نے "علی الخلق کلھم" لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل اسلام کے احوال پر مطلع نہیں بلکہ کفار کے احوال پر بھی مطلع ہیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے احوال پر مطلع نہ ہوں گے تو قیامت کے دن گواہی کیسے دیں گے۔

☆......اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی ہے۔

شاھدا علی من ارسلت الیھم (۲۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے گواہ ہیں اور ان سب پر حاضر و ناظر ہیں جن کی طرف آپ اللہ کے رسول بن کر تشریف لائے ہیں۔

☆......بیضاوی شریف میں لکھا ہے کہ:

(شاھدا) علی من بعثت الیھم بتصدیقھم و تکذیبھم و نجاتھم و ضلالتھم (۲۶)

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے گواہ ہیں ان سب پر حاضر و ناظر ہیں جن کی طرف آپ اللہ تعالیٰ کے رسول بن کر آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تصدیق یعنی ان کے ایمان لانے اور تکذیب یعنی انکار پر اور ان سب کی نجات اور گمراہی سب پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

☆......"مدارج" میں شیخ محقق محقق علی الطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(شاھدا) یعنی عالم و حاضر بحال اُمت و تصدیق و تکذیب و

نجات و هلاکت ایشاں (۲۷)

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے حال ان کی تائید وتکذیب اور نجات وہلاکت پر حاضر وناظر ہیں اور عالم یعنی جاننے والے ہیں۔

تفسیر مدارک (۲۸)، تفسیر البحر المحیط (۲۹) تفسیر روح البیان (۳۰) اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح شفاء (۳۱) میں ان ہی سے ملتے جلتے قول موجود ہیں۔

ان سب مفسرین کے اقوال سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب پر حاضر وناظر اور گواہ ہیں جن کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول بن کر تشریف لائے ہیں۔ بتاؤ یہاں تک جو کچھ میں نے بیان کیا گفتگو کی ہے اس کی سمجھ آئی گئی ہے کہ نہیں؟ (آ گئی ہے) اب اس کو یاد بھی رکھنا ہے۔ سنو انگلینڈ والو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کس کس کی طرف کس کس کے لئے اللہ کے رسول بن کر تشریف لائے ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: سورۃ السبا آیت نمبر ۲۸

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۳۲)

ترجمہ: ''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے''۔

☆......مسلم شریف، کتاب المساجد میں ایک طویل حدیث شریف کا حصہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ارسلت الی الخلق کافۃ (۳۳)

''میں تمام مخلوق کل مخلوق کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔

اب وہ سارے اقوال جو میں نے آپ کے سامنے بیان کئے ان کو سامنے رکھ کر قرآن پاک کی اس آیت اور اس حدیث مبارکہ سے کیا مطلب نکلا؟

یہی ناں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات اور کل دنیا پر حاضر و ناظر ہیں اور ان کو ملاحظہ کر رہے ہیں۔

☆......اب قرآن کریم سے دوسری دلیل اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (۳۴)

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہے (کنز الایمان)

☆......خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (۳۵)

اولٰی کا معنی کیا ہے سنو! مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں۔

(اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی) ای احق و اقرب الیھم (۳۶)

☆......شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''مدارج النبوۃ'' شریف میں فرماتے ہیں:

پیغمبر نزدیك تراست بمومناں

(ترجمہ:) ''پیغمبر برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے نزدیک تر ہیں۔ پوچھا شیخ صاحب! کتنے قریب تر اور نزدیک تر ہیں''۔ فرماتے ہیں:

از ذات ھائے ایشاں (۳۷)

(ترجمہ) ''مومنوں کی اپنی ذات سے بھی قریب تر ہیں''۔ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہیں۔ اولٰی کا کیا معنی ہے؟ سنو دیوبندیوں کا بڑا ملاں قاسم نانوتوی اس کتاب ''تحذیر الناس'' میں جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے اس میں لکھتا ہے:

''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو بعد لحاظ صلہ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولٰی بمعنی اقرب ہے'' (۳۸) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے قریب ترین ہیں جو قریب ترین ہوں کیا وہ حاضر وناظر نہ ہوں گے؟ یقیناً ہوں گے۔

یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ منکرین کے قلم سے بھی اپنی شانیں لکھوادی ہیں۔

☆...... ''مجموعۃ التوحید'' میں لکھا ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے جو وہابیوں اور دیوبندیوں' تبلیغیوں مودودیوں سب کا امام ہے اس نے بھی اولٰی بمعنی اقرب کیا ہے۔ ص ۴۶۹ (۳۹) ان دونوں مولویوں کی گواہی کے بعد آیت کا ترجمہ ہوا کہ

میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے جو جان سے بھی زیادہ قریب ہو وہ حاضر وناظر ہے کہ نہیں اب انکار کی بجائے رب تعالیٰ سے دعا کرو مولا ہمیں دیکھنے والی آنکھ عطا فرما۔

جب ہم یہ سب کچھ بیان کرتے ہیں تو وہابی اور دیوبندی کہتے ہیں کہ یہ قرب صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص تھا۔ یہ اعتراض دیوبندیوں' وہابیوں کی بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے۔ وہ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تو سب کے سب مدینہ

طیبہ یا مکہ مکرمہ میں نہیں رہتے تھے وہ بھی دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے۔ تو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے ان کا قرب تو خود تم نے بھی مان لیا ہے۔ اب سنو کیا یہ قرب صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص تھا یا قیامت تک آنے والے سب مومنوں کو شامل ہے۔ اس پر بخاری شریف کی یہ حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں:

ما من مؤمن الا و انا اولی الناس به فی الدنیا و الآخرة (۴۰)

ترجمہ: ہم دنیا و آخرت میں دوسرے تمام لوگوں کی نسبت ہر مومن کے زیادہ قریب ہیں اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ یہ قرب صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص نہیں ہے۔

☆ ...... تیسری دلیل سنو پارہ ۱۸ سورۃ النور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (۴۱)

پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرو خواہ وہ تمہاری ماں ہو، باپ ہو، بیوی ہو، بچے ہوں، بھائی ہو، بہن ہو سب کو سلام کرو۔ اس آیت کی تفسیر میں عمرو بن دینار جلیل القدر تابعی فرماتے ہیں۔

☆ ...... ''شفاء شریف'' میں روایت موجود ہے۔ جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو گھروں میں کسی کو بھی نہ پاؤ تو کہو۔

السلام علی النبی و رحمة الله و بر کاته (۴۲)

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تم پر۔

جب اپنے گھر داخل ہو جاؤ اور کسی کو نہ پاؤ تو حضور پر سلام کرنا''۔

☆......ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

لان روحه حاضر فی بیوت اهل الاسلام (۴۳)

اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔ اس لئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔

سنا ہے تم نے کیوں سلام عرض کرنا ہے؟ کسی امتی کا گھر خالی نہیں، جس گھر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حاضر و ناظر نہیں۔

☆......چوتھی دلیل سنو قرآن پاک سے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ رَحْمَةَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۴۴)

ترجمہ: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔ اب سنو قرآن پاک کی ایک تفسیر وہ ہے جو کسی صحابی رسول کے قول مبارکہ سے کی جائے۔ ایک قرآن پاک کی تفسیر وہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان سے کی جائے اور ایک تفسیر وہ ہے جو قرآن پاک سے ہی کی جائے اس تفسیر کو تفسیر بالقرآن کہتے ہیں۔ یہ تفسیر سب سے زیادہ معتبر ہے تو اب سنو کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ میری رحمت محسنین کے قریب ہے۔ اب میں قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر بالقرآن کرتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا: اس کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔ اب سنو قرآن پاک سے کہ اس کی رحمت ہے کیا؟ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۴۵)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔ (کنزالایمان)

پتہ چلا اللہ تعالیٰ کی رحمت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت محسنین کے قریب ہے لہٰذا جہاں جہاں محسنین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر وناظر ہیں۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا عنقریب اسے بیداری میں بھی زیارت ہوگی:

''بخاری شریف'' جلد۲ صفحہ ۱۰۳۳ پر حدیث مبارکہ موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة(۴۶)

''جس کسی نے بھی خواب میں میری زیارت کی وہ عنقریب جاگتے ہوئے میری زیارت کرے گا''۔

ثابت ہوا کہ جو خواب میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، اس کے جسم سے روح اس وقت تک پرواہ نہیں کرے گی جب تک وہ سر کی آنکھوں سے حالت بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرلے۔ بتاؤ جب وہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کرے گا اس وقت سرکار ہوں گے یا نہیں؟ ضرور ہوں گے تو جب سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوں گے تو ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں۔

بخاری بخاری کی رٹ لگانے والوں کا امام بخاری سے فرار:

ایک دفعہ وہابیوں نے بڑا شور کیا پنڈی گھیپ پاکستان میں شور کیا۔ تراویح صرف آٹھ ہیں۔ تراویح صرف آٹھ ہیں، میں نے بخاری شریف کھول کر کہا وہابیو آؤ تم بڑا بخاری بخاری کرتے ہو آج بخاری سے ہی فیصلہ کروا لیتے ہیں۔ اگر بخاری سے تم ثابت کردو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ تراویح پڑھی ہیں تو تم سچے اگر نہ ثابت کر سکو تو پھر اپنا جھوٹا ہونا قبول کرلو۔ یقین جانو مولوی صاحب کی ہوائیاں اڑ گئیں رنگ زرد ہو گیا اور اس دن بخاری سے بھی بھاگ گئے۔

بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہونے کے متعلق امام سیوطی نے کتاب لکھی ہے:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کو ستر سے زائد مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سر کی آنکھوں سے بیداری میں زیارت ہوئی۔ الیواقیت الجواھر میں امام شعرانی نے لکھا ہے (۴۷) انہوں نے اس حدیث کی شرح لکھی ہے جس کا نام ہے:

"تنویر الحلك فی امکان رویة النبی و الملك"

جاگتے ہوئے زیارت کا کیا مطلب ہے؟ دنیا میں اگر زیارت ہو تو آپ کی حیات ظاہری سے مخصوص ہے یا بعد والوں کو بھی یہ اعزاز حاصل ہو سکتا ہے؟

کیا یہ شان کہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیداری میں زیارت سے مشرف کریں۔ یہ صرف نیک لوگوں کے ساتھ خاص ہے؟ اس پر محدثین کے کئی اقوال ہیں۔ حضرت ابو محمد ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ

اللفظ یعطی العموم ومن یدعی الخصوص فیه بغیر مخصص منه صلی اللّٰه علیه وسلم فمتعسف (۴۸)

(ترجمہ) ”الفاظ سے عموم معلوم ہوتا ہے اور جو شخص نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص کے بغیر تخصیص کرتا ہے وہ سینہ زوری سے کرتا ہے“۔

خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو محمد ابن ابی جمرہ کا قول نقل کرنے کے بعد آگے جا کر لکھتے ہیں کہ:

مراده وقوع الرؤية الموعود بها فی اليقظة عی الرؤية فی المنام ولو مرة واحدة تحقيقًا لوعده الشريف الذی لايخلف

”اس سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدۂ مبارکہ پورا کرنے کے لئے خواب میں دیدار سے مشرف ہونے والوں کو جاگتے میں بھی زیارت کرائی جاتی ہے اگرچہ وہ ایک دفعہ ہی ہو“۔

☆......امام سیوطی جو بہت بڑے امام ہیں آگے لکھتے ہیں کہ:

واكثر مايقع ذلك للعامة قبيل الموت عندالاحتضار فلا يخرج روحه من جسده حتی يراه وفاء بوعده واما غيرهم فتحصل لهم الرؤية فی طول حياتهم اِما كثيرًا واِما قليلًا بحسب اجتهاد هم و محافظتهم علی السنة(۴۹)

”عوام الناس کو اکثر یہ شرف دنیا سے رخصت ہوتے وقت حاصل ہوتا ہے مگر وہ حضرات جو پابند سنت ہیں انہیں ان کی کوشش اور سنت کی حفاظت کے مطابق زندگی بھر میں بکثرت یا کبھی کبھی زیارت حاصل ہوتی ہے“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیداری میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور اپنے غلاموں کو شرف زیارت سے مستفید فرماتے ہیں:

بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس امت کے بے شمار کاملین کو ہوئی ہے:

''روح المعانی''میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

فقد وقعت رؤيته صلى الله عليه وسلم بعد وفاته لغير واحد من الكاملين من هذه الامة والاخذ منه يقظة(٥٠)

''بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا آپ کے وصال مبارکہ کے بعد اور بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی فیض لینا امت کے بے شمار کاملین کے لئے واقع ہوا ہے''۔

بے شمار اولیاء کرام اور محدثین عظام کو سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت ہوئی۔صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں تا کہ بات صحیح طریقے سے سمجھ آ جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو عالم بیداری میں زیارت کرانا۔

حضرت غوث پاک کو بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال الشيخ سراج الدين بن الملقن فى طبقات الأولياء: قال الشيخ عبدالقادر الكيلانى: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الظهر فقال لى يا بنى ألاتتكلم؟ قلت يا أبتاه أنارجل أعجمى كيف أتكلم على فصحاء بغداد؟ فقال: افتح فاك ففتحته فتفل فيه سبعًا وقال:

تکلم على الناس وادع إلى سبيل ربك بالحكمة والمواعظة الحسنة . فصليت الظهر وجلست وحضرني خلق كثير فأُرتج علي فرأيت عليا قائمًا بازائي في المجلس فقال لي: يابني لم لاتتكلم؟ قلت: ياأبتاه قدأُرتجَ عليّ فقال: افتح فاك . ففتحته فتفل فيه ستًا فقلت: لم لاتكملها سبعًا؟ قال: ادبًا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔(۵۱)

ترجمہ: ''شیخ سراج الدین ملقن ''طبقات الاولیاء'' میں فرماتے ہیں: شیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ظہر سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بیٹے وعظ کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا: ابا جان! میں عجمی ہوں، فصحاء بغداد کے سامنے کس طرح وعظ کرسکتا ہوں۔ فرمایا: منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا اور فرمایا کہ لوگوں سے وعظ کرو اور اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت دو۔ میں نماز ظہر پڑھ کر بیٹھ گیا مخلوق خدا بڑی تعداد میں موجود تھی۔ مجھ پر اضطراب طاری ،ہوگیا۔ میں نے دیکھا حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ مجلس میں میرے سامنے جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹے وعظ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا کیسے وعظ کروں۔ میری طبیعت پر ہیجان طاری ہوگیا ہے۔ فرمایا: منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے مجھے چھ مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا میں نے پوچھا آپ نے سات کی تعداد پوری کیوں نہ کی؟ تو فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر''

اگر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر مان کر ''امام'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کے لقب کے حقدار ہیں تو ہم

سنیوں نے ایسا کون سا قصور کیا ہے کہ یہی بات تسلیم کرنے پر ہمیں مشرک قرار دیا جاتا ہے۔

بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کا علامہ آلوسی سے ثبوت:

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ھذا الحدیث یدل علی ان من یراہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فسیراہ فی الیقظۃ

(ترجمہ:) ''یہ حدیث کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ** جس کسی نے بھی خواب میں میری زیارت کی وہ عنقریب جاگتے ہوئے بھی میری زیارت کرے گا۔ اس بات پر دلالت کرتی ہے جس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی وہ عنقریب جاگتے ہوئے بھی حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا''۔

وھل ھذا علی عمومہ فی حیاتہ و بعد مماتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اوھذا کان فی حیاتہ

اور رہا یہ سوال کہ کیا یہ حدیث اپنے عموم پر ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری اور وصال اقدس کے بعد یا یہ حیات ظاہری کے ساتھ مخصوص ہے۔

وھل ذلک لکل من رآہ مطلقًا او خاص بمن فیہ الأھلیۃ والاتباع لسنتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور یہ سوال کہ یہ ہر اس آدمی کے لئے ہے جس نے حضور کو دیکھا' مطلقاً یا

خاص ہے ان لوگوں کے ساتھ جن میں اہل بیت اور متبع سنت کا وصف پایا جاتا ہے؟ ان دونوں سوالوں کا جواب یہ ہے۔ سنو علامہ آلوسی کیا جواب دیتے ہیں:

اللفظ يعطى العموم ومن يدعى الخصوص فيه بغير مخصص منه صلى الله عليه وسلم فمتسف (۵۲)

"الفاظ حدیث تو عموم ہی کا فائدہ دیتے ہیں اور جو شخص حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص کے بغیر اپنی طرف سے خود بخود تخصیص کا دعویٰ کرے وہ متعصب ہے"۔

سنا ہے علامہ آلوسی کا فتویٰ جس بات کی تخصیص حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی' اس کی تخصیص اپنی طرف سے کرنے والا کون ہے؟ "متعصب" میرا فتویٰ نہیں علامہ آلوسی کا فتویٰ ہے۔

تھوڑا آگے جا کر علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ

عن السلف والخلفٌ وهلم جرًا ممن كانوا راٰ وه صلى الله عليه وسلم فى النوم وكانوا ممن يصدقون بهذا الحديث فراٰوه بعد ذلك فى اليقظة (۵۳)

"سلف سے خلف تک چلے آیئے ان میں سے جو بھی حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرتے تھے ان سب نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے بھی زیارت کی ہے"۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

ایک بزرگ کو کثرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی: علامہ آلوسی کا بیان:

یہی علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ''روح المعانی'' میں ایک جگہ شیخ خلیفہ بن موسی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو بہت بڑے ولی ہیں اور بزرگ ہیں، لکھتے ہیں:

کان کثیر الرؤیة لرسول اللّٰه علیه الصلوٰة والسلام یقظة ومناما(۵۴)

''آپ یعنی شیخ خلیفہ بن موسی رحمۃ اللہ علیہ خواب میں اور جاگتے میں بیداری میں بہت زیادہ زیارت کرنے والے تھے''۔

بتاؤ انگلینڈ والو! جب شیخ خلیفہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر ہوئے تھے یا نہیں۔ اگر نہیں تو وہ کیسے دیکھتے تھے؟ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناضر ہیں

التحیات سے حاضر وناظر ہونے کا ثبوت:

جب تم سب نماز پڑھتے ہو یا میں نماز پڑھتا ہوں تو ہم جب التحیات پر بیٹھتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس وانور میں یوں سلام عرض کرتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اے ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔

بتاؤ سلام کس کو کیا جاتا ہے؟ (جو سامنے ہو اور سنتا ہو)

یہ سامنے ہونے والی بات تو پکی ہے وہ اس لئے کہ یہاں انگلینڈ سے تم فون کرو پاکستان میں اپنے والد کو والدہ کو یا کسی اور کو تو تم کہو گے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو اب وہ تمہارے سامنے تو نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ

یہ بات پکی ہے سلام اس کو کہا جاتا ہے جو زندہ بھی ہو اور سنتا بھی ہو اگر کوئی کسی ستون کو کہے اے ستون تم پر سلام تو تم کہو گے یہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہ کہے کس طرح؟ تم کہو گے جو سنتا ہی نہیں جس میں جان ہی نہیں اس کو سلام کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے اس لئے اگر یہ عقیدہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا سلام سنتے ہی نہیں تو پڑھتے کیوں ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے ثبوت:

اسی لئے شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اشعۃ للمعات'' میں لکھا ہے۔ جب التحیات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو کیا نظریہ رکھو۔

ص ۴۰۱ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

این خطاب بجهت سریان حقیقت محمدیه است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات

(ترجمہ:) ''نماز میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بصیغۂ خطاب اس لئے عرض کیا جاتا ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرہ ذرہ میں ممکنات کے ہر ہر فرد میں جلوہ گر ہے''۔

پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است

(ترجمہ) ''پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے اندر موجود ہیں اور حاضر ہیں''۔

بتاؤ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نمازیوں میں حاضر و ناظر ہونے کا

عقیدہ بیان کر کے مشرک ہو گئے؟ جو یہ عقیدہ دے رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں میں حاضر ہیں۔ آگے سنو فرماتے ہیں:

پس مصلی باید که ازیں معنی آگاه باشد وازیں شهود وغافل نبود تاہانوار قرب وا اسرار معرفت منور و فائض گردد(۵۵)

''پس نمازی کو چاہیے کہ اس معنی و مفہوم سے مطلع رہے اور سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جلوہ گری سے غافل نہ ہوتا کہ انوار قرب اور اسرار معرفت سے منور اور فیض یافتہ ہو''۔

سنا شیخ صاحب کا عقیدہ اور یہ بھی سنا کہ وہ امت کو کیا تعلیم فرما رہے ہیں۔ بتاؤ دیوبندیو کیا یہ بھی بریلوی ہیں؟ کیا شیخ صاحب کو بھی کافر و مشرک کہو گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا امام غزالی سے ثبوت:

امام غزالی پانچویں صدی کے بزرگ ہیں۔ وہ ''احیاء العلوم شریف'' جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں:

وأحضر فی قلبك النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصه الکریم و قل السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته(۵۶)

ترجمہ: اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو دل میں حاضر کرو اور کہو السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا امام ابن حجر عسقلانی سے ثبوت:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ''فتح الباری شریف'' میں فرماتے ہیں:

اِن المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات

جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو

أذن لھم بالدخول فی حریم الحی الذی لایموت فقدت أعینھم بالمناجاۃ

نمازیوں کو حی لایموت کی بارگاہ میں داخل ہونے کا اذن مل گیا۔

نمازیوں کی آنکھیں خوشی اور مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں۔

فنبھوا علٰی أن ذٰلك بواسطہ ینبی الرحمۃ و برکۃ متابعتہ فالتفتوا فإذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر

تو نمازیوں کو اس بات سے خبردار کیا گیا کہ بارگاہ رب العزت میں جوان کو شرف بازیابی حاصل ہوا ہے۔ یہ سب نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت متابعت کا صدقہ ہے۔ نمازیوں نے اس بات سے مطلع ہو کر بارگاہ رب العزت میں جو نظر کو اٹھایا تو کیا دیکھا کہ

فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر

تو نمازیوں نے حبیب کے حرم میں حبیب کو حاضر وجلوہ گر پایا

فاقبلوا علیہ قائلین السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ(۵۷)

پھر نمازیوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ عرض کرتے ہوئے حضور نبی آخر زماں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا امام عینی، امام زرقانی اور امام قسطلانی سے ثبوت:

امام عینی رحمہ اللہ کی ''عمدۃ القاری'' شرح البخاری اٹھائیں تو آپ کو فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر ملے گا (۵۸)

☆......امام زرقانی کی ''شرح مواہب اللدنیہ'' اٹھائیں تو آپ کو فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر ملے گا۔(۵۹)

☆......امام قسطلانی کی ''مواہب اللدنیہ'' اٹھائیں تو آپ کو ملے گا۔ فاذا الحبیب فی حرم الحبیب حاضر (۶۰) کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر ماننے والا کافر ہے، مشرک ہے۔

مخالفین کے عقیدہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر ماننے والے بزرگ مشرک ہیں:

بتاؤ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام غزالی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ عینی، امام زرقانی، امام قسطلانی یہ سب یہ عقیدہ بیان کر کے اور لکھ کے کہ نماز میں جب نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرے تو حاضر وناظر جان کر کرے، مشرک وکافر بن گئے ہیں؟ اگر نہیں تو سب عقیدہ بیان کر گئے ہیں کہ نمازی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر جان کر سلام کرے تو کافر ومشرک نہ ہوئے اور ہم کافر ومشرک کیوں کر ہو سکتے ہیں؟ کچھ تو شرم کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا نواب صدیق حسن بھوپالی سے ثبوت:

وہابیوں کے بڑے مولوی صدیق حسن خان بھوپالی نے ''بلوغ المرام'' کی

شرح لکھی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ جب نمازی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرے تو یہ عقیدہ رکھ کے کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

سنو مولوی بھوپالی لکھتا ہے:

وبعضے از عرفا قدس سرھم گفته اند که ایں خطاب بجهت سریان

"بعض عارفین کہتے ہیں کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے سلام اس لئے عرض کیا جاتا ہے کہ"

حقیقت محمدیه است علیه الصلوٰة والسلام در زرائر موجودات و افراد ممکنات

"حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام موجدات کے ذرے ذرے میں ممکنات کے ہر ہر فرد میں جلوہ گر ہے"۔

پس آں حضرت صلی الله علیه وسلم در ذوات مصلیاں موجود و حاضر ست۔(۶۱)

"پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے اندر موجود و حاضر ہیں"۔

اب بتاؤ وہابیو! تمہارا بڑا اگر وہ صدیق حسن بھوپالی بھی کافرو مشرک ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیوں کے اندر حاضر و ناظر تسلیم کر رہا ہے۔

کئی دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ ہم نماز میں "السلام علیك ایها النبی" واقعہ معراج کی حکایت اور نقل کرتے ہوئے پڑھتے۔

میں پوچھتا ہوں اگر تم ''التحیات'' میں ''السلام علیك ایها النبی'' کو واقعہ معراج کی حکایت اور نقل کے طور پر پڑھتے ہو تو بتاؤ ''التحیات'' میں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ عبادت بھی ہے تو التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات بھی بطور حکایت اور نقل ہوگا؟

سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام پر اعراض کا نتیجہ یہ نکلا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ عبادت سے بھی محروم ہو گئے۔ اسی موقع کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے امام اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد مأۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں (۶۲)

خارجیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانے سے نماز فاسد ہو جائے گی: (نعوذ باللہ)

بزرگوں کے اکابرین امت کے اقوال تم نے سنے سب نے کہا کہ

التحیات میں قصد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کے نمازی سلام عرض کرے لیکن دیو بندی عقیدہ سنو۔ تفسیر ''بلغۃ الحیران'' میں لکھا ہے مولوی غلام اللہ جو مر گیا ہے اس کا اُستاد حسین علی واں بچھروی لکھتا ہے صفحہ ۳۴۷۔ (۶۳)

اس عبارت کا مفہوم ہے کہ یہ کہتا ہے اگر التحیات میں السلام علیك ایها النبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کر کے کہا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

شیرِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا چیلنج:

خالد محمود اور ضیاء القاسمی دونوں کہتے پھرتے ہیں یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے بریلوی ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ مولوی عنایت اللہ ہم پر الزام لگاتا ہے۔ ہماری کتابوں میں ایسا عقیدہ نہیں لکھا ہوا ہے۔ ارے کذاب اور فرار ملاں یہ تمہارے بڑے بڑوں نے لکھ رکھا ہے۔ ہمارا الزام نہیں۔ حقیقت ہے یہ لوگ اپنے اکابر کی غلاظتوں کو چھپاتے پھر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں خالد محمود اور ضیاء القاسمی دونوں میں سے کوئی بھی جہاں چاہے اس بات پر مجھ سے مناظرہ کر لے میں تمہاری کتب سے ثابت کروں گا کہ تمہارے بڑوں نے لکھا ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آ جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہتا پھر رہا ہے کہ ہم پر الزام ہے کہ ہمارے نزدیک نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال بیل اور گدھے کے خیال سے برا ہے۔

☆......سنو دیوبندیو! یہ بریلوی نہیں کہتے یہ مولوی عنایت اللہ نہیں کہتا بلکہ یہ تمہارے بڑے گرو اسماعیل دہلی والے کی صراط مستقیم میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے لکھ رکھا ہے۔ سنو لکھتا ہے: ''از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بهتر است'' اس کا ترجمہ بھی دیوبند سے چھپا ہے وہ سنو: زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔

''وصرف همت بسوی شیخ وامثال آں از معظمین''

اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف

گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است (۶۴)

''خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے''۔(۶۵)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو ایسے گندے عقیدے ہیں جبکہ دوسری طرف گنگوہی مر گیا اس کا انہوں نے لکھا مرثیہ اس میں محمود الحسن کیا لکھتا ہے غور سے سننا مرثیہ طبع دیوبند، ص ۶ (۶۶)

نظر سے ہو کے غائب لو وہ دل میں چھپ کے بیٹھے ہیں۔

گنگوہی مرا نہیں وہ نظر سے چھپ کر ہمارے دل میں بیٹھ گیا ہے۔ گنگوہی خالد محمود کے دل میں ضیاء القاسمی کے دل میں غلام اللہ پنڈی والے کے دل میں بلکہ دیوبندیوں کے دلوں میں ارے بدبختو ملاں کو دل میں بٹھاتے ہو دل میں حاضر و ناظر جانتے ہو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں کیوں نہیں بٹھاتے۔ آپ کو اپنے دلوں میں حاضر و ناظر کیوں نہیں مانتے کیا دشمنی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کا صرف خیال آیا، نماز توڑ دی ملاں کو دل بٹھایا ہوا ہے شرم کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت کہ حضور ساری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں:

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا و مغاربھا(۶۷)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی اور میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا''۔

☆...... جامع ترمذی میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال اتانی ربی فی احسن صورة(۶۸)

''آج رات میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا''۔

فقال یا محمد فقلت: لبیك ربی وسعدیك

''اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں''۔

فقال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ؟

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟''

قلت (رب) لاادری

''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا''۔

فوضع یده بین کتفی

''پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا''۔

حتی وجدت بردھا بین ثدیی

''حتیٰ کہ میں نے اس دست قدرت کی ٹھنڈک اپنے چھاتی کے درمیان محسوس کی''۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کیا ہوا میرے آقا و مولا فرماتے ہیں:

فعلمت مابین المشرق والمغرب(۶۹)

''اور میں نے جان لیا جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے''۔

ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

فعملت ما فی السموات وما فی الارض (۷۰)

''اور میں نے جان لیا جو کچھ آسمان میں اور جو کچھ زمین میں ہے''۔

مشکوۃ شریف کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

فتجلی لی کل شیء و عرفت (۷۱)

''پس میں نے دنیا جہاں کی اکیلی اکیلی کر کے ہر چیز جان لی اور ساتھ ہی فرما دیا'': وعرفت

''دنیا جہاں کی ہر چیز اکیلی اکیلی کر کے میں نے ہر چیز جان ہی نہیں لی بلکہ پہچان بھی لی اس کی معرفت بھی حاصل کر لی''۔

ثابت ہوا پوری کائنات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں الفاظ ہیں: فرأیت

پس میں نے دیکھ لیا جب آپ نے پوری کائنات کو دیکھا تو آپ پوری کائنات پر ناظر ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتیوں کو اور اس کے اعمال کو جانتے ہیں حضرت سعید بن میسب کا عقیدہ

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ'' میں لکھتے ہیں:

حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ غدوۃ وعشیۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت پیش کی جاتی ہے صبح اور شام

فیعر فھم بسیما ھم

پس آپ اپنی امت کے ایک ایک فرد کو اس کے نام سے جانتے ہیں۔

و اعمالھم

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ایک ایک فرد کے اعمال کو جانتے ہیں۔

فلذلك يشهد عليهم' يقول الله تبارك و تعالىٰ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (۷۲)

پس یہی وجہ ہے کہ آپ ان کی گواہی دیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب! تمہیں اُن سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے''۔(کنز الایمان)

مسئلہ حاضر و ناظر کے لیے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک اہم تائیدی حوالہ:

گواہ کے متعلق اچھی خاصی بحث میں نے تقریر کے شروع میں کر دی ہے جو آپ سن چکے ہیں۔ یہاں ایک حوالہ دیوبندیوں کے بڑے مولوی اشرف علی تھانوی کا دیتا ہوں جس میں وہ کہتا ہے کہ بلا مشاہدہ کے یعنی بغیر دیکھنے کے شہادت یعنی گواہی شرعاً جائز ہی نہیں ہے۔

☆......سنو اصل الفاظ کیا ہیں:

''بلا مشاہدہ کے شرعاً شہادت جائز نہیں''۔(۷۳)

تقریر کے شروع میں ہی میں نے کئی دلائل دیئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی گواہی دیں گے۔ تھانوی کے قول کے مطابق گواہی بغیر

مشاہدہ کے یعنی بغیر دیکھنے کے شرعاً جائز ہی نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری امت پر حاضر و ناظر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر اُمتی کے عمل اور فعل سے مطلع ہیں:

جیسا کہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور تابعی حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کا قول مبارک بیان کیا جو ابھی میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ایک ایک فرد کے نام بھی اور کام بھی جانتے ہیں۔ آیئے وہ تو تھا تابعی کا قول مبارک آؤ میں تمہیں جید صحابی رسول سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا فرمان سناتا ہوں تاکہ مزید اتمامِ حجت ہو جائے۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا فرمان ذیشان ہے، آپ فرماتے ہیں:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہو گے

بِمَا عَمِلْتُمْ اَوْ فَعَلْتُمْ (۷۴)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہر ہر فعل پر اور ہر ہر عمل پر گواہ ہوں گے۔

تھانوی کہتا ہے کہ بلا مشاہدہ شہادت شرعاً جائز نہیں تو لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کے ہر ہر عمل پر اور اسکے ہر ہر فعل پر گواہ ہوں گے تو گواہی بلا دیکھے شرعاً جائز نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیں گے گواہی تو ثابت ہوا حضور اپنے ہر امتی کے ہر فعل اور عمل پر حاضر و ناظر ہیں۔

مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق مخالفین کے ایک اعتراض کا مدلل جواب:

یہاں دیوبندی وہابی ایک اعتراض کرتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں ہر ہر امتی کے ہر ہر فعل سے واقف ہیں تو ان پر اعمال پیش کیوں کیئے جاتے ہیں۔ اگر پہلے ہی جانتے ہیں پیش کرنے کا کیا فائدہ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

کرتے ہیں ناں اعتراض، اس کا جواب سنو کیا کہا وہابیوں نے دیوبندیوں نے کہ اگر حضور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہوتے تو اعمال پیش کرنے کا کیا فائدہ سنو اگر ایسے ہی دلائل دیئے جاتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں وہابیوں دیوبندیوں سے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔ اگر اعمال کا پیش کیا جانا حاضر و ناظر نہ ہونے کی دلیل ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

ابوداؤد شریف ''باب فی صوم الاثنین والخمیس'' کے تحت امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث مبارکہ یوں نقل کی ہے کہ مولیٰ اسامہ بن زید سے روایت کیا کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اونٹ تلاش کرنے وادی القریٰ میں گئے۔

کن کے اونٹ تلاش کر رہے تھے؟ حضرت سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے مولیٰ نے ان سے کہا کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ کس لئے رکھتے ہیں؟ حالانکہ آپ (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) بہت ضعیف ہو گئے ہیں؟

حضرت سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین و یوم الخمیس

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

وسئل عن ذلك فقال ان اعمال العباد تعرض يوم الاثنين ويوم الخميس (۷۵)

جب سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندوں کے اعمال جمعرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔

☆......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں الفاظ سے روایت کیا مگر امام ترمذی نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ:

فاحب ان يعرض عملي وانا صائم (۷۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔

ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف کی احادیث سے ثابت ہوا کہ بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ بندوں کے سارے اعمال و افعال کو جاننے والا ہے اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ بذریعہ ملائکہ اعمال یا ویسے اعمال کا پیش کیا جانا یہ لاعلمی یا حاضر و ناظر نہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ شوکتِ حاکمانہ کے اظہار کے لئے ہے ورنہ دیوبندیوں وہابیوں کے اصول سے تو اللہ تعالیٰ بھی حاضر و ناظر نہیں رہے گا۔

☆......ایک اور حدیث شریف سن لو جو کنز العمال نمبر ا (۷۷) مجمع الزوائد نمبر دو (۷۸) حلیۃ الاولیاء نمبر تین (۷۹) مواہب اللدنیہ نمبر چار (۸۰) شرح مواہب اللدنیہ نمبر پانچ (۸۱) خصائص الکبریٰ نمبر چھ (۸۲) اور حجۃ اللہ علی العالمین نمبر سات (۸۳)، کتاب

الفتن نمبر آٹھ (۸۴) آٹھ کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے پوری دنیا کو' کل دنیا کو پیش فرمادیا ہے۔ تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کو دیکھ رہا ہوں''۔

عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس طرح دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا: **کانما انظر الی کفی ھذہ**

''جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں''۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک اس دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک جو کچھ ہوگا اور جو کچھ ہو رہا ہے سب پر حاضر و ناظر ہیں۔

مشکوٰۃ شریف (۸۵) التذکرۃ (۸۶) امام قرطبی کی' المستدرک للحاکم (۸۷) مسند امام احمد (۸۸) خصائص الکبریٰ (۸۹) ان سب کتابوں میں روایت موجود ہے۔ جواب بیان کرنے لگا ہوں۔ یہ حدیث مبارکہ اس لئے پیش کرنے لگا ہوں کہ دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ جی دیکھو اگر ہم پاکستان میں ہوں گے تو انگلینڈ نہیں ہو سکتے۔ اگر انگلینڈ میں ہوں تو پاکستان میں نہیں ہو سکتے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاکستان میں ہوں تو قبر انور میں کون ہوگا جو وہاں قبر اقدس پر حاضر ہوں گے وہ کس کے سامنے اپنی حاجت پیش کریں

گے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت پاکستان میں ہوں گے۔ ایک بندہ ایک وقت میں ایک جگہ ہی ہوسکتا ہے۔ اعتراض سمجھ لیا اب اس کا جواب سنو پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کی وجہ سے مسئلہ تمہیں سمجھ نہ آیا وہ یہ کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر قیاس کرلیا۔ **معاذ اللہ ثم معاذاللہ۔**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وقت میں متعدد جگہ ہونے کا ثبوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث کے حوالے میں بیان کر چکا **رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النھار** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہر کے وقت خواب میں دیکھا:

اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیھا دم

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلود ہیں دست اقدس میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے۔ **فقلت بابی انت وامی**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

ما ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ ولم ازل التیقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت

یہ کیا چیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ اور میں اسے آج اٹھا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس تاریخ اور وقت کو یاد رکھا جب خبر آئی تو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اسی وقت شہید کئے گئے تھے۔

بتاؤ دیوبندیو اور وہابیو! اس حدیث پاک سے تو ثابت ہوا کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ محرم کو میدان کربلا میں خون سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اکٹھا فرما رہے تھے تو قبر انور میں کون تھا؟ ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت متعدد مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال مبارکہ کے کئی سال بعد میدان کربلا میں جلوہ گر ہو سکتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی جہاں چاہیں جس وقت چاہیں جس کے پاس چاہیں جلوہ گری فرما سکتے ہیں۔ صحابی رسول حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تو سوال نہیں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو میدان کربلا میں تشریف لے گئے تھے بعد میں قبر انور میں کون تھا؟ ثابت ہوا صحابی رسول کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں جلوہ گری فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قدرت بخشی ہے کہ آپ بیک وقت مختلف مقامات پر حاضر ہو سکتے ہیں:

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سنو!

گوئید کہ حق تعالیٰ جسد شریف راحالتے و قدرتی بخشیدہ است کہ در ہر مکانی کہ خواہد تشریف بخشد خواہ بعینہ یا بامثال خواہ بر آسمان یا برزمین و خواہ درقبر شریف یا غیروی نیز صورتی دارو باوجود ثبوت۔(۹۰)

ترجمہ: ''اگر کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت و قدرت بخشی ہے کہ جس مکان میں چاہیں جلوہ گر ہو جائیں خواہ بعینہٖ اس جسم سے خواہ جسم مثالی سے خواہ آسمان پر خواہ قبر میں تو درست ہے''۔

دیوبندیو وہابیو! اپنی نورانیت و روحانیت کے ساتھ متمثل ہو کر متعدد جگہوں میں پایا جانا ایسا کمال ہے جو امام الانبیاء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی وراء الوراء ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو بھی حاصل ہے وہ بھی متمثل ہو کر بیک وقت کئی جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔

اس پر بے شمار حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ وقت کی کمی کی بنا پر صرف چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

صحابی کا بیٹا بیک وقت جنت کے سب دروازوں پر ہوگا:

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول کو اپنے بیٹے سے شدت سے پیار تھا۔ قضائے الٰہی سے صحابی رسول کا بیٹا وفات پا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اما تحب ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک (۹۱)

ترجمہ: ''کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت میں جس دروازے پر جاؤ اپنے بیٹے کو وہاں انتظار کرتے ہوئے پاؤ گے''۔

☆...... امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ بطور خرق عادت، مکتسب اجسام متعدد ہوتے ہیں، کیونکہ صحابی کا بیٹا جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا۔

☆...... عظیم محدث ملا علی قاری ''مرقاۃ'' میں باب مایقال عند من حضرہ الموت کے تحت لکھتے ہیں:

ولا تباعد عن الاولیاء حیث طویت لھم الارض وحصل لھم ابدان مکتسبۃ متعددۃ وجدوھا فی اماکن مختلفۃ فی آن واحد(۹۲)

(ترجمہ) ''اولیاء کرام سے یہ بعید نہیں ہے جیسا کہ بطور خرق عادت ان کو طئی الارض (زمین سمٹنا) کا حاصل ہونا اور ان کے مکتسب اجسام متعدد ہوتے ہیں اور ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں میں ہو سکتے ہیں''۔

☆......امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ''سیرتِ حلبیہ'' بھی لکھی ہے۔انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام رکھا: ''تعریف اھل اسلام و الایمان بان محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلوا منہ مکان و لا زمان '' اہل اسلام کو اور اہل ایمان کو بتایا گیا ہے کہ

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جگہ اور زمانہ خالی نہیں ہے۔یہ رسالہ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''جواہر البحار شریف'' جلد دوم میں موجود ہے۔(۹۳)

یحکی عن بعض لاولیاء قدست اسرارھم انھم یرون فی وقت واحد فی عدۃ مواضع۔

(ترجمہ:) ''بعض اولیاء اللہ قدست اسراہم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ایک ہی گھڑی میں متعدد جگہوں پر دیکھے جاتے ہیں''۔

اولیاء کے ایک وقت میں متعدد جگہ پر ہونے کا خود مخالفین کے گھر سے ثبوت:

اب دیوبندیوں کے بڑے ملاں اشرف علی تھانوی کی ''جمال الاولیاء'' سے حوالہ پیش کرتا ہوں جس سے بھی ثابت ہو جائے گا کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ایک نہیں تیس شہروں میں ایک ہی وقت میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

☆......سنو! تھانوی لکھتا ہے: محمد الحضرمی مجذوب کے حالات میں

''کہتا ہے کہ محمد الحضر می مجذوب ابدال میں سے تھے۔آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوئے''۔(۹۴)

پیر کی روح مرید کے ساتھ حاضر و ناظر ہے:

سنو دیوبندی مذہب کا دوسرا گرو رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

وهم مريد بيقين داند كه روح شيخ مقيد بيك مكان نيست

''مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے''۔

پس هر جا كه مريد باشد قريب يا بعيد اگرچه از شخص شيخ دور است اما از روحانيت او دور نيست

(ترجمہ) ''پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ نزدیک ہو یا دور تو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن شیخ کی روحانیت سے دور نہیں ہے''۔

چوں ایں امر محکم داند هر وقت شیخ رابیا ذوارد و ربط قلب پیدا آید و هر دم مستفید بود

''جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہے گا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے گا تو

ربط قلب پیدا ہو جائے گا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہے گا''۔

وچوں مرید در حل واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بقلب

حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند

''اور مرید کو جب کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ

کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا''۔

البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ اور القاء خواهد کرد مگر ربط تام

شرط است (۹۵)

''اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اس کو القاء کردیگی البتہ تام شرط ہے'' (۹۶)

اگر شیخ کامل کا یہ حال ہے کہ دیوبندی ملاں رشید احمد گنگوہی کہتا ہے کہ

شیخ کی روح مرید کے پاس رہتی ہے تو پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا

حال ہوگا؟ وہ کیوں حاضر و ناظر نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں: حضرت ابو العباس مرسی کا عقیدہ:

شیخ ابو العباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں۔ ان کے

متعلق کئی کتابوں میں لکھا ہے کہ ان سے ایک آدمی نے کہا حضرت آپ اپنے ہاتھ سے

میرے ساتھ مصافحہ فرمائیں۔ وہ اس لئے کہ آپ نے بہت سے شہر دیکھے ہیں اور بہت

سے اللہ والوں سے اللہ کے ولیوں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ سنو آگے سے شیخ ابو العباس

مرسی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں: ''واللہ ماصافحت بکفی ھذہ الا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم''۔

''اللہ کی قسم! میں نے اس ہاتھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی سے مصافحہ نہیں کیا''۔

☆......اور شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

لوحجب عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفة عین ماعددت نفسی من المسلمین (۹۷)

''اگر ایک گھڑی کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے غائب ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کروں''۔

خارجیت کا چیلنج:

مولوی ضیاء القاسمی نے کہا ہے کہ بریلویوں کو میرا چیلنج ہے کہ وہ چودہ صدیوں میں سے کسی ایک محدث، کسی ایک عالم، کسی ایک شارح اور کسی ایک بزرگ سے ثابت کردیں کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاضر وناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔ میں آئندہ سے خطاب کرنا چھوڑ دوں گا اور پھر کہا جاؤ مولوی عنایت اللہ سے پوچھو مولوی عنایت اللہ کو کہو کے خدا کا واسطہ زیادہ نہیں صرف ایک مفسر، یا صرف ایک عالم، یا صرف ایک محدث، یا صرف ایک بزرگ، کا حوالہ دے دو خدا کی قسم اگر مولوی حوالہ دے دے میں آئندہ سے منبر پر چڑھنے کو اپنے لئے حرام سمجھوں گا۔ ہے کسی بریلوی میں جرأت کہ وہ حوالہ دکھائے، ہے کسی رضا خانی میں جرأت کہ وہ حوالہ پیش کرے، ہے کسی رضا خاں کے چیلے نے غیرت دودھ پیا تو ثابت کرے مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی نے اس طرح کی بیان بازی اور چیلنج بازی کی ہے جس کے وہ سب لوگ گواہ ہیں جنہوں نے اس کی تقریر سنی ہے۔(۹۸)

حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا چیلنج کو قبول کرنا:

سنو انگلینڈ والو! مجھے ضیاء القاسمی کا چیلنج منظور ہے۔ جاؤ مولوی ضیاء القاسمی کو کہہ دو وہ میرے ساتھ مناظرہ کرلے میں ایک نہیں کئی حوالوں سے ثابت کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ کئی علماء نے، کئی بزرگوں نے، کئی محدثین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر لکھا ہے۔ (۹۹)

قاسمی کا چیلنج اور شیر اہلسنّت کا جواب:

اگر مولوی ضیاء القاسمی کہے کہ میں نے تو تقریر میں چیلنج کیا تھا تم بھی تقریر میں ہی جواب دے دیتے تو میں اس کی ڈیمانڈ (Demand) پر صرف ایک حوالہ بیان کر رہا ہوں۔ دیوبندی بھی بیٹھے ہوں گے حوالہ نوٹ کرلو اور جا کر مولوی ضیاء القاسمی کو بتا دو کہ تیرے چیلنج کا جواب مولوی عنایت اللہ سانگلے والے نے دے دیا ہے۔

شیخ محقق، محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سب کہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔ سنو دیوبندیو! شیخ صاحب اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں:

وبا چندیں اختلافات و کثرت مذاهب که در علماء امت است

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ امت کے علماء میں مذاہب کی بہت کثرت ہے اور ان مذاہب میں بھی بے شمار اختلافات ہیں۔

یك کس را دریں مسئله خلافی نیست

شیخ صاحب کہتے ہیں کہ امت میں بے شمار مذاہب ہونے کے باوجود اور پھر مذاہب میں بھی بے شمار اختلافات ہونے کے باوجود اس مسئلہ میں کسی ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں۔

ہم عرض کرتے ہیں شیخ صاحب! بتاؤ کس مسئلہ میں کسی ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں۔

تو شیخ صاحب! لکھتے ہیں۔

کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توهم تاویل دائم وباقی ست وبر اعمال امت حاضر و ناظر (۱۰۰)

کہ ہمارے حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت حیات کے ساتھ بغیر مجاز کے شائبہ کے اور تاویل کے وہم کے دائم اور باقی ہیں اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے اعمال پر حاضر وناظر ہیں۔

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس حوالہ سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

اول: ایک تو یہ کہ ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں۔

دوم: دوسری یہ کہ ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں کسی ایک عالم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ شیخ صاحب کے حوالے سے مولوی ضیاء القاسمی کے چیلنج کے جواب کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے منکرین دیوبندی، وہابی شیخ صاحب سے بعد کی پیداوار ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کے منکرین وہابیوں، دیوبندیوں کا ہم خیال وہم عقیدہ چودہ صدیوں میں ایک بھی نہیں گزرا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا مقام ومرتبہ:

اب سنو شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کس شان کے مالک

ہیں۔

آپ جب مدینہ طیبہ میں تکمیل حدیث شریف کر چکے تو خواب میں ہمارے پیارے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالحق تم ہندوستان میں چلے جاؤ اور وہاں جا کر علم حدیث کی خدمت کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں۔ شیخ صاحب نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی حضوری کے بغیر میری زندگی کیسے بسر ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالحق تم پریشان کیوں ہوتے ہو۔ تم کو ہر روز زیارت ہوا کرے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر آپ ہندوستان تشریف لائے اور ہر طرف حدیث شریف کا نور پھیلایا۔(۱۰۱)

سنا آپ لوگوں نے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کس شان کے مالک تھے آپ کو ہندوستان علم حدیث شریف کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا۔ جس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود حدیث شریف کی خدمات کے لئے بھیجیں دیوبندیو بتاؤ وہ شرک اور بدعت کی تعلیم دے گا؟ یا حدیث شریف کے علم کا نور پھیلائے گا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جن کو دیوبندی مولوی بھی پ[illegible] مانتے ہیں اور آپ کی شخصیت کو معتبر مانتے ہیں۔(۱۰۲)

الحمد للہ ثم الحمد للہ! فقیر نے تو مولوی ضیاء القاسمی کے چیلنج کا جواب دے دیا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ تو آئندہ منبر پر نہ چڑھ، منبر پر تو چڑھ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حاضر و ناظر کا اقرار کرنے کے لئے نہ کہ انکار کے لئے چڑھ۔

حضرت شیر اہلسنّت کا پوری خارجیت کو چیلنج:

آ ؤاب میں کہتا ہوں جس طرح میں نے شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ثابت کیا کہ امت میں کثرت سے مذاہب ہیں اور ان میں بے شمار اختلافات ہیں لیکن اس مسئلہ میں آج تک کسی ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں۔

اسی طرح مولوی ضیاء القاسمی تو بھی کسی ایک محدث، کسی ایک مفسر، کسی ایک عالم، کسی ایک شارح اور کسی ایک بزرگ کا حوالہ پیش کر چودہ صدیوں میں سے کسی ایک نے لکھا ہو کہ امت میں کثرت سے مذاہب ہیں اور ان میں بے شمار اختلافات ہیں لیکن اس مسئلہ میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر نہیں۔

لیکن جس طرح آج تک کوئی دیوبندی اپنے بڑے گرو رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا (۱۰۳) پر آج تک چودہ صدیوں میں سے کسی ایک بزرگ، کسی ایک محدث، کسی ایک شارح، کسی ایک مفسر، کسی ایک مجتہد اور کسی ایک فقیہ کا قول نہیں بتا سکے کہ کسی نے لکھا ہو کہ کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا۔ اسی طرح مولوی ضیاء القاسمی چودہ صدیوں میں سے کسی ایک محدث، کسی ایک مفسر، کسی ایک عالم، کسی ایک شارح کا قول پیش نہیں کر سکتے جس نے لکھا ہو کہ امت میں سے کثرت سے مذاہب ہیں اور ان میں بے شمار اختلافات ہیں لیکن آج تک کسی ایک شخص کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر نہیں۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ○ (۱۰۴)

☆......☆......☆......☆......☆

حوالہ جات وحواشی

(۱):۔ پارہ: ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت: ٤٦

(۲):۔ پارہ: ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت : ٤٥

(۳):۔ پارہ: ١٤ سورۃ النحل آیت: ۸۹

(۴):۔ پارہ: ٥ سورۃ النسآء آیت:٤١

(۵):۔ پارہ٢٦ سورۃ الفتح آیت :۸

(۶):۔ پارہ: ۲۹ سورۃ المزمل آیت: ١٥

(۷):۔ المنجدصفحہ٥٤٥مطبوعہ دارالاشاعت اردوبازار کراچی۔

(۸):۔ المنجدصفحہ٥٤٥مطبوعہ دارالاشاعت اردوبازار کراچی۔

(۹):۔ راغب اصفہانی: المفردات فی غریب القرآن کتاب الشین صفحہ ٢٦٧ مطبوعہ نورمحمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

(۱۰):۔ قرطبی : التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ : باب کم الشھداء؟ ولم سمی شھیدًا؟ ومعنی الشھادۃ صفحہ ١٧٥ `مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ` پشاور

(۱۱):۔ ابن نجیم: البحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد ٧` صفحہ ٩٣ کتاب الشھادات مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ` کوئٹہ

(۱۲):۔ ابن عابدین: ردالمحتار علیٰ درالمختار کتاب الشھادات جلد ٤` صفحہ ٤١١` مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۱۳):۔ ابوالقاسم القشیری: الرسالۃ القشیریۃ باب فی تفسیر الفاظ تدوربین ھذہ الطائفۃ "الشاھد" صفحہ ١٢٢ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور۔

(۱۴):۔ الخازن:لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن جلد ١`

ص۹۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

(۱۵):۔ پارہ: ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت :۵۵

(۱۶):۔ اسماعیل حقی: روح البیان جلد ۷ صفحہ ۲٦۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

(۱۷):۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح کتاب اسماء اللہ تعالیٰ الفصل الثانی صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۱۸):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب مایقول فی الصلاۃ علی ا لمیت الرقم: ۱۰۲٤ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ دارالاسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابو داؤد: السنن کتاب الجنائز باب الدعا للمیت الرقم: ۳۲۰۱ ص ٦۵۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوازیع الریاض۔

☆۔ ابن ملجہ: السنن ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی الدعا فی الصلاۃ علی الجنازۃ الرقم: ۱٤۹۸ صفحہ ۲٦۵ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ البتریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا الفصل الثانی صفحہ ۱٤٦ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۱۹):۔ البخاری: الصحیح کتاب الحج باب الخطبۃ ایام منیٰ الرقم: ۱۷۳۹ صفحہ ۲۸۰ کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارًا یضرب بعضکم لقاب بعض الرقم: ۷۰۷۸ صفحہ ۱۲۱۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۲۰):۔ البخاری: الصحیح کتاب الجنائز باب الصلاۃ علیٰ لشہید الرقم :۱۳٤٤

صفحه ۲۱۴، ۲۱۵،

كتاب المناقب باب علامات النبوة فى الاسلام، الرقم: ۳۵۹۶، صفحه ۶۰۴

كتاب المغازى باب غزوة احد الرقم: ۴۰۴۲ صفحه ۶۸۴، باب اُحد جبل يحبنا ونحبه الرقم: ۴۰۸۵ صفحه ۶۹۱،

كتاب الرقاق باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيما الرقم: ۶۴۲۶ صفحه ۱۱۱۵، باب فى الحوض الرقم ۶۵۹۰، صفحه ۱۱۴۰ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

☆۔ المسلم: الصحيح كتاب الفضائل باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته الرقم: ۵۹۷۶، ص۱۰۱۵ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

(۲۱):۔ البخارى: الصحيح كتاب الحوض باب قول الله انا اعطينك الكوثر جلد۲، صفحه ۹۷۵ مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى

(۲۲):۔

☆۔ التبريزى: مشكوٰة المصابيح باب الحساب والقصاص والميزان الفصل الاول، صفحه ۴۸۵ مطبوعه اصح المطابع و كارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچى۔

☆۔ ملا على قارى: مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح جلد ۱۰، صفحه ۲۶۴ مطبوعه مكتبه امداديه ملتان۔

(۲۳):۔

☆۔ آلوسى: تفسير روح المعانى جلد ۱۱ صفحه ۲۲۲ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان۔

☆۔ سليمان الجمل: حاشية الجمل على الجلالين، جلد ۶ صفحه ۱۸۰ مطبوعه قديمى كتب خانه، آرام باغ كراچى۔

(۲۴):۔ الخازن: لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد۳،

صفحہ ٥٠٤ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ۔

(۲۵):۔ السیوطی: تفسیر جلالین' صفحہ ٣٥٣ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو۔

(۲۶):۔ بیضاوی: انوار التنزیل و أسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی جلد ٢ صفحہ ١٨٣ مطبوعہ مکتبہ الاحمدی دھلی

(۲۷):۔ الشیخ عبدالحق دھلوی: مدارج النبوۃ باب ھفتم در اسماء شریف آنحضرت جلد١' صفحہ ٢٦٠ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور۔

(۲۸):۔ ﴿یا أیھا النبی انا ارسلناك شاھدا﴾ علی من بعثت الیھم علی تکذیبھم و تصدیقھم (مدارك التنزیل وحقائق التاویل المعروف تفسیر مدارك جلد٣' ص٥٠٤ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

(۲۹):۔شَاهِدًا عَلٰی مَن بُعِثتَ اِلَیهِمْ وَعَلٰی تَکْذِیبِهِمْ وَ تَصْدِیقِهِمْ (ابوالحیان اندلسی: تفسیر البحر المحیط جلد٧ ص٢٣٨ مطبوعہ مطبعۃ السعادتہ مصر

ترجمہ: جن کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہیں ان کی تکذیب اور تصدیق کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہیں۔

(۳۰):۔ والمعنی انا ارسلنك بعظمتنا مقدر شهادتك علٰی اُمتك بتصدیقهم و تکذیبهم تؤدیها یوم القیامة اداء مقبولا قبول قول الشاهد العدل فی الحکم (اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد ٧ صفحہ ٢٣٤' مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاھور

(۳۱):۔ وجئنا بك علٰی هؤلاء ای علی الشهداء من الانبیاء اوعلی امتك من الاصفیاء والاولیاء شهیدا حین یشهدون علی الامم المکذبة بتبلیغ الانبیاء الیهم الرسالة (ملا علی قاری: شرح الشفاء علیٰ هامش نسیم الریاض جلد ١ صفحہ ١٦٥ الفصل الثانی فی وصفه تعالیٰ له بالشهادة مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ' ملتان)

(۳۲):۔ پارہ: ٢٢ سورۃ السبا آیت: ٢٨ .

(۳۳):۔

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المساجد و مواضع الصلاۃ الرقم:۱۱۶۷ ص۲۱۳ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء فی الغنیمۃ الرقم: ۱۵۵۳ صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

(۳۴):۔ پارہ: ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت:۶

(۳۵):۔

☆۔ البخاری: الصحیح کتاب النفقات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الخ الرقم: ۵۳۷۱ صفحہ ۹۵۹

کتاب الفرائض باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالا فلاھلہ الرقم:۶۷۳۱ صفحہ ۱۱۶۲ باب ابنی عم احدھما اخ لُام والاخرزوج الخ الرقم: ۶۷۴۵ صفحہ ۱۱۶۴ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب الفرائض باب من ترک مالا فلورثتہ الرقم: ۴۱۵۷ صفحہ ۷۰۷ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

☆۔ ابوداؤد: السنن کتاب الخراج باب فی ارزاق الذریۃ الرقم: ۲۹۵۴ صفحہ ۶۰۰ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

☆۔ ابن ماجہ: السنن کتاب الاحکام باب من ترک دینا اوضیاعا فعلی اللہ و علی رسولہ الرقم: ۲۴۱۵ صفحہ ۴۳۵ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

(۳۶):۔ آلوسی: تفسیر روح المعانی جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

(۳۷):۔ الشیخ عبدالحق دھلوی: مدارج النبوۃ باب سوم دربیان فضل و شرافت جلد ۱' صفحہ ۸۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور۔

(۳۸):۔ قاسم نانوتوی: تحذیر الناس' صفحہ ۱۰ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارن پور'
ایضاً صفحہ ۱٤ مطبوعہ دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی۔

(۳۹):۔ مجموعۃ التوحید صفحہ٤٦٩ مطبوعہ سعودی عرب۔

(۴۰):۔ البخاری الصحیح کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الاحزاب الرقم: ٤٧٨١ صفحہ ٨٤٠' مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(۴۱):۔ پارہ: ۱۸ سورۃ النور' آیت: ٦١۔

(۴۲):۔ قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی الباب الرابع الفصل الثالث فی المواطن التی یستحب فیھا الصلاۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویرغب جلد ۲' ص٦٩ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور۔

(۴۳):۔ ملا علی قاری: شرح الشفاء' جلد۳ صفحہ ٤٦٤' الباب الرابع مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ' ملتان۔

(۴۴):۔ پارہ: ۸ سورۃ الاعراف' آیت: ٥٦۔

(۴۵):۔ پارہ: ۱۷ سورۃ الانبیآء آیت: ۱۰۷۔

(۴۶):۔

☆۔ البخاری: الصحیح کتاب التعبیر باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام الرقم: ٦٩٩٣ صفحہ ١٢٠٦' مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض۔

☆۔ الھندی: کنزالعمال الباب الرابع فی معایش متفرقۃ الفصل الاوّل فی النوم وآدابہ وأنکارہ' التعبیر والتأویل الرقم: ٤١٤٦٩ جلد ١٥ صفحہ ١٦٣' مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۴۷):۔ الشعرانی: الیواقیت والجواهر جلد ۱ صفحه ۲۳۸ المبحث الثانی والعشرون مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور۔

(۴۸):۔ السیوطی: الحاوی للفتاویٰ جلد ۲' صفحه ٦٦٠ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

(۴۹):۔ السیوطی: الحاوی للفتاویٰ جلد ۲' صفحه ٦٦١ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

(۵۰):۔ آلوسی:تفسیر روح المعانی جلد۱۱' صفحه۲۱٤' مطبوعه دار الکتب العلمیه' بیروت' لبنان۔

(۵۱):۔

☆۔ السیوطی: الحاوی للفتاویٰ صفحه٦٦٣ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

☆۔ آلوسی:تفسیر روح المعانی جلد۱۱ صفحه۲۱٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت،لبنان۔

(۵۲):۔ آلوسی: تفسیرروح المعانی جلد' ۱۱ صفحه ۲۱٤' ۲۱۵' مطبوعه دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان۔

(۵۳):۔ آلوسی: تفسیرروح المعانی جلد۱۱ صفحه۲۱۵' مطبوعه دار الکتب العلمیه' بیروت' لبنان۔

(۵۴):۔ آلوسی: تفسیرروح المعانی' جلد۱۱' صفحه ۲۱٤' مطبوعه دار الکتب العلمیه' بیروت' لبنان۔

(۵۵):۔ الشیخ عبدالحق دهلوی: اشعة اللمعات کتاب الصلوٰة باب التشهد فصل اول جلد۱' صفحه ٤٠١ مطبوعه مکتبه نوریه رضویه سکهر۔

(۵۶):۔ غزالی: احیاء علوم الدین، الباب الثالث فی الشروط الباطنة من اعمال القلب جلد ۱ صفحه ۱٦۱ مطبوعه مکتبه فاروقیه محله جنگی پشاور۔

(۵۷):۔ ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری، باب التشهد فی

الآخرة جلد ۲ صفحه ٤٥٨ مطبوعه مصطفی البابی الجلی مصر۔

(۵۸):۔ امام عینی:عمدة الباری شرح صحیح البخاری کتاب الاذان باب التشهد فی الآخرة جلد ٦ صفحه ١٥٩ مطبوعه مكتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

(۵۹):۔ زرقانی: شرح مواهب اللدنیه جلد ١٠ صفحه ٣٨٢ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان۔

(٦٠):۔ قسطلانی: مواهب اللدنیه الباب الاوّل، الفصل الثالث الفرع الثالث عشر: فی ذکر تشهده صلی الله علیه وسلم جلد ٣ صفحه ١٥٩ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

(٦١):۔ صدیق حسن خان بھوپالی: مسلك الختام شرح بلوغ المرام جلد ١ صفحه ٤٦٠ باب صفة الصلوٰة مطبوعه المکتبة الاثریه سانگله هل۔

(٦٢):۔ الشیخ امام احمد رضا: حدائق بخشش حصه اوّل صفحه ٥٢ مطبوعه پروگریسو بکس ٤٠ بی اُردو بازار لاهور

(٦٣):۔ حسین علی واں بھچروی: بلغة الحیران فی ربط آیات الفرقان صفحه ٣٣٧ مطبوعه مکتبه اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاهور

(٦٤):۔ اسماعیل دهلوی: صراط مستقیم فارسی صفحه ٨٦ مطبوعه المکتبه السلفیة شیش محل روڈ لاهور

(٦٥):۔ اسماعیل دهلوی: صراط مستقیم مترجم صفحه ٩٧ مطبوعه کتب خانه رحیمیه دیوبند (یوپی)

ایضاً ص١٦٩ مطبوعه اسلامی اکیڈمی ١٧ اردو بازار لاهور

(٦٦):۔ محمودالحسن گنگوهی: مرثیه صفحه ٧ مطبوعه کتب خانه رحیمیه دیوبند

(٦٧):۔

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعة باب هلاك هذه الأمة

بعضھم ببعض الرقم ۷۲۵۸ صفحہ ۱۲۵۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ قسطلانی: المواھب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۹۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان۔

☆۔ الھندی: کنز العمال الرقم: ۳۱۳۷۳ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ کتاب الفتن فصل فی متفرقات الفتن الرقم: ۳۱۷۵۸ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۵ کتاب الفضائل الباب الاوّل فی فضائل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسمائہ وصفاتہ للبشریۃ الفصل الاوّل فی معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبارہ بالغیب مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

☆۔ احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۲۵۱۵ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان۔

☆۔ البیھقی دلائل النبوۃ الرقم: ۲۹۵۱ جلد۲ صفحہ ۴۶۱ مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الفتن والملاحم الرقم : ۸۵۶۲ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان۔

☆۔ التبریزی: مشکوۃ المصابیح باب فضائل سیّد المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی الفصل الاوّل صفحہ ۵۱۲ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح کتاب الفتن باب ماجاء فی سوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثافی اُمتہ الرقم: ۲۱۷۶ صفحہ ۶۵۸ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتواریخ الریاض۔

☆۔ الھیثمی: مجمع الزاوائد باب فی قولہ تعالیٰ اویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس الرقم: ۱۱۹۶۵، جلد۷ صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان۔

☆۔ ابوداؤد:السنن کتاب الفتن باب ذکر الفتن ودلائلها الرقم:٤٢٥٢صفحه ٨٣٨مطبوعه دار السلام للنشر والتواريخ الرياض۔

☆۔ القضاعی:مسند الشهاب الرقم:١١١٣جلد٢صفحه١٦٦مطبوعه دار الرسالة العالميه دمشق۔

☆۔ قاضی عیاض مالکی:الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ الفصل الرابع والعشرون ماأطلع عليه من الغيوب جلد١ صفحه ٢٩٤مطبوعه وحیدی کتب خانه پشاور۔

(٦٨):۔ الترمذی: الجامع الصحيح ابواب تفسير القرآن من رسول الله صلى الله عليه وسلم باب سورة صفحه الرقم: ٣٢٣٤ صفحه ٩٥٩ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

(٦٩):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحيح ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب سوره صفحه الرقم: ٣٢٣٤ صفحه ٩٥٩ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

☆۔ المنذری:الترغيب والترهيب ،باب لترغيب فی صلوٰة الجماعة وماجاء فيمن خرج يريدالجماعة فوجد الناس قدصلوا جلد١صفحه١٥٩مطبوعه مکتبه رشيديه سرکی روڈ کوئٹه۔

(٧٠):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحيح ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب سورة صفحه الرقم: ٣٢٣٣ صفحه ٩٥٨ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

☆۔ ابن قانع:معجم الصحابه باب العين الرقم:٨٦جلد٢صفحه٣٧مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت،لبنان۔

☆۔ دارمی:السنن ،كتاب الرؤيا،باب فی رويته الرب تعالیٰ فی النوم الرقم :

۲۱٤۹ جلد۲ صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(۷۱):۔

☆۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح ،باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، الفصل الثالث صفحہ ۷۲ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب سورۃ صفحہ الرقم: ۳۲۳۵' صفحہ ۹۵۹ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

☆۔ ابن کثیر:تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیرالرقم: ۵۷٦۷ جلد۵ صفحہ۳۹۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

☆۔ احمد بن حنبل:المسند الرقم: ۲۲۱۷۰ جلد۵ صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت،

(۷۲):۔ قرطبی: التذکرۃ فی احوال الموتی وامورالآخرۃ باب ماجاء فی شہادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اُمتہ صفحہ۲۵۷ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور

(۷۳):۔ اشرف علی تھانوی: الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ جلد۲' صفحہ ۱٤۷ ملفوظ نمبر ۲۵٦ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

(۷٤):۔ طبری:جامع البیان عن تأویل آی القرآن المعروف بہ تفسیر طبری جلد۱ صفحہ۷٤۷ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ۔

(۷۵):۔ ابو داؤد:السنن، کتاب الصیام، باب فی صوم الاثنین والخمیس الرقم: ۲٤۳٦ 'صفحہ ٤۹۳' صفحہ ٤۹٤ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(۷٦):۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس الرقم: ۷۴۷ صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۷۷):۔ الھندی: کنز العمال الرقم: ۳۱۸۰۷ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۰، الرقم: ۳۱۹۶۸ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۹ جلد ۱۱، الفصل الثالث فی فضائل متفرقۃ تنبئ عن التحدیث بالنعم وفیہ ذکر نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۷۸):۔ الھیثمی: مجمع الزوائد باب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمغیبات الرقم: ۱۴۰۶۷ جلد ۸ ص ۳۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(۷۹):۔ ابی نعیم: حلیۃ الاولیاء ترجمۃ الباب: ۳۳۸ حدید بن کریب جلد ۶ صفحہ ۱۰۷، الرقم: ۷۹۷۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

(۸۰):۔ قسطلانی: المواھب اللدنیہ، المقصد الثامن، الفصل الثالث فی أنبائہ صلی اللہ علیہ وسلم بالأنباء المغیات جلد ۳ صفحہ ۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۸۱):۔ زرقانی: شرح مواھب اللدنیہ، المقصد الثامن الفصل الثالث فی انبائہ صلی اللہ علیہ وسلم بالانباء المغیبات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۸۲):۔ السیوطی: خصائص الکبریٰ، ذکر المعجزات فیما اخبر بہ من الکوائن بعدہ فوقع کما اخبر جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور۔

(۸۳):۔ النبھانی: حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین الباب السابع الفصل الاول فی اخبارہ بالمغیبات الواقعۃ قبل الاخبار او بعدہ الخ صفحہ ۳۳۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

(۸۴):۔

☆۔ نعیم بن حماد: الفتن ماکان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

التقدم ومن اصحابه فی الفتن التی هی کائنة الرقم: ۲ جلد۱ صفحه ۱۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت،

☆۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد۴ ص۱۵ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

(۸۵):۔ التبریزی: مشکوٰة المصابیح، باب مناقب اهل بیت، الفصل الثالث صفحه ۵۷۲ مطبوعه اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۸۶):۔ قرطبی: التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة، باب ماجاء فی بیان مقتل الحسین رضی الله عنه ولارضی عن قاتله صفحه ۴۷۴، ۴۷۵ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور

(۸۷):۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب التعبیر الرؤیا الرقم: ۸۳۶۸ جلد۵ صفحه ۳۱۲ مطبوعه دار الفکر بیروت، لبنان۔

(۸۸):۔ احمد بن حنبل: المسند الرقم ۲۵۵۳: صفحه ۲۱۸ مسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما مطبوعه بیت الافکار الدولیة ۔

(۸۹):۔ السیوطی: خصائص الکبریٰ باب اخباره صلی الله علیه وسلم بقتل الحسین رضی الله عنه جلد۲ ص۲۱۴ مطبوعه المکتبة الحقانیه محله جنگی پشاور۔

(۹۰):۔ الشیخ عبدالحق دهلوی: مدارج النبوت قسم چهارم وصل حیات الانبیاء جلد۲ صفحه ۴۵۰ مطبوعه النوریه الرضویه پبلیشنگ کمپنی لاهور

(۹۱):۔

☆۔ التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب البکاء علی المیت الفصل الثالث مطبوعه اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

☆۔ ملاعلی قاری: مرقاة المفاتیح جلد۴ صفحه ۱۰۹ مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان

(۹۲):۔ ملا علی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب الجنائز جلد ٤، صفحہ ١١٥ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈکوئٹہ۔

(۹۳):۔ النبہانی:جواھر البحار جلد٢ صفحہ١٤٣تا١٥٩ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان۔

(۹۴):۔ اشرفعلی تھانوی: جمال الاولیاء صفحہ ١٨٨، مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

(۹۵):۔ رشید احمد گنگوھی: "امداد السلوک" فارسی صفحہ ٩ مطبوعہ ساڈھور۔

(۹۶):۔ عاشق الٰھی میرٹھی: ارشاد الملوک ترجمہ "امداد السلوک" صفحہ ٦٧، ص٦٨ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاھور

نوٹ: گنگوہی کی فارسی عبارت کا اردو ترجمہ دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کا ہی پیش کیا جارہا ہے تا کہ حجت رہے۔(نقشبندی)

(۹۷):۔ السیوطی: الحاوی للفتاویٰ ص ٦٦٤ مطبوعہ، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۹۸):۔ فاتح فرق باطلہ حضرت شیر اہلسنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۷۹ء میں تبلیغ دین اور دیوبندی مولویوں (مولوی خالد محمود، مولوی غلام اللہ خان اور مولوی ضیاء القاسمی) نے جواپنے خطبات سے فضا کو مکدر کیا تھا اس کے ازالے کے لئے عوام وخواص اہلسنت کی بھرپور خواہش پر جون کے مہینے میں انگلینڈ(England)تشریف لے گئے۔
اسی دوران مولوی ضیاء القاسمی نے ایک جلسہ میں یہ چیلنج کیا تھا جس کا منہ توڑ جواب حضرت شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا۔از نقشبندی

(۹۹):۔ (تبصرہ)۔مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی کو پوری زندگی حضرت شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مناظرہ کرنے کی جرأت نہ ہوسکی اور یوں مولوی مذکور حضرت شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے مقروض ہوکر آنجہانی ہوگئے۔

(۱۰۰):۔ الشیخ عبدالحق دھلوی: اخبار الاخیار مع مکتوبات، صفحہ ١٥٥،

طباعت اول ۲۰۰۹ء مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور

(۱۰۱):۔

☆۔ ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیوبندی: عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، صفحہ ۲۵٦–۲۵۷ اشاعت اگست ۲۰۱۰ء، ناشر عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاھور۔

☆۔ محمد اسحٰق ملتانی دیوبندی: برکات درود شریف کے حیرت انگیز واقعات، صفحہ ۲۹٤–۲۹۵، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان۔

(۱۰۲):۔

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' عبدالرشید نعمانی نے لکھا ہے:

''اکابر علماء دیوبند جن حضرات علماء کی طرف انتساب میں فخر محسوس کرتے ہیں ان میں شیخ اجل عبدالحق محدث دہلوی''۔

(عبدالرشید نعمانی: یزید کی شخصیت اھل سنت کی نظر میں، صفحہ ۱۸۱، اشاعت ۲۰۰۱ء، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام ناظم آباد مینشن ناظم آباد کراچی)

☆۔ مولوی اسحٰق ملتانی دیوبندی (مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'') نے لکھا ہے۔

''شیخ محدث کا بلند مقام علم حدیث کی وجہ سے ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امتیازی رنگ دے دیا تھا۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے بے پناہ عشق تھا۔ دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ) میں جب داخل ہوتے تو برہنہ پا ہو جاتے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنت اور حدیث کی خدمت کی شکل میں بڑا نمایاں ہے۔ چنانچہ شیخ نے اسلامی ہندوستان کی پہلی مبسوط سیرت نبویؐ ''مدارج النبوۃ'' کے عنوان سے کوئی بارہ سو صفحات میں ترتیب دی۔ جذب القلوب فی دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مدینۃ النبیؐ کی تاریخ ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے یہ وہ

کارنامے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق وعقیدت کی نایاب مثال ہے۔"

(شمع رسالت اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، صفحہ ۲۰۵–۲۰۶، بار دوم دسمبر ۲۰۱۰، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ فوارہ چوک ملتان)

☆۔ دیوبندی مسلک کے "متکلم الاسلام" مولوی الیاس گھمن نے "گیارہویں صدی ہجری علماء و سلاطین" عنوان کے تحت لکھا ہے:

"گیارہویں صدی ہجری میں بھی برصغیر کے اندر اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے دو طبقے سرگرم تھے!

طبقہ اولیٰ:

ان میں سے پہلا طبقہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ، وفات ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت محرم ۹۵۸ھ، وفات ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ)......

جیسے اہل السنۃ علماء وصوفیاء کرام کا تھا، جو دعوت وتبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان وایقان کے تحفظ کا سامان فراہم کر رہے تھے"۔

(فرقہ اہلحدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ ۱۶–۱۷، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

☆۔ مولوی عبدالرؤف منوری (فاضل جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) نے لکھا ہے:

"محدث عظیم مسند الہند علامہ عبدالحق محدث دہلوی"

(بزم بنوری کی یادگار تقریریں صفحہ ۱۸ مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

(۱۰۳):۔

☆۔ رشید احمد گنگوہی: فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم، صفحہ ۱۳۰، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی،

☆۔ تالیفات رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۴۸۹، مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور۔

(۱۰۴):۔ پارہ: ۱، سورۃ البقرۃ، آیت: ۲٤

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ (کنزالایمان)

☆......☆......☆......☆......☆

تقریر نمبر 3:

صداقتِ مسلکِ اہلسنّت

خطبه

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینه و نستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیه
و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهدہ اللہ فلامضل
له ومن یضلله فلا هادی له ونشهدان لا اله الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له
ونشهدان سیدنا و مولٰنا و کریمنا ورؤوفنا و حبیبنا و محبوبنا و حبیب
ربنا و محبوب ربنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثناوغیثناومعیننا وعوننا
ووکیلنا و کفیلنا و شفیعنا و شفاء نا وملجاء ناوماًوٰنا وقرتنا و قرة
عیوننا و قرة ابصارنا وقرة اجسادنا وقرة ارواحنا وقرة قبورنا و قرة
قلوبنا وقرةصدورنا و نورنا و نور قبورناو نور قلوبنا ونور صدورناو
نوروجودنا ونورابصارناو نور عیونناونوراجسادنا ونورارواحنا
ونوردیننا ونورایماننا ونور اسلامنا ونورحشرناونورنشرناونورعرش
ربنا و نور کرسی ربنا ونور ربنا و نورقلم ربناونور سموات ربنا
ونورارض ربناونور جنات ربنا ونورذات ربنا محمدا عبدہ ورسوله،
یارسول الله انت نور ذات ربنا ، انت مَالكُ مُلكِ ربنا باذن ربنا سیدنا
و مولانا محمد صلی اللّٰہ علیه وآله وصحبه و بارَكَ وسلّم ۔ امابعد!

فاعوذبالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا٥

میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک چوم کر اگر بندہ آنکھوں سے لگائے تو اس کے دوسو سال کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا حوالہ دیتا ہوں۔ میری عادت ہی نہیں کہ:

بغیر حوالہ کے بات کروں۔ سنیے اور نوٹ کر لیجئے۔

حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ کی شان:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں ستر سے زائد مرتبہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی۔ امام جلال الدین سیوطی۔ سب کہو رحمۃ اللہ علیہ پتا ہے امام سیوطی کتنی بڑی شان والا محدث ہے؟

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں فرماتے ہیں:

کتاب اس وقت میرے پاس نہیں ہے لیکن الحمدللہ عبارت مجھے یاد ہے اگر ایک حرف بھی آگے پیچھے ہوا تو میں ذمہ دار ہوں:

وقداخبرني الشيخ الصالح عطية الابناسي والشيخ الصالح قاسم المغربي المقيم في تربة الامام الشافعي رضي الله تعالىٰ عنه والقاضي زكريا الشافعي انهم سمعوا

''اور مجھے شیخ عطیہ الابناسی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر (کے پاس) مقیم شیخ صالح قاسم المغربی اور قاضی زکریا الشافعی نے بیان کیا ہے'' کہ

الشيخ جلال الدين السيوطي رحمة الله عليه يقول:

''انہوں نے الشیخ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے'' کہ:

رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیقظة بضعا و سبعین مرة

''میں نے بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ اوپر ستر بار زیارت کی ہے''۔

وقلت له فی مرة منها: هل انا من اهل الجنة یارسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ فقال: نعم

''ان میں سے ایک دفعہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا میں اہل جنت میں سے ہوں'' یعنی میں جنتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یعنی تو جنتی ہے''۔

فقلت: من غیر عذاب یسبق فقال: لك ذلك (۱)

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عذاب دیئے بغیر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لئے یہی ہے مطلب کیا ہے کہ تو بغیر حساب بغیر عذاب دیئے جنت میں جائے گا''۔

پتہ چلا ہے کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ہے:

انگوٹھے چومنے کی فضیلت پر ایک روایت سے نفیس استدلال:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سنو ایسی شان کا مالک محدث لکھتا ہے ''الخصائص الکبریٰ'' جلد پہلی امام سیوطی لکھتے ہیں:

عن وهب قال: کان فی بنی اسرائیل رجل عصی الله مائتی سنة ثم مات فاخذوه فالقوه علی مزبلة

''حضرت وہب سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک خدا کی نافرمانی کی یعنی دوسو سال تک گناہ کرتا رہا۔ پھر جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے پکڑ کر رُوڑی (گندگی کے ڈھیر) پر پھینک دیا''۔

فاوحی اللہ الی موسیٰ ان اخرج فصل علیه

''اللہ تعالیٰ نے وحی کر کے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلدی جاؤ اس شخص کو روڑی سے اٹھا کر اس کی نماز جنازہ ادا کرو''۔

قال یارب: بنو اسرائیل شهدوا انه عصاك مائتی سنة فاوحی اللہ الیه: هکذا کان الاانه کان کلما نشر التوراة

''حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: اے رب تعالیٰ بنی اسرائیل والے کہتے ہیں کہ اس نے دوسو سال تک تیری نافرمانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر وحی فرمائی اور فرمایا: اے موسیٰ! واقعی وہ شخص ایسا ہی تھا لیکن جب وہ تورات کو پڑھنے کے لئے کھولتا''۔

ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیه وسلم قبله ووضعه علی عینیه وصلی علیه

''اور اس کی جب اسم گرامی ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑتی تو وہ اسے چومتا اور اسے اٹھا کر اپنی آنکھوں پر لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا تھا''۔

فشکرت له ذلك و غفرت ذنوبه وزوجته سبعین حوراء(۲)

(ترجمہ) ''تو میں نے اس کے اس عمل پر کہ جب بھی وہ تورات پڑھتا اور اس

کی نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑتی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مقدس کو چومتا اور آنکھوں پر لگا کر درود شریف پڑھتا اس عمل کی وجہ سے میں نے اس کے سب گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور ستر حوروں سے اس کا نکاح بھی کر دیا ہے"۔

نام اقدس کو چوم کر آنکھوں پر رکھنے سے عیسائی بخشا گیا۔ مسلمان پر انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اب پتا چلا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنا مقبول عمل ہے کہ دو سو سال کا نافرمان اور گناہ گار بخش دیا جاتا ہے۔ اور وہ تھا بھی عیسائی تو اگر کوئی مسلمان بھی ہو اور پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی جو بارش ہو گی اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

غیروں کے گھر سے گواہی:

اسی روایت کا پنجابی میں ترجمہ و مطلب وہابیوں کے مشہور و معروف مولوی عبدالستار نے یوں کیا ہے۔ حوالہ نوٹ کر لو "اکرام محمدی" ص ۴۸

سن میں حب نبی داتیں نوں تھوڑا ذکر سناواں
جویں کتابوں معلم ہو یا پیش حضور لیاواں
حکم رسالت جد موسیٰؑ نوں امر کیتا رب سائیں
بخش کیتی تورات مبارک نبی پیارے تائیں
سی اک فاسق اوس زمانے عمل خراب کماوے

غفلت عمر گئی سو برساں راوی ذکر لیاوے
لوگ پیار نوں ٹورن اس دا موجب عمل خطایاں
رہن بیزار ہمیشہ اس تھیں ویکھن جد بریایاں
آخر فوت ہویا جد اس دی ختم حیاتی ہوئی
نال محبت وقت نزعدے کول نہ آیا کوئی
ترے دن رہ گیا مردہ اس دا حال خراب نمانا
حضرت موسیٰؑ نوں سرکاروں آیا حکم ربانا
بہت ہوئی ہن دفن کرایو ساڈے دوست تائیں
ہو حیران پیغمبر رب دا بولے حمد ثنائیں
میت اوپر حاضر ہویا کیتی جلد تیاری
دفن کفن کر وچہ سرکارے ادبوں عرض گزاری
کویں تساڈا دوست بنیاں ایسا درجہ پائیا
جس پاروں ایہ دوست ساڈا آپ تساں فرمایا
امر ہویا جد اُپر تساڈے اساں تورات اتاری
سن کر صفت حبیب میریدی اس نوں لگی پیاری
نام محمد سن کر ادبوں بہت خوشی وچہ آیا
اساں محباں ولیاں اندر نانواں درج کرایا
بخش دتا اساں راضی ہو کر رحمت شاہ ابراراں
ستر حوراں خدمت اندر بخشیاں خدمت گاراں (۳)

خالد محمود نے کہا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا کس کی سنت ہے؟ کہاں لکھا ہے؟ یہ بدعت ہے حرام ہے۔ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول افضل بعد الانبیاء بالتحقیق کی سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چوم کر آنکھوں پر لگانے والے کو شفاعت مصطفیٰ نصیب ہوگی خواہ وہ گناہگار ہی ہو:

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہی اپنی ایک دوسری کتاب ''انیس الجلیس'' میں لکھتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح یداہ علی اسمی محمد ثم قبل یدہ بشفتیہ ثم مسحہ علی عینیہ۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا نام محمد سن کر اپنے ہاتھوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا وہ اپنے رب کو اس طرح دیکھے گا جیسے نیک لوگ دیکھیں گے''۔

وینال شفاعتی ولو کان عاصیا (۴)

''اور میری شفاعت اس کو نصیب ہوگی اگرچہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو''۔

انگوٹھے چومنے کے ثبوت اور فضیلت پر حدیث شریف:

علامہ اسمعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

در محیط آوردہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بمسجد درآمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ عنہ دربرابر آنحضرت نشستہ بود

''محیط میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ فرما ہوئے اور مسجد کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے''۔

بلال رضی اللہ عنہ برخاست و باذان اشتعال فرمود چون گفت اشھدان محمد رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہردو ناخن ابھا مین خود رابر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قرۃ عینی بك یارسول اللہ۔

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھے اور اذان دینا شروع کی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اشھدان محمد رسول اللہ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی دونوں آنکھوں پر لگائے اور پڑھا قرۃ عینی بك یارسول اللہ (یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا نام سن کر انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے ابوبکر کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئی ہیں)''

چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ یاابابکر ہر کہ بکنداین چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناھان جدید او ر اقدیم۔ اگر بعد بودہ باشد اگر بخطا(۵)

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! میرا نام سن کر جو کوئی بھی تمہاری طرح کرے گا (یعنی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس آئے گا سن کر انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگا کر کہے گا

قرۃ عینی بك یارسول اللہ

اس کے اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اگر چہ وہ گناہ جان

بوجھ کر کیے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے والے لئے شفاعت حلال ہوگئی:

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ''المقاصد الحسنہ'' میں لکھتے ہیں کہ:

مسح العینین أنملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قولِ المؤذن: أشهدُأن محمدا رسول اللّٰهِ مع قوله: أشهد أن محمدًا عبدُهٗ و رسولُهٗ رضیتُ باللّٰه ربّاً و بالاسلامِ دیناً و بمحمدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم نبیاً۔

مؤذن سے اشهدان محمدا رسول اللّٰه سن کر شہادت کی انگلیوں کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر اور یہ دعا پڑھنا

اشهدان محمداً عبده ورسوله رضیت باللّٰه وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللّٰه علیه وسلم نبیا

ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق

''اس روایت کو امام دیلمی نے ''الفردوس'' میں حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے''۔

أنه لما سمع قول الموذن (أشهدأن محمداً رسول اللّٰه) قال هذا و قبل باطن الأنملتین ومسح عینیه فقال صلی اللّٰه علیه وسلم من فعل مثل مافعل خلیلی فقد حلّت علیه شفاعتی (٦)

(ترجمہ) ''جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو اشهدان

محمدا رسول اللہ کہتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھی اور دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں کو جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں پر لگائے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا کہ میرے پیارے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو گئی"۔

یہ تو سن لیا انگلینڈ والو! تم نے کے کہاں لکھا ہے اور کس کی سنت ہے۔ اب سنو جس عمل کو اس ملاں نے حرام اور بدعت کہا ہے اس کے متعلق آئمہ محدثین آئمہ مفسرین آئمہ فقہا نے کیا لکھا ہے۔ دیوبندیو سنو اور ڈوب مرو۔

آئمہ محدثین کی رائے اس مسئلہ میں کیا ہے۔ پہلے صرف ایک محدث کا قول بیان کرتا ہوں۔ پھر آئمہ مفسرین میں سے ایک کا قول اور پھر آئمہ فقہاء کی آراء اس مسئلہ میں بیان کروں گا۔

انگوٹھے چومنا حضرت ابوبکر صدیق کی سنت سے ثابت ہے اس لیے عمل کے لیے کافی ہے حضرت ملا علی قاری کا موقف:

عظیم محدث امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"واذا ثبت رفعه على الصديق فيكفى العمل به لقوله عليه الصلاة والسلام: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين"۔(۷)

"اور جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک عمل ثابت ہو گیا تو عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ: میں تم پر اپنی اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم کرتا ہوں"۔

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ انگوٹھے چومنے کو سنت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ کہہ رہے ہیں لیکن یہ مولوی خالد محمود کہتا ہے کہ حرام ہے' بدعت ہے۔ اب بتاؤ اس چودھویں صدی کے ملاں کی بات درست ہے یا اس محدث عظیم امام ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) کی بات درست جن کو ان کے اپنے مولویوں نے بھی امام' محدث وغیرہ مانا ہوا ہے (۸)

اسی طرح عظیم مفسر علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں کہ:

یستحب أن یقال عند سماع الأولی من الشهادة الثانیة صلی الله علیك یارسول الله وعند سماع الثانیة قرة عینی بك یارسول الله ثم یقال: اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابها مین علی العینین (۹)

''پہلی شہادت سننے کے وقت پر **صلی الله علیك یارسول الله** اور دوسری شہادت کے وقت **قرة عینی بك یارسول الله** کہنا مستحب ہے۔ پھر انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور: **اللّٰهم متعنی بالسمع والبصر** کہے''۔

وقت کی قلت کی وجہ سے صرف ایک قول پر اکتفا کرتا ہوں۔ ثابت ہوا کہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا حرام یا بدعت نہیں بلکہ مستحب عمل ہے۔

اسی طرح فقہاء کی بھی اس مسئلہ میں یہی رائے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی سن کر انگوٹھے چومنے والے کو حضور جنت میں لے جائیں گے:

حضرت امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلی الله علیك یارسول الله وعندالثانیة منها قرت عینی بك یارسول الله ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفرالابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائد اله الی الجنة (۱۰)

(ترجمہ) ''مستحب یہ ہے کہ پہلی بار اشهدان محمدا رسول الله سنتے وقت

صلی الله علیك یارسول الله

اور دوسری شہادت سنتے وقت

قرة عینی بك یارسول الله کہے۔

پھر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھ کر کہے

اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر کہے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے والا حضور کے ساتھ جنت میں جائے گا

حضرت امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف:

تھوڑے اختلاف سے اسی مفہوم کی عبارت امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حاشیہ طحطاوی علی المراقی الفلاح'' میں بھی نقل کی ہے۔ جس میں بھی ''انه یستحب '' کے الفاظ ہیں (۱۱)

اتنی بحث سے ثابت ہوا کہ انگوٹھے چومنے کا عمل مستحب ہے نہ کہ حرام و بدعت۔ یہ حرام و بدعت کا قول چودھویں صدی کے پیدا شدہ مذہب کا ہے۔

مولوی خالد محمود سے ایک مطالبہ:

پرانے بزرگوں کا قول مستحب اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت میں سے ہے۔ ہمارا عقیدہ و عمل وہ ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تھا جو امام سیوطی امام ملا علی قاری، امام اسماعیل حقی امام سخاوی امام دیلمی امام ابن عابدین شامی اور امام طحطاوی کا ہے۔ بتا خالد محمود حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور یہ سب بزرگ جن کے حوالے میں دے چکا سب بدعتی اور حرام کام کرتے رہے اور حرام اور بدعت عمل کو مستحب عمل کہتے رہے۔ یہ تجھ پر میرا قرض ہے اس کا جواب دے اگر تیری رگوں میں حلال کا خون ہے ویسے بھی جس کی رگوں میں حلال کا خون ہو وہ اس طرح اکابرین امت پر بکواس نہیں کرتا۔

ایک عاشق مجازی کا واقعہ اور مخالفین کے لئے لمحہ فکریہ:

واقعہ آپ سنتے رہتے ہیں مجنوں لیلیٰ کا مجنوں نے لیلیٰ کی گلی سے آنے والے کتے کے پیر چومے کس چیز نے مجنوں سے لیلیٰ کی گلی سے آنیوالے کتے کے پیر چموائے؟ وہ تھی لیلیٰ کی محبت مجنوں کی لیلیٰ سے محبت مجازی ہے۔ مجنوں کا لیلیٰ سے عشق عشق مجازی ہے مجنوں کے عشق مجازی محبت مجازی کا یہ حال ہے کہ جو کتا اس کے محبوب کی گلی سے گزر ہی آیا ہے مجنوں عشق مجازی سے مجبور ہو کر اس کے قدم چوم رہا ہے۔ یاد رکھو انگلینڈ والو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محبوب مجازی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محبوب حقیقی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رب کے بھی محبوب ہیں۔ ایک عاشق مجازی تو اپنے معشوق و محبوب کے نہیں اس کی گلی سے جو کتا گزر آئے اس کے قدم چومے اور اسے کوئی عیب نظر نہ آئے بلکہ وہ فخر محسوس کرے لیکن آج کا جعلی عاشق جب کوئی حقیقی

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب حقیقی کی گلی سے گزر کے آنیوالے کتے کے تو در کنار خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس کے محبوب حقیقی ہیں کے نام اقدس کو چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے تو انگریز کا چاکر اور گاندھی کا چیلہ پھر بھی فتویٰ بدعت وحرام لگائے تو وہ ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت ملاّ جامی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

سگ را کاش جامی نام بودے

کہ آمد برزبانت گاھے گاھے (۱۲)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کتے کا نام جامی رکھ دو۔

یہ کون کہہ رہا ہے؟ (علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتے ہوں گے جامی یہ تو نے کیا کیا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کا کتا اپنے آپ کو کہہ دیا تو تو اشرف المخلوقات ہے۔ اولیاء اللہ اپنی ذات کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے کتے سے نسبت دینا بھی اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔ یہ بارگاہ بڑی اعلیٰ بارگاہ ہے۔ اس بارگاہ کا ادب اگر سیکھنا ہے تو اولیاء اللہ کی تعلیمات سے سیکھو۔ ان ملوانوں اور جاہلوں اور بے ادبوں کے پاس کیا رکھا ہے۔ جن کو خود بارگاہ رسالت کے آداب کا علم نہیں وہ تمہیں کیا بتائیں گے۔

آج میں اپنی گفتگو اس موضوع پر کروں گا کہ ہمارا نبی پاک کو ماننا کیسا ہے اور ان لوگوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا کیسا ہے۔ ہمارے ماننے میں اور ان کے ماننے میں کیا فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ (۱۳)

(ترجمہ) ''اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اسکے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی''۔ (کنزالایمان)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ

(ترجمہ) ''اور جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے''۔

عرض کیا یا اللہ کب مخالفت کرے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

(ترجمہ) ''بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا''

عرض کیا: مولا کریم بس فرمایا: نہیں ابھی اور بھی ہے فرمایا:

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(ترجمہ) ''اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے''

یعنی جو طریقہ مسلمانوں کا چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے جدی پشتی نسل در نسل جو مسلمانوں کا طریقہ آرہا ہے اس کی مخالفت کرے۔

کتنی مخالفتیں کرے؟ دو

کون کون سی؟ پہلے نمبر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے نمبر پر مسلمانوں کے طریقہ کی

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

(ترجمہ) ''ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے یعنی اس کو اپنی بارگاہ سے رد کر دیں گے''۔ آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ

(ترجمہ) ''اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۝

(ترجمہ) '' اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی جہنم جو بری جگہ ہے پلٹنے کی'' یہ کس کا ٹھکانہ ہے کس کا؟ جو مخالفت کرے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کے طریقہ کی۔

اگر میرا یہ اصول یاد رکھو گے جو میں نے قرآن مجید کی آیت سے ابھی آپ کے سامنے بیان کیا تو ان شاء اللہ قبر تک کام آئے گا۔

اہلسنّت کے بزرگوں نے کافروں کو مسلمان بنایا جب کہ مخالفین کے اکابر نے مسلمانوں کو کافر قرار دیدیا:

سب کلمہ پڑھیں (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) میں سب سے پوچھتا ہوں تم جتنے بھی بیٹھے ہو کوئی دیوبندی بیٹھا ہے، کوئی وہابی بیٹھا ہے، کوئی مودودی بیٹھا ہے، کوئی تبلیغی بیٹھا ہے اور سنی بیٹھے ہو سن لو پاکستان 1947ء کو بنا ہے لیکن اسلام کو ہندوستان میں آئے ساڑھے گیارہ سو سال گزر چکے ہیں۔ ہندوستان کو جن مسلمانوں نے جن شہنشاہوں نے جن اولیاء اللہ نے فتح کیا اور اسلام کا جھنڈا بلند کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس اور مقام اقدس کا پرچار کیا وہ سب کے سب سنی العقیدہ تھے۔ کوئی نجدی، وہابی، دیوبندی، مودودی اور تبلیغی نہ تھا۔ یہ میرا چیلنج ہے۔

میں اعلان کرتا ہوں وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان کو اسلام کا قلعہ بنایا وہ لوگ

حضرت داتا صاحب گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بتاؤ انہوں نے ہندوستان کا قلعہ بنایا ہے کہ نہیں؟

(بنایا ہے) انہوں نے جس سمت نگاہ کی کفر و شرک میں ڈوبوں کو پار لگایا ہے کہ نہیں؟ لگایا ہے۔

حضرت سلطان الہند حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں کافروں مشرکوں اور بے ایمانوں کو مسلمان کیا ہے۔ ہمارے اکابر ہمارے بزرگ ہمارے بڑے داتا صاحب خواجہ صاحب مجدد پاک، خواجہ نظام الدین ہیں جنہوں نے لاکھوں بلکہ کروڑوں سے بھی زیادہ لوگوں کو شرک و کفر کی عمیق وادیوں سے نکال کر راہ حق پر لگایا ہے اور مسلمان بنایا ہے (۱۴) اور دوسری طرف وہابیوں (۱۵)، دیوبندیوں (۱۶) اور مودودیوں (۱۷) کے مسلمہ امام محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلی والے نے ساری عمر جن کو ہمارے اکابر نے ہمارے بزرگوں نے مسلمان کرتے گزاری ان کے اماموں نے ان کو کافر اور مشرک بناتے گزار دی۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی تمام مسلمانان اہلسنّت کو کافر و مشرک اور واجب القتل کہتا تھا:

کوئی یہ نہ کہے کہ مولوی عنایت اللہ ویسے ہی کہہ گیا ہے سنوان کی کتابوں میں لکھا ہے صدر دیوبند مولوی حسین احمد کانگریسی نے اپنی کتاب ''الشہاب الثاقب'' میں لکھا ہے:

''محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ

واجب ہے''۔(۱۸)

سنا ہے انگلینڈ والو! ان کے بڑے کا عقیدہ ان کے امام کا نظریہ کے مسلمانوں کو جن کو ہمارے بزرگوں نے مسلمان کیا ان کے عقیدے کے مطابق سب مسلمان جملہ اہل عالم مشرک اور کافر نہیں۔ یہاں تک ہی نہیں رہا بلکہ آگے کہا کہ ان کو قتل کرنا ان کے اموال لوٹنا حلال ہیں جائز ہیں واجب ہیں۔ پتہ چلا ہے ان کے نظریوں کا۔ یہ ہے ان کے اکابر کی دین کی خدمت ان کے ملوانوں نے یہ اسلام کی خدمت ہے کہ سب کو کافر و مشرک ہی نہیں بنایا بلکہ واجب القتل قرار دیا ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے نزدیک اس وقت دنیا میں کوئی مسلمان نہیں تقویۃ الایمان سے ثبوت:

اب اسماعیل دہلی والے کی سنو جس کو یہ شہید مجاہد اور پتا نہیں کیا کچھ کہتے ہیں۔ وہ کیا لکھتا ہے حوالہ نوٹ کر لو۔ کتاب کا نام ''تقویۃ الایمان'' اگر جو حوالے میں دے رہا ہوں ان کی کتابوں میں نہ ہوں۔ میں آپ کا بھی مجرم اور اللہ تعالیٰ کا بھی سنو۔

سنو! اسماعیل دہلی والے نے تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۰ پر ایک حدیث مشکوٰۃ شریف سے نقل کی ہے اور اس کے ترجمہ میں لکھا ہے: ''پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان لے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر''۔ اس کے فائدہ میں اسماعیل دہلی والا لکھتا ہے کہ: ''سو پیغمبر کے فرمانے کے موافق ہوا(۱۹) یعنی وہ باؤ وہ ہوا چل گئی ہے اور ایک بندہ بھی روئے زمین پر ایمان دار نہیں رہا سب بے ایمان ہو چکے ہیں فریب کاری یہ کی ہے کہ حدیث میں تھا کہ خود ہی لکھا بھی ہے نکلے گا دجال سو

بھیجے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا اس کو پھر تباہ کر دیگا اس کو پھر بھیجے گا باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے نہ باقی رہے گا کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو۔ مگر کہ مار ڈالے گی دیکھا کیا فریب کیا سرکار نے فرمایا دجال کے بعد آئے گی اس نے چلا کر سب کو بے ایمان کر دیا۔(۲۰)

خالد محمود سے' ضیاء القاسمی سے پوچھو کہ یہ اسلام کی خدمت کی ہے تمہارے بڑوں نے؟ سنا ہے تم نے یہ ہیں ان کے بڑوں کے کردار اور کارنامے۔

مخالفین کا صد سالہ جشن میں اندرا گاندھی کو سٹیج پر بیٹھا کر اس کی تعظیم کرنا:

دیوبندیوں نے صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی کو بلایا (۲۱) اور اس کو اپنے سروں پر اٹھایا کیا یہ اسلام کی خدمت کی ہے۔ میں پوچھتا ہوں اگر کوئی دیوبندی بیٹھا ہے یہ کی ہے خدمت اسلام کی۔

فاسق کی تعظیم سے اللہ غضب فرماتا ہے اور عرش ہل جاتا ہے:

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اذ مدح الفاسق

جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔

غضب الرَّبُّ رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔ فرمایا:

وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ

اور (اس غضب سے) عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔(۲۲)

جب فاسق کی تعظیم کرنے سے اس کی تعریف کرنے سے اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کے غضب سے اس کا عرش بھی ہل جاتا ہے تو کافرہ اور مشرکہ اندرا گاندھی کو اپنے سٹیجوں پر بٹھانے اور اس کی تعظیم کی کافرہ اور مشرکہ کو اوپر بٹھایا اور بڑے بڑے چوغوں والے ملاں اس کے قدموں میں بیٹھے یہ کہاں کا اسلام ہے۔ اللہ کے ولیوں کی تعظیم کرنا تو شرک ہو نبیوں کی تعظیم تو شرک ہو اور اندرا گاندھی کافرہ اور مشرکہ کو اپنے سٹیجوں پر بٹھانا کیا یہ توحید ہے یہ اسلام ہے۔

مشرکہ کو سٹیج پر بٹھانے والوں کو غیرت نہیں:

غور کرو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فاسق کی تعظیم و تعریف کرنا اتنا بڑا جرم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے غضب فرمائے اور اس غضب سے اس کا عرش ہل جائے اور کافرہ مشرکہ کی تعظیم کرنا اور اوپر بٹھانا اور بڑے بڑے خود ساختہ اور دیوبندی مسلک کے مفسرین اور محدثین اور مفکرین اور مصنفین کو اس کے قدموں میں بٹھانا جو تمہارے نزدیک اسلام کے ٹھیکیدار ہیں ان اسلام کے ٹھیکیداروں کو اندرا گاندھی کے قدموں میں بٹھانا ایمان سے بتاؤ جس کے دل میں ایمان ہو اس کو یہ عمل قابل قبول ہے؟ (ہرگز نہیں)

ثابت ہوا ان ملوانوں میں ایمان کی رتی موجود نہیں ہے۔

ہم کھڑے ہو کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ تو کہتے ہیں حرام ہے، بدعت ہے شرک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شرک ہے سن لو جس فرقہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شرک ہو وہ فرقہ کبھی بھی اسلام کا فرقہ نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ فرقہ توحید والا نہیں ہو سکتا۔ وہ فرقہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ وہ فرقہ اللہ والا

نہیں ہوسکتا۔

بزرگانِ دین کے وہی عقائد ہیں جو اہلسنّت کے ہیں:

جب آج سے گیارہ سو سال قبل اسلام ہندوستان میں آیا وہ جو اسلام لائے وہ کون سا اسلام تھا وہ جو طریقہ لائے وہ کون سا طریقہ تھا۔ داتا صاحب خواجہ صاحب جنہوں نے کافروں اور مشرکوں کو کلمہ پڑھایا۔ ان کو اسلام میں لائے ان کے کیا عقائد تھے کیا ان کا عقیدہ تھا کہ جو یہ کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے الٰہی علمِ غیب جانتے ہیں۔ وہ مشرک ہے جو یہ کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں وہ کافر ہے جو یہ کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باذن الٰہی مختار کل ہیں وہ مشرک ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر خطاب کرے ندا کرے وہ شرک ہے جو کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطاء سے مشکل کشائی فرماتے ہیں وہ مشرک و کافر ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف خود سنتے ہیں وہ کافر ہے جو میلاد پاک کرے وہ بدعتی ہے جو بزرگوں کی نذر و نیاز کرے وہ مشرک ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے وہ بدعتی ہے۔ میں بھرے مجمع میں کہہ رہا ہوں کوئی دیوبندی ملاں وہابی ملاں ثابت نہیں کر سکے گا۔

کافر کبھی یارسول اللہ نہیں کہتا:

ان دیوبندیوں سے پوچھو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہنا جائز ہے۔ کہیں گے نہیں شرک ہے کفر ہے۔ سنو انگلینڈ والو! کوئی مشرک کوئی کافر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی نہیں ہے۔ میرا پوری دیوبندیت کو پوری وہابیت کو چیلنج ہے ثابت کریں کیا

پوری زندگی کبھی ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابولہب نے پوری زندگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا۔ مرتے مرجائیں گے لیکن ایک حوالہ بھی نہیں دکھا سکیں گے۔ لیکن میں ایک جملہ کہنے لگا ہوں اس کو اپنے دلوں پر نقش کر لو کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی کافر کوئی مشرک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی نہیں اور اگر وہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے دل سے کہہ دے تو وہ کافر رہتا ہی نہیں وہ مشرک رہتا ہی نہیں۔

ان دیوبندیوں سے پوچھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علمِ غیب جانتے ہیں؟ کہیں گے نہیں شرک ہے کفر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر ماننا جائز ہے؟ کہیں گے نہیں شرک ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا ہیں؟ نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ غوث پاک کی گیارہویں؟ نہیں جی وہ بھی بدعت ہے۔

<u>مخالفین کے والدین زیادہ سے زیادہ ساتویں نسل کے بعد سنی ہیں:</u>

کوئی بھی وہابی کھڑا کر کے پوچھ لو کسی دیوبندی کو پوچھ لو وہ دوسری یا تیسری پشت پر جا کر آپ کو سنی ملیں گے۔ ان کے آباؤ اجداد کے بھی وہی عقائد ونظریات ملیں گے جو آج اہل سنت وجماعت کے ہیں۔ ان کے بڑے

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے قائل (۲۳) سیدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار (۲۴) پر اور

دیگر اولیاء اللہ کے مزارات پر جانے والے گیارہویں کو جائز کہنے والے (۲۵) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علمِ غیب ماننے والے (۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا لکھنے والے (۲۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مددگار اور مشکل کشا ماننے والے (۲۸) دیوبندیوں اور وہابیوں کا تین چار زیادہ سے زیادہ سات نسلوں بعد تقریباً سب کے یہی عقائد ملیں گے۔

مولوی غلام اللہ کے آباؤ اجداد سنی تھے:

دیوبندیوں کا بڑا ملاں غلام خان ابھی مرا ہے وہ دیوبندی بنا اس کے والدین کٹر سنی دیوبندیوں کے فرقے کا بانی جس کو دیوبندی قطب الاقطاب اور امام ربانی کہتے ہیں رشید احمد گنگوہی مر گیا ہے۔

مولوی رشید گنگوہی کے آباؤ اجداد بھی سنی تھے:

''تذکرۃ الرشید'' اس کی سوانح کی کتاب ہے اس میں سے اس کا شجرہ نسب پڑھو دیوبندیوں کے عاشق الٰہی میرٹھی نے خود لکھا ہے۔ رشید احمد کے باپ کا نام تھا ہدایت احمد دادے کا نام ہے قاضی پیر بخش (۲۹) رشید احمد گنگوہی کے سگے دادے کا نام کیا ہے پیر بخش اور نانے کے متعلق لکھا ہے رشید احمد کے نانے کا نام تھا فرید بخش (۳۰) دادا پیر بخش ہے اور نانا فرید بخش ہے جن کے ننھیال اور دَدھیال پیر بخش اور فرید بخش ہوں وہ آج کہیں کے فرید بخش اور پیر بخش نام رکھنا شرک ہے۔ ایسے ناموں والوں کی بخشش نہ ہوگی ہمیں کیا کہتے ہو پہلے اپنے دادے اور نانے کی تو فکر کرو۔ حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو دو سو پونڈ انعام ثابت ہوا کہ رشید احمد گنگوہی کا نانا اور دادا کٹر سنی ہیں۔

جس ملاں کے پیچھے تو لگا ہے اس نے تیرے ساتھ تیری قبر میں نہیں جانا اس

ملاں نے تو تیرا جنازہ پڑھ کر تیرے لئے دعائے مغفرت بھی نہیں کرنی اور کہنا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا بدعت ہے۔ پتا کیوں دعا نہیں مانگتے اس کی وجہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے جن کو بخشنا نہیں ہوتا ان کے لئے کسی کو دعا مانگنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ گویا رب تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں نے تجھے بخشنا ہی نہیں لہٰذا تیرے لئے کوئی دعا مانگے ہی نہیں۔

ترمذی شریف:

باب ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یرد القضاء الا الدعاء(۳۱)

تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔ یعنی رب کی قضاء رب کے بندے کی دعا سے بدل جاتی ہے۔ دیوبندی بڑی شیخی سے کہتے ہیں ہم دعا نہیں مانگتے۔ ہم کہتے ہیں صلاۃ وسلام کیوں نہیں پڑھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب کو کیوں نہیں مانتے۔ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہیں مانتے۔ کہتے ہیں بس ہم نہیں مانتے شرک ہے۔ بدعت ہے' حرام ہے۔ میں نے کہا یہ تیرا کمال نہیں کہ تو صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتا جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتا۔ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا علمِ غیب مصطفیٰ کو نہیں مانتا یہ تیرا کمال نہیں بلکہ یہ میرے اللہ تعالیٰ کا کمال ہے کہ وہ پلیدوں کے منہ پر نبی کا ذکر نبی کی شان آنے ہی نہیں دیتا۔ گستاخی والی زبان سے اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر درود پڑھا جائے اللہ تعالیٰ خود ہی ایسا نہیں ہونے دیتا۔ اس میں تمہارا کمال نہیں بلکہ اس میں میرے اللہ تعالیٰ کا کمال ہے کہ وہ تمہیں اس جیسے بابرکت اور نیک اعمال کرنے

ہی نہیں دیتا۔

مخالفین کا حضرت شیر اہلسنّت سے مناظرہ کرنے سے فرار:

میں اعلان کرنا چاہتا ہوں یہاں خالد محمود آیا تھا بڑی بڑھکیں مارتا ہے کہ مولوی عنایت اللہ سانگلے والا زہر کا پیالہ پی سکتا ہے۔ لیکن مجھے اپنی شکل بھی نہیں دکھا سکتا۔ میں اعلان کرتا ہوں اگر کوئی دیوبندی بیٹھا ہے میں ببانگ دہل کہتا ہوں خالد محمود کو باہر نکالو وہ جس موضوع پر چاہے گا میں اس سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں لکھ دیتا ہوں اگر میں اس کے ساتھ مناظرہ نہ کروں تو مجھے آخری وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ خالد محمود سے تاریخ لاؤ آج کل ضیاء القاسمی بھی یہاں آیا ہوا ہے اور وہ بھی بڑی بڑھکیں مار رہا ہے۔ اگر خالد محمود نہ آئے تو ضیاء القاسمی سے تاریخ لے آؤ لیکن ہے تو وہ بھی آخر دیوبندی اور دیوبندی مولویوں میں آخر یہ جرأت کہاں کہ وہ اس دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے منگتے کا سامنا کر سکیں۔ تم کہتے ہو سامنے نہیں آتا میں تو تمہارے پیچھے پیچھے ہوں۔ اسی ضیاء القاسمی نے کہا تھا اس وقت میں پاکستان میں ہی تھا کہ میں تم سے مناظرہ کروں گا لیکن آٹھ ماہ ہو گئے ہیں کوئی تاریخ نہیں دی۔ بے شک ابھی کوئی اس کو فون کرے اور کہے مولوی عنایت اللہ سانگلے والا کہہ رہا ہے تاریخ دو ٹائم بتاؤ۔ تاریخ دینا ٹائم بتانا تمہارا کام ہے پہنچنا ہمارا کام ہے ادھر مانچسٹر میں کوئی جگہ رکھ لیں ہم حاضر ہیں میں تو کہا کرتا ہوں۔

مخالفین کے تین اصول:

پہلا اصول:

اہلسنّت و جماعت کے علماء پر اتنے بہتان لگاؤ اتنے بہتان لگاؤ کہ بے

چارے اپنی صفائی دیتے دیتے ہی دنیا سے چلے جائیں تو بعد میں کہتے ہیں دیکھا ہماری فلاں بات کا جواب تو دیا ہی نہیں۔

دوسرا اصول:

اہلسنّت وجماعت کو دن رات مشرک اور بدعتی کہو لکھو بیان کرو۔

تیسرا اصول:

اتنا جھوٹ بولو کہ لوگوں کو سچ لگنا شروع ہو جائے۔ یہ مولوی بھی ان تینوں اصولوں پر پورے پورے کاربند ہیں۔ میں نے خالد محمود کی ایک تقریر سنی خدا کی قسم! اتنا جھوٹ بولتا ہے جس کی حد نہیں اور ہمیں اہل بدعت کہتا ہے یہ باتیں میں نے صرف اس کے چیلنج کے جواب میں کہی ہیں۔

سال ہو گیا ہے یہ لوگ ہمیں کوئی ہاتھ پلا پکڑا نہیں رہے لیکن "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق ہو کر ہمیں ہی باتیں کئے جا رہے ہیں۔ دیوبندی ان کو بڑا دولہا پہلوان سمجھتے ہیں۔ الحمدللہ رب العالمین یہ اعلان غوث پاک کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے جوڑے مبارک کی گرد کی برکت سے کیا ہے اور ان شاء اللہ میں اس پر تاحیات قائم تم میں اگر غیرت وحمیت ہے تو تم باہر نکلو اپنے گھر بیٹھ کر شیر نہ بنو۔ اپنی گلی میں تو بلی بھی شیر ہوتی ہے۔

مخالفینِ اہلسنت سب ایک ہیں:

اب سنیں ان کا اسلام کیا ہے ان کی تبلیغ کیا ہے ان کی گفتگو کیا ہے۔ "فتاویٰ رشیدیہ" اگر کسی نے حوالہ نوٹ کرنا ہے تو کرے وہابی دیوبندی ایک ہی ہیں ایک ہی عقیدہ ہے۔ عقیدہ میں کوئی فرق نہیں یہ ہے فتاویٰ رشیدیہ جو اس وقت میرے ہاتھ میں

ہے۔فتاویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی کا صفحہ ۱۵۵ سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون سا مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟غور سے سنیں قبر میں جانا ہے اور قبر میں ساتھ ان مولویوں نے نہیں جانا۔قبر میں تیرے ساتھ تیرے ایمان نے جانا ہے۔تیرے عقیدے نے جانا ہے۔ٹھیک ہے ناں (جی ہاں) اگر قبر میں وہ ایمان وعقیدہ لے کر چلے گئے جو خدا رسول کو منظور ہے تو تیری نجات ہو جائے گی لیکن اگر قبر میں وہ ایمان وعقیدہ لے کر چلے گئے جو اللہ رسول کو منظور ہی نہیں تو بتا تیری نجات ہو جائے گی؟ ہر گز نہیں۔

اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفی لوگوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔وہابی اور سنی میں کیا فرق ہے سوال سمجھ لیا (جی ہاں)

"جواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے"۔(۳۲) اب سنو! محمد بن عبدالوہاب نجدی کے کیا عقائد تھے۔

خارجیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کا وسیلہ اختیار کرنا شرک ہے اور ان کی قبروں پر بنے گنبد گرا دینے چاہئیں:

"مجموعۃ التوحید" سعودی عرب والوں نے اس کو چھپوایا ہے۔آٹھ رسالے ابن تیمیہ کے اور آٹھ رسالے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے جمع کر کے شائع کئے ہیں اس کے شروع میں لکھا ہے۔(۳۳)

جو کسی نبی کا رب کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرے وہ مشرک ہے۔

نبیوں اور ولیوں کی قبور پر جو قبے بنے ہوئے ہیں ان کو گرانا فرض ہے۔نبیوں ولیوں کی قبریں اکھاڑ کر چھوٹی کرنا ضروری ہے۔

خارجیوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات کو شہید کیا لیکن کسی بت کو نہیں توڑ سکے:

میں پوچھتا ہوں کوئی کھڑا ہو کر بیان کرے عرب شریف ان وہابیوں نجدیوں کی حکومت آئی۔ انہوں نے کسی کافر کا بت اکھاڑا ہے اس کو توڑا ہے بولو (نہیں) کوئی کافروں کا علاقہ فتح کیا ہے (نہیں) کسی کافر سے ٹکر لی ہے (نہیں) کسی یہودی کسی نصرانی سے ٹکر لی ہے (نہیں) حکومت آئی تو سنیوں کو قتل کیا گیا صحابہ کرام کے مزارات کو گرایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر مقدس کو اور قبہ کو اکھاڑا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے مزارات کو اکھاڑا گیا ان کی توہین اور گستاخی کی گئی اور ان کاموں کے علاوہ بھی کوئی کام کیا ہے (نہیں)

☆...... نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی لوگوں کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ آئیں گے ان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہوگی کہ وہ

يقتلون أهل الاسلام ويدعون أهل الأوثان (۳۴)

مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو یعنی کافروں کو کچھ نہیں کہیں گے۔

بتاؤ جن لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات اور ان کی قبور کا نام و نشان مٹا دیا ایمان سے بتاؤ تمہاری ماں فوت ہو جائے اور کوئی تیری ماں کی قبر پر جا کر تیری ماں کی قبر کو اکھاڑے تو معاف کرے گا؟ (نہیں) گوارا کرے گا؟ (نہیں) جو نبی پاک کی شہزادی کونین اور صحابہ کرام کی قبور کو اکھاڑے اور کہے بدعت اکھاڑ رہے ہیں بتاؤ وہ صحیح العقیدہ ہو سکتا ہے اور مسلمان رہ جاتا ہے۔

ان کے مذہب میں نبیوں ولیوں کی قبور بت ہیں ان کا گرانا فرض ہے۔ایک نے تو یہاں تک کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مقدس بھی ہر لحاظ سے بت ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔(۳۵)

خارجیوں کے نزدیک سنی مشرک اور واجب القتل ہیں:

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب ''کشف الشبہات'' میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جیسے بتوں کا قصد کرنے والوں کو کافر قرار دیا ہے ویسے ہی نیک اور صالح بزرگوں یعنی اولیائے اللہ کا قصد کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیا ہے''۔(۳۶)

سنا ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ ہے کہ نبی و ولی کا قصد کرنا کفر ہے اور نبی ولی کے قصد کو بت کے قصد کے برابر ٹھہرایا اور یہی محمد بن عبدالوہاب نجدی کہتا ہے کہ ''نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جن مشرکین مکہ سے جنگیں لڑیں ان کا جرم بھی یہی تھا کہ وہ بھی فرشتوں نبیوں اور ولیوں کے ذریعہ سے ان کی سفارش سے قرب خداوندی حاصل کرنا چاہتے تھے اسی عقیدہ کی وجہ سے ان کا مال لوٹنا جائز اور ان کو قتل کرنا حلال ٹھہرا''۔(۳۷)

پتہ چلا کہہ رہا ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب نبیوں ولیوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا عقیدہ رکھنے والے لوگوں سے جنگیں لڑیں اور یہ عقیدہ رکھنے والے کا مال لوٹنا جائز ہے اور اس کو قتل کرنا حلال ٹھہرتا ہے۔اولیاء انبیاء کے ذریعہ سے قرب خداوندی حاصل کرنا اتنا بڑا جرم ہے ان کے مذہب میں یہ کن کے عقائد ہیں۔محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقتدیوں کے جن کے متعلق رشید احمد گنگوہی کہتا ہے کہ ان کے عقائد عمدہ تھے۔

بتاؤ یہ عقائد آپ کو وارا کھاتے ہیں؟ یہ عقائد ہیں سنیوں کے؟ (نہیں) اور ایسے عقیدے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟ (ہر گز نہیں)

آگے چلئے آگے کہتا ہے گنگوہی، اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں (۳۸)

سنی کا عقیدہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ ایک ہے۔ دیو بندی کا عقیدہ اور وہابی کا عقیدہ ایک ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رشید احمد کہتا ہے کہ وہابی اور سنی وہابی اور دیو بندی کا عقیدہ ایک ہے۔ عقائد سب کے متحد ہیں۔ بتاؤ سنیو جو تمہارا عقیدہ ہے وہی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقتدیوں کا عقیدہ ہے؟ (نہیں) فتاویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی کا ''عقائد سب کے متحد ہیں''۔

بتاؤ سنیو! وہابی اور دیو بندی کا عقیدہ ایک ہے یا علیحدہ علیحدہ؟ (ایک ہے) ان کا ایک مذہب ہے ایک عقیدہ ہے ایک نظریہ ہے۔

وہ بھی کہتے ہیں یا رسول اللہ کہنا شرک ہے یہ بھی کہتے ہیں یا رسول اللہ کہنا شرک ہے وہ بھی میلاد کو بدعت کہتے ہیں یہ بھی بدعت کہتے ہیں وہ بھی نبی پاک کے لئے عقیدہ علمِ غیب کو شرک و کفر کہتے ہیں اور یہ بھی وہ بھی نبی پاک کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں یہ بھی۔

تقویۃ الایمان مخالفین کے نزدیک عین اسلام ہے:

آیئے سنیے مولوی اسماعیل دہلی والا یہ وہابیوں اور دیو بندیوں کا سانجھا (مشترکہ) امام ہے۔ ان کا قرآن تیس پاروں والا نہیں ہے۔ ان کا قرآن وحدیث

تقویۃ الایمان ہے جب کوئی مسئلہ بیان کریں کہتے ہیں قرآن وحدیث' قرآن وحدیث لیکن مسئلہ وہ ہوتا ہے جو اس میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔

''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ہی لکھا ہوا ہے:

''کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا او رپڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے''۔(۳۹)

یہ فتویٰ بھی رشید احمد گنگوہی کا ہے جو''فتاویٰ رشیدیہ'' میں چھپا ہوا ہے۔ جو آپ نے سن لیا۔ اب سنو جس کتاب کے سارے استدلال قرآن وحدیث سے ہیں اور اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

تقویۃ الایمان میں ختم نبوت کا انکار:

اس کتاب میں لکھا ہے:

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے''(۴۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر وہ بھی ایک نہیں کروڑوں بولو کتنے (ایک نہیں کروڑوں) ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد۔ یہ ہے ختم نبوت یہ ہے ان کا قرآن وحدیث سنو یہ ہے ان کا قرآن وحدیث میں کہتا ہوں ان کا ایمان قرآن و حدیث پر ہرگز نہیں ان کا ایمان تقویۃ الایمان پر ہے ان کا عقیدہ تو یہ ہے بتاؤ سنو تمہارا عقیدہ بھی یہی ہے؟ (ہرگز نہیں)

عقیدہ ختم نبوت کا بیان:

اہلسنت کا عقیدہ کیا ہے سنیے نبی پاک کی شان والا اللہ تعالیٰ دوسرا نبی پیدا نہیں کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اور نبی پیدا ہونا محال ہے۔ ذات قدرت ربی یہی ہے اس مسئلہ پر ہمارے دیوبندیوں سے کئی مناظرے ہو چکے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانیں ایسی ہیں جن میں کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''خاتم النبیین'' ہیں کہ نہیں (بے شک ہیں)

☆......اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (۴۱)

(ترجمہ) ''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے''۔ (کنز الایمان)

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: أنا قائد المرسلین ولا فخروانا خاتم النبیین ولافخر (۴۲)

(ترجمہ) ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور میں فخر نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں اور میں فخر نہیں کرتا''۔

محبوب کریم کیا ہیں؟ (خاتم النبیین)

خاتم النبیین ہونا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ نہیں؟ (ہے) اگر کوئی

دوسرا نبی اللہ تعالیٰ نبی پاک جیسا پیدا کرے گا تو وہ خاتم النبیین ہوگا یا نہیں؟(ہوگا) خاتم النبیین ایک ہیں یا دو؟ (ایک) بولو! اگر نبی کریم جیسے کروڑوں تو در کنار ایک بھی محمد آ جائے تو حضور خاتم النبیین رہیں گے؟ (نہیں) اس وقت خاتم النبیین وہ ہوگا کیونکہ دو خاتم النبیین ہو نہیں سکتے لہٰذا کروڑوں تو کیا ایک شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا ہونا محال ہے وہ اس لئے کہ حضور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء کے خاتم ہیں۔ دوسرا خاتم النبیین ہو تو آپ خاتم النبیین نہ ہوئے ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئے گا اور اجتماع نقیضین محل قدرت نہیں اور نہ محال متعلق قدرت باری تعالیٰ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شان میں شرکت محال ہے جس طرح خدا کی وحدانیت میں اس کا کوئی شریک نہیں اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کا بھی کوئی شریک نہیں جیسے دوسرا خدا ہونا محال ہے ایسے نبی پاک جیسا دوسرا پیدا ہونا بھی محال ہے۔ جن کی شان کا ایک نبی نہ آ سکے ان کی شان جیسے کتنے اور بنائے (کروڑوں) ختم نبوۃ زندہ باد، ختم نبوۃ زندہ باد جس کی صفت زندہ مانتے ہو۔ موصوف کو زندہ کیوں نہیں مانتے۔

مخالفین کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں: نعوذ باللہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی اسماعیل دہلی والا ''تقویۃ الایمان'' میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتا ہے کہ

''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔(۴۳)

بتاؤ سنیو تمہارا یہی عقیدہ ہے (ہرگز نہیں)

لوگو بتاؤ ''حضور مٹی نال مٹی ہو گئے نیں''

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے

وصال کے بعد اپنی قبور میں اسی دنیا والے جسم اطہر کے ساتھ زندہ ہیں۔ یہ حیات اور زندگی حیات حسی، حیات جسمانی اور حیات دنیوی کہلاتی ہے۔ یعنی انبیاء کرام اپنی قبور میں بجسمہ حیات حسی، جسمانی اور دنیوی سے جلوہ افروز ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے قبروں میں زندہ ہونے کا حدیث سے پہلا ثبوت:

امام ابو یعلی نے اپنی مسند میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کو بیان کیا ہے۔

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون (۴۴)

انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے قبروں میں زندہ ہونے کا حدیث سے دوسرا ثبوت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثروا الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھد الملائکۃ وان احدا لن یصلی علی الاعرض علی صلوتہ حتی یفرغ منھا

(ترجمہ) "جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ جمعۃ المبارک کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تم میں سے کوئی شخص جب مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔

قال و بعد الموت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال مقدسہ کے بعد بھی فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق (۴۵)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے"۔

انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، امام قسطلانی کا عقیدہ:

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ولاشك ان حياة الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام ثابتة معلومة مستمرة ونبينا صلى الله عليه وسلم افضلهم واذا كان كذالك فينبغى ان تكون حياته صلى الله عليه وسلم اكمل واتم من حياة سائرهم(۳۶)

(ترجمہ) "اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات ثابت و معلوم اور دائمی ہے اور ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور جب ایسا ہے تو چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بھی ان تمام انبیاء کی حیات سے کامل تر ہو"۔

☆......یہی امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لافرق بين موته و حياته فى مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم ونياتهم وعزائهم وخواطر هم وذالك عنده جلى لاخفاء(۳۷)

(ترجمہ) "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ اور وصال شریف کے بعد میں اپنی امت کے مشاہدہ اور ان کے احوال ان کی نیتوں ان کے ارادوں اور ان کی قلبی کیفیات کو جاننے میں کوئی فرق نہیں اور یہ سب امور آپ کے نزدیک واضح ہیں ان میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے"۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے قبروں میں زندہ ہونے پر قطعی دلائل ہیں:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

حیاۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی قبرہ ہو وسائر الانبیاء معلومۃ عندنا علما قطعیا لما قام عندنا من الادلۃ فی ذالک و تواترت (بہ) الاخبار (۴۸)

(ترجمہ) ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قبر انور میں زندہ ہونا اور اسی طرح باقی تمام انبیاء علیہم السلام کا زندہ ہونا ایک ایسا امر ہے کہ جو علم قطعی سے معلوم ہے اس لئے اس پر ہمارے نزدیک قطعی دلیلیں قائم ہو چکی ہیں اور اس کے بارے میں روایات تواتر کو پہنچ چکی ہیں''۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے قبروں میں زندہ ہونا اتفاقی مسئلہ ہے:

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''مدارج النبوۃ'' میں لکھتے ہیں:

حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین متفق علیہ است میان علمائے ملت و ہیچ کس را خلاف نیست درانکہ آن کامل تر و قوی ترازو وجود حیات شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ است کہ آن معنوی اخروی ست عنداللہ وحیات انبیاء حیات حسی دنیاوی ست۔(۴۹)

(ترجمہ) ''انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات علماء ملت کے درمیان متفق علیہ ہے اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام کی حیات کا وجود شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ کی حیات کامل تر ہے اس لئے کہ شہداء کی حیات کا وجود، عنداللہ معنوی اخروی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات حسی و دنیاوی ہے''۔

ثابت ہوا امت میں کسی کو اس مسئلہ میں اختلاف نہیں جو اختلاف کر رہا ہے وہ امت میں سے نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی کرنے پر اسماعیل دہلوی کا مدلل رد:

اور سنو! اسماعیل دہلی والا لکھتا ہے کہ:

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔(۵۰)

یہی مولوی اسماعیل دہلی والا مزید لکھتا ہے:''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔(۵۱)

بتاؤ سنیو تمہارا عقیدہ یہی ہے (نہیں) دیوبندیوں وہابیوں کا یہ عقیدہ بھی باطل ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (۵۲)

اے حبیب ہم آپ کو ایسے قبلے کی طرف پھیریں گے جس پر آپ راضی ہوں گے۔

☆......امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''المسند'' میں روایت لکھتے ہیں کہ ''ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آکر اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ شرط مان لی۔ فاسلم علی انه لایصلی الا صلوتین اس نے اس شرط پر اسلام قبول کیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا۔ فقبل ذلك منه (۵۳) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس شرط کو قبول کر لیا''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کی شرط پر اس کو مسلمان کر لیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار بنایا ہوا ہے۔

☆......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''بخاری شریف'' میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک یوں لکھا ہے:

خزيمة الانصاری الذی جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم شهادته شهادة رجلين (۵۴)

''حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں کی گواہی قرار دیا ہے''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اختیار حاصل ہے کہ چاہیں تو ایک صحابی کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیں۔

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مدارج النبوۃ'' صفحہ ۱۸۳ پر لکھا ہے:

مذهب صحيح و مختار آنست که احکام مفوض ست بحضرت و رسالت صلی الله علیه وسلم۔

''صحیح اور مختار مذہب یہی ہے کہ احکام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں''۔

بهر که و بهرچه خواهد حکم کندیك فعل بریکی حرام کند و بر دیگری مباح گرداندو این را امثله بسیار ست کمالا یخفی علی المتبع

ایک ہی کام کسی پر حرام قرار دیں اور وہی کام دوسرے کے لئے جائز قرار دیں اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جیسے کہ المتبع کرنے والے پر مخفی نہیں ہے۔

حق جل وعلیٰ پیدا کرده و شریعتی نها ده وهمه بررسول خود و حبیب خود سپرده است صلی الله علیه وسلم(۵۵)

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما کر شریعت بنا کر ساری کی ساری اپنے رسول اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی ہے''۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے قرآن پاک اور حدیث شریف کی مخالفت کی ہے:

یہ کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یہ کہہ کر انہوں نے قرآن کی بھی مخالفت کی ہے حدیث کی بھی مخالفت کی ہے اور ایمان والوں کے راستہ کو بھی چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

(ترجمہ) ''اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی''۔ (کنز الایمان)

تمام خزانے اور نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جس کو چاہیں عطا فرمائیں، امام ابن حجر مکی کا عقیدہ:

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الجواہر المنظم'' میں لکھتے ہیں کہ:

هو صلى الله عليه وسلم خليفة الله الاعظم

(ترجمہ) ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا خلیفہ ہے''۔

الذی جعل خزائن كرمه و موائد نعمه تحت يده و ارادته

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانے اور نعمتوں کے سب دستر خوان نبی

کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلمکے قبضے میں دے دیے ہیں"۔

یعطی من یشاء ویمنع من یشاء(۵۶)

(ترجمہ)"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور جس کو چاہیں عطا نہ فرمائیں"۔

مخالفین سے ایک سوال:

بتاؤ ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ نبی پر صلاۃ وسلام کو کھڑے ہو کر پڑھنے پر شرک کا فتویٰ دیا جائے؟ ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ انبیاء واولیاء کی قبور کو گرانے کی باتیں کی جائیں؟ کیا ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ نبیوں ولیوں کی قبور کو بت قرار دیا جائے؟ کیا ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ اولیاء وانبیاء کے قصد سے قرب باری تعالیٰ حاصل کرنے والے کو مشرک قرار دے کر اس کا مال لوٹنا جائز اور اس کو قتل کرنا جائز قرار دیا جائے؟ کیا ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ کہا جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے؟ کیا ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ کہا جائے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا؟ دیوبندیو جواب دو۔

ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل دینے کا نام ہے:

سنو ایمان کس چیز کا نام ہے؟ ایمان داڑھی کا نام نہیں ایمان مال کا نام نہیں ایمان حج کا نام نہیں ایمان نماز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دل دینے کا جو کلمہ پڑھ کر بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلمکو دل نہیں دیتا اس کے دل میں رتی بھی ایمان کی نہیں آ سکتی۔ بتاؤ منافقین نمازیں پڑھتے تھے یا نہیں؟ (پڑھتے تھے) کس کے پیچھے پڑھتے تھے؟ (امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے) کہاں پڑھتے تھے؟

(مسجد نبوی شریف میں) روزے رکھتے تھے، حج کرتے تھے، قرآن پڑھتے تھے، جہاد کرتے تھے۔ بتاؤ منافقین کا ٹولہ جنتی ہے کہ جہنمی (جہنمی) دیکھو نمازیں پڑھتا ہے بڑا روزہ دار ہے اب جہنمی کیوں ہے اب تو بڑی جلدی کہہ رہے ہو جہنمی ہے۔ کسی کو برا نہ کہو، کسی کو برا نہ کہو تیرے باپ کو اگر کوئی چار گالیاں دے تو بیٹھے سنتے رہنا، تیری ماں کو کوئی گالیاں دے تو بیٹھ کر سنتے رہنا، اگر تیرے والدین کو کوئی چار گالیاں دے تو پھر تو برداشت نہیں کرسکتا تو بتا تیرے باپ کی عزت تیری ماں کی عزت معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے زیادہ ہے؟۔

سنو! سب سے بڑی نیکی کیا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ جس کے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں اس کی کوئی نیکی رب تعالیٰ نے کبھی قبول کرنی ہی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بچائیں گے، ایک آسان فہم مثال سے وضاحت:

میں تو سادہ مثالوں سے سمجھانے کا عادی ہوں اسی طرح سادی مثال سے مسئلہ سمجھاتا ہوں الیکشن میں دو فریق ہوتے ہیں۔ دونوں کی پارٹیاں ہوتی ہیں خواہ اچھی ہو یا بری ایک بندہ ممبر بن جاتا ہے دوسرا ممبری میں کامیاب نہ ہو جنہوں نے جس کے پیچھے ماریں کھائی ہیں ووٹ دیئے ہیں جس کے پیچھے قربانیاں دی ہیں ان کا بندہ کوئی پکڑ کرلے جائے تم فون کر کے بتاؤ ممبر کو کے پولیس ہمارا بندہ پکڑ کر لے گئی ہے۔ وہ پولیس کو فون کرے گا وہ جو تم نے فلاں بندہ پکڑا ہے وہ ہماری پارٹی ہے اس کی بڑی قربانیاں ہیں اس کو فوراً چھوڑ دو۔ بتاؤ اس ممبر نے اپنی پارٹی کے بندے کو بچایا ہے کہ نہیں کلمہ پڑھ

کرتم کس کے دھڑے میں داخل ہوتے ہو؟۔(عوام کا جواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے) پھر جب تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دھڑے میں آگئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ماریں کھائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کو واصل جہنم کیا قربانیاں دیں اور پھر قبر میں چلا گیا قبر میں بھی بری ہو جائے گا۔حشر میں بھی بری ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہونے کی وجہ سے قبر میں نجات ہوگئی:

اشرف علی تھانوی جو دیوبندیوں کا بڑا مولوی ہے اس کے ملفوظات تھانہ بھون سے چھپے ہیں ان میں لکھا ہے اشرف علی تھانوی کہتا ہے کہ

"ایک دھوبی کا انتقال ہوا جب دفن کر چکے تو منکر نکیر نے آ کر سوال کیا۔

من ربك، ما دینك، من هذا الرجل وہ جواب میں کہتا ہے کہ

مجھ کو کچھ خبر نہیں میں تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی ہوں اور فی الحقیقت یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان تھا کہ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جو انکا خدا وہ میرا خدا جو ان کا دین وہ میرا دین اسی پر اس دھوبی کی نجات ہوگئی"۔(۵۷)

ثابت ہو کہ اگر غوث پاک رضی اللہ عنہ کا سچا غلام قبر میں چلا جائے تو غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سچی غلامی کی برکت سے سچی غلامی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرما دیتا ہے تو اگر کوئی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق ہو تو قبر میں اس کی بھی نجات ہو جائے گی۔ان شاء اللہ۔

خارجی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن وسنت کے مطابق نہیں مانتے بلکہ اپنے زعم کے مطابق مانتے ہیں:

بتاؤ یہ لوگ جن کے عقائد ایسے غلیظ ہوں وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے

دھڑے کے ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) جو کہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں (۵۸) حضور کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرنی چاہیے (۵۹) انبیاء واولیاء چمار سے بھی ذلیل ہیں (۶۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ گاؤں کے چوہدری کے برابر قرار دے (۶۱) اس کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے، اس کو زکوٰۃ دیتا ہے، اس کے مدرسہ کو چندہ دیتا ہے، یاد رکھو اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دے گا لیکن جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلمکی تعظیم نہیں کی ادب نہیں کیا۔ غیرت نہیں کی اس کو کبھی معافی نہیں ملے گی۔ اللہ نے تمہاری نمازوں کو کیا کرنا ہے۔ یہ نمازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہیں۔ یہ روزے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہیں حج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہیں، یہ داڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہے سارا دین جن کی طفیل ہے حتیٰ کہ زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم سب کچھ جن کی طفیل ہے۔

''اوہناں نوں پلے نئیں بن دا تو کیہڑا اسلام لئی پھرنا ایں بھئی''

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ تین احادیث سے ثبوت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو وہابی بھی بڑا مانتے ہیں دیوبندی بھی مانتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں باب قائم کیا ہے۔ بـاب: تـقبیـل الید امام بخاری یہ باب باندھ کر بتا رہے ہے کہ چھوٹو بڑوں کے ہاتھوں کو چوما کرو مرید و پیروں کے ہاتھ چوما کرو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت تین احادیث نقل کی ہیں۔ وقت کی کمی کو پیش نظر رکھ کر صرف ایک بیان کر رہا ہوں۔

☆......قـال ثـابت لأنس: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

سے کہا کہ أمسست النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدك؟

(ترجمہ) ”کیا آپ نے اپنا یہ ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مس کیا تھا؟

قال: نعم ”انہوں نے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں

فقبلها (۶۲) ”تو ہم نے اس کا بوسہ لے لیا“۔

اس باب کے آگے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے۔

☆......باب: تقبیل الرجل یہ باب بھی باندھ کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان یہ کرنا چاہ رہے ہیں کہ چھوٹو بڑوں کے پاؤں چوما کرو۔ مرید و پیروں کے پاؤں چوما کرو شاگرد و استادوں کے پاؤں چوما کرو اس باب کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت وازع بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قال: قدمنا فقیل: ذاك رسول اللّٰہ فأخذنا بیدیه و رجلیه نقبلهما (۶۳)

(ترجمہ) ”ہم مدینہ شریف آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چومنے کے لئے تھام لئے“

☆......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی باب کے تحت ایک اور حدیث نقل کی ہے وہ بھی سن لیں:

عن صهیب قال: رأیت علیا یقبل ید العباس و رجلیه (۶۴)

(ترجمہ) ”حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں“۔

ثابت ہوا ساڑھے بارہ سو سال قبل جو عقیدہ تھا نظریہ تھا وہ یہی تھا جو آج ہمارا اہلسنت و جماعت کا ہے۔ بزرگوں کے قدم چومنا بزرگوں کے ہاتھ چومنا یہ بدبخت قدم

تو در کنار نام بھی چومنا گوارا نہیں کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک کے قدم نورانی چومتے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی پاک کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاؤں چومتے رہے یہ نام چومنے پر بھی فتوے لگاتے ہیں۔

درود تاج میں شرکیہ الفاظ ہیں، مولوی رشید گنگوہی کا عقیدہ:

یہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شرک ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا شرک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پکار سنتے ہی نہیں کسی کو دیکھتے ہی نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی کا اس میں درود تاج کے متعلق سوال ہوا اس کے جواب میں رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

چوں آنکہ در آں کلمات شرکیہ مذکور اند اندیشہ خرابی عقیدہ عوام است

"چونکہ اس میں کلمات شرکیہ بھی ہیں اندیشہ عوام کے عقیدہ کی خرابی کا ہے"۔

گنگوہی کیا کہتا ہے کہ درود تاج میں شرکیہ کلمات موجود ہیں اور درود تاج پڑھنے سے عوام کا عقیدہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

لہٰذا ورد آں ممنوع هست

"لہٰذا وردو تاج کا پڑھنا ممنوع ہے"۔

پس تعلیم درود تاج هما ناسم قاتل بعوام سپردن ست که صدها مردم بفساد عقیده شکریه مبتلا شوندو موجب هلاکت ایشاں گردد۔

"پس درود تاج کی تعلیم دینا اسی طرح ہے کہ عوام کو زہر قاتل دے دیا جائے کیونکہ بہت سے آدمی عقیدہ شرکیہ کے فساد میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کی ہلاکت کا

موجب ہوتا ہے''۔

یہ سارے فتوے پتا ہے کیوں درود تاج پر لگے ہیں اور پڑھنے والے پر لگے ہیں وہ سمجھنے کے لئے سوال کی عبارت سنو۔

چہ فرمانید علمائے دین رحمکم اللہ تعالیٰ در ثبوت و فضیلت و ثواب درود تاج

''علمائے دین اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے کیا فرماتے ہیں درود تاج کی فضیلت اور ثواب اور اس کے ثبوت کے بارہ میں''۔

کہ در اکثر عوام بالخصوص جہلا شہرت دارد ومندرجہ الفاظ ان نسبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ دافع البلا والوباء والقحط والمرض والالم الخ

''اکثر عوام بالخصوص جہلاء میں شہرت رکھتا ہے اور اس کے مندرجہ ذیل الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتے ہیں: دافع بلاء ووباء و قحط و مرض والم (دکھ)''۔

آیا خواندن آں و معتقد فضیلت و ثواب آں ازادلہ شرعیہ ثابت و درست است یا منع و شرك و بدعت(٦٥)

''آیا اس کا پڑھنا اور اس کی فضیلت وثواب کا اعتقاد رکھنا ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے اور درست ہے یا نہیں یا یہ شرک وبدعت ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلا اور تنگدستی دور کرنے والا کہنا زہر قاتل ہے، خارجی عقیدہ:

دیوبندیوں کے عقیدہ کے مطابق درود تاج کا پڑھنا اور زہر کا کھانا ایک برابر

ہے۔زہر کیا ہے۔

حضور کو دافع الوباء وباؤں کو دور کرنے والے کہنا دافع البلاء بلاؤں کو دور کرنے والے اور قحط الامراض اور تنگدستیوں کو دور کرنے والے کہنا زہر قاتل ہے۔۔۔

بتاؤ سنیو! کیا تمہارا عقیدہ یہی ہے کہ حضور سے مانگنا اور زہر کھانا ایک برابر ہے؟

(ہر گز نہیں)

☆......☆......☆......☆......☆

حوالہ جات وحواشی

(۱):۔ الشعرانی: الیواقیت والجواھر جلد ۱ ' صفحہ ۲۳۸ المبحث الثانی والعشرون مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور۔

(۲):۔

☆۔ السیوطی: الخصائص الکبریٰ جلد۱ ' صفحہ ۲۹ باب ذکرہ فی التوراۃ والا نجیل و سائر کتب اللہ المنزلۃ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور۔

☆۔ الحلبی:السیرۃ الحلبیۃ جلد۱ ' صفحہ ۱۲۲ فی ذکر ماوقفت علیہ من اسمائہ الشریفہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

☆۔ ابو طالب مکی: قوت القلوب جلد ۲ ' صفحہ ۱۸۱ الفصل الثالث و الثلاثون ذکر فضائل الشھادۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ بیروت۔

☆۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد۷ ' صفحہ ۲۲۱ زیر آیت سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ آیت ٤۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء ' سنٹر غزنی سٹریٹ ۱۸ اردو بازار لاھور۔

☆۔ النبھانی: حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۲٤ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور۔

☆۔ الصالحی: سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۱ ' صفحہ ۱۲۲ ' صفحہ ۱۲۳ باب التسمیۃ صلی اللہ علیہ وسلم محمدا و احمدا مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۳)۔ عبدالستار وھابی: اکرام محمدی صفحہ ٤۸ مطبوعہ کشمیری بازار لاھور۔

(۴)۔ السیوطی: انیس الجلیس صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ مجتبائی دھلی انڈیا۔

(۵)۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان جلد۷ صفحہ ۲۷۱ زیر آیت "ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی...... الخ"۔ پارہ:۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ ۱۸ اردو بازار لاھور۔

(۶)۔ السخاوی: المقاصد الحسنۃ صفحہ ۳۹۰ رقم الحدیث ۱۰۲۱ حرف المیم مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور۔

(۷)۔ ملا علی قاری: الموضوعات الکبیر صفحہ ۱۰۸ رقم الحدیث ۸۲۹ حرف المیم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

(۸)۔

☆۔ سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی کی کتاب تبرید النواظر کی دیوبندی "شیخ التفسیر" احمد علی لاہوری نے تصدیق کی ہے اسی تصدیق نامے میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کے متعلق یوں لکھا ہے: "حنفیوں کے مسلم التعظیم محدث حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ"۔

(تبرید النواظر ص۷ طبع مئی ۲۰۱۰ء ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

☆۔ اسی طرح دیوبندیوں کے "متکلم اسلام" مولوی الیاس گھمن نے امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کے بارے میں یوں لکھا: "دسویں صدی کے مجدد ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ"۔

(فرقہ بریلویت پاک و ھند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۱۵ طبع مارچ ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ اھل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاھور روڈ سرگودھا)

☆۔ دیوبندیوں کے "محدث اعظم پاکستان" مولوی سرفراز گکھڑوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

"حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام اور ولدیت یوں ہے علیؒ بن سلطان الہروی ہرات کے علاقہ میں پیدا ہوئے اور وقت کے متبحر علماء کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا جن میں الشیخ ابوالحسن البکریؒ، امام احمدؒ، بن حجر مکیؒ، علامہ عبداللہ السندیؒ اور مولانا قطب الدین المکیؒ وغیرہ

مشہور ہیں اور متعدد علوم وفنون میں پوری مہارت اور درجہ کمال حاصل کیا اور مختلف فنون میں قیمتی اور نفیس کتابیں تصنیف فرمائیں اور حنفی مسلک کو دلائل و براہین سے مدلل اور مبرہن کیا ان کی جو کتاب بھی اٹھائیں اس میں تحقیق اور علمی کمال کی جھلکیاں نمایاں نظر آئیں گی۔ مرقات' شرح الشفاء' جمع الوسائل' شرح موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ' موضوعات کبیر' شرح النقایہ اور شرح فقہ اکبر وغیرہ ان کی شہرہ آفاق کتابیں ہیں.. بعض حضرات ان کو دسویں صدی کا مجدد بھی بیان کرتے ہیں"۔

(حضرت ملا علی قاری رحمة الله عليه اور مسئله علمِ غيب و حاضر و ناظر صفحه ٥ طبع جون ٢٠٠٩ء ناشر مكتبه صفدريه نزد گهنٹه گهر گوجرانواله)

(٩):۔

☆۔ اسماعیل حقی: تفسير روح البيان جلد ٧ صفحه ٢٧١ زير آيت ان الله و ملائكة يصلون على النبى...... الخ پاره :٢٢ سورة الاحزاب آيت : ٥٦ مطبوعه مكتبه رحمانيه، اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ ١٨ اردو بازار لاهور۔

☆۔ الشامى: ردالمحتار على دار المختار جلد ١' صفحه ٢٩٣' باب الاذان مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه۔

(١١):۔ طحطاوى: حاشيه طحطاوى على المراقى الفلاح صفحه ٢٠٥ كتاب الصلاة، باب الاذان مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى۔

(١٢)

(١٣):۔ پاره: ٥ سورة النساء آيت:١١٥

(١٤):۔

☆۔ وہابیوں کے "شیخ الاسلام" مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

"صوفیائے کرام کی وجہ سے اسلام کو بہت ترقی ہوئی۔ مثلاً راجپوتانہ میں اسلام کی اشاعت حضرت معین الدین چشتی کے ذریعے ہوئی۔ کشمیر میں حضرت علی ہمدانیؒ کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔ دہلی کے گردونواح میں حضرت نظام الدینؒ کا خاص اثر تھا۔ حضرت مجدد صاحب

سرہندی کی خدمت اسلام بھی خصوصاً قابل قدر ہے رضی اللہ عنہم وارضاہم ان بزرگان دین کی خدمت اسلام سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا"۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۱٤۹ باب اول عقائد و مہمات دین مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور)

☆۔ دیوبندیوں کے مفتی ولی حسن ٹونکی نے حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے!

"آپ کی تشریف آوری سے قبل ہندوستان کی کیا حالت تھی لیکن آپ کی تشریف آوری کے بعد آپ کے فیوض و برکات سے ہندوستان اسلام کے نور سے منور ہوگیا۔ آپ کی آمد سے قبل ہندوستان کے مسلمان نہایت قلیل تعداد میں تھے اور ان کی سیاسی حیثیت بھی کچھ نہ تھی...... حضرت خواجہؒ صاحب ہندوستان تشریف نہ لاتے اور اپنے فیوض و برکات سے اسلام کی نورانی شمع فروزاں نہ کرتے تو شاید آج سے کئی سو سال پہلے مسلمانوں کا نام ہندوستان سے مٹ چکا ہوتا اس لئے آپ کے احسانات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا اور نہ آپ کے تجدیدی کارناموں کو کوئی فراموش کرسکتا ہے"۔(تذکرہ اولیائے پاک و ہند صفحہ ۱۹ صفحہ ۲۰ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

☆۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ٹونکی دیوبندی یوں رقمطراز ہے:

"آپ نے اس نازک زمانے میں ہندوستان کو اپنی روحانی تجلیوں اور فیوض سے معمور کیا۔ آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی آمد سے قبل ہی ہند آچکے تھے۔ ظاہر ہے اس وقت ہندوستان کی حالت کیا ہوگی لیکن آپ نے ان حوصلہ شکن حالات میں اسلام کا ابدی پیغام پیاسی روحوں تک پہنچایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ واشاعت کی۔ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے آپ کے مزار پرانوار پر چلہ کیا اور جب مدت ختم کرکے رخصت ہوئے تو یہ شعر پڑھا:

گنج بخش ہردو عالم مظہر نور خدا
کاملاں را پیر کامل ناقصاں را رہنما

(تذکرہ اولیائے پاک و ہند صفحہ ۳۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

(۱۵):۔

☆۔ وہابیوں کے بدیع الدین راشدی نے "ھدایۃ المستفید" کے مقدمہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق یوں لکھا ہے:

"شیخ الاسلام والمسلمین، علم العلماء المجاهدین، امام الدعوة السلفية، ناصر السنة، قامع البدعة الشنيعة، الصابر فى المحنة الثابر على العبادة، احد مجدد العصر، محدث زمان، فقيهه دوران، محمد بن عبدالوهاب"۔

(هداية المستفيد الجزاء الاول صفحه ۷۹ مطبع مکتب الدعوة الاسلامية پاکستان)

☆۔ طیب الرحمٰن زیدی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق یوں لکھتا ہے:

"اہلِ توحید کے سرخیل امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ"

اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کو یوں بھی لکھا ہے:

"شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ"۔

(نماز میں امام کون؟ ص ۱۴۵)

☆۔ وہابیوں کے "مرزا حیرت دہلوی" نے اسماعیل دہلوی کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"افسوس ہے ایسا خونخوار بہادر ایسا لاثانی شجاع ایسا عظیم الشان مصلح اسی مایوسی اور بے بسی کی حالت میں شہید ہوا"۔

(حیات طیبہ ص ۲۹۷ ناشر اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور)

☆۔ محمد خالد سیف وہابی اسماعیل دہلوی کے متعلق لکھتا ہے:

"عارف باللہ، مجاہد فی سبیل اللہ حضرت امام محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ"۔

(تذکرۂ شہید صفحہ ۱۳ مطبوعہ مکتبہ غزنویہ ٤ شیش محل روڈ لاہور تاریخ اشاعت مئی ۱۹۸۳ء

تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید صفحہ ۱۳ مطبوعہ طارق اکیڈمی ایس

لے سنٹر چنیوٹ بازار فیصل آباد' اشاعت ستمبر ۱۹۹۹ء)

(۱۶):۔

☆۔ دیوبندیوں کے ''امین الملت'' امین اوکاڑوی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق لکھا ہے:

''حضرت امام عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہم اللہ''۔

(مجموعہ رسائل جلد دوم' صفحہ ۳۵۰ رسالہ: مناظرہ کوہاٹ کی چند جھلکیاں مطبوعہ ادارہ خدام احناف ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور)

☆۔ دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ کے سابق قائد ضیاء الرحمٰن فاروقی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق یوں لکھا ہے:

''بارہویں صدی ہجری کے امام داعی اور مصلح شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب تمیمی رحمۃ اللہ علیہ''۔

(شاہ فیصل ایک روشن ستارہ صفحہ ۳۹۹ اشاعت دوم ۲۰۱۱' ناشر راہ حق ویلفیئر فاؤنڈیشن ساہیوال)

☆۔ اسماعیل دہلوی کے متعلق دیوبندی ''پیر'' نفیس الحسینی نے یوں کہا:

''زبدۃ الاولیاء الکاملین' عمدۃ العلماء المجاہدین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید قدس سرہ''۔

(سید احمد شہید سے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی رشتہ صفحہ ۱۳ اشاعت اول مارچ ۲۰۰۳ء' ناشر سید احمد شہید اکادمی نفیس منزل ۱۷۷/۳ کریم پارک لاہور)

☆۔ سرفراز خان گکھڑوی دیوبندی اسماعیل دہلوی کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

''حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ بڑے وسیع النظر اور محقق عالم تھے اور اپنے زمانہ میں ذہانت وفطانت میں اپنی نظیر آپ تھے''۔

(عبارات اکابر' صفحہ ۵۸ طبع نومبر ۲۰۱۰ء ناشر مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

(۱۷):۔ جماعت اسلامی کے بانی مودودی فرقہ وہابیہ کا بانی کون تھا؟ اس کے مخصوص عقائد کیا تھے؟ کے

جواب میں لکھتا ہے:

''وہابی دراصل کسی فرقے کا نام نہیں ہے۔ محض طنز اور طعن کے طور پر ان لوگوں کے لئے ایک نام رکھ دیا گیا ہے جو یا تو اہل حدیث ہیں یا محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو ہیں۔ محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو تو وہ دراصل حنبلی طریقے کے لوگ ہیں۔ ان کی فقہ اور ان کے عقائد وہی ہیں جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے تھے''۔

(رسائل و مسائل جلد ۱' صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ اسلامك پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۳' کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاهور)

☆۔ مودودی نے اپنی کتاب ''تجدید و احیائے دین'' میں اسماعیل دہلوی کو مجددین امت میں سے قرار دیا ہے اور صفحہ ۶۹ سے صفحہ ۷۲ تک چار صفحات پر اسماعیل اور سید احمد بریلوی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

(تجدید و احیائے دین صفحہ ٦٩ تا ٧٢ شائع کردہ دفتر رسالہ "ترجمان القرآن" لاهور)

(۱۸):۔ حسین احمد ٹانڈوی: "الشهاب الثاقب" صفحه ٤٣ مطبوعه کتب خانه اعزازیه دیوبند ضلع سهارن پور'

ایضاً صفحه ۱۸۵ مطبوعه اداره تحقیقات اهل سنت بلال پارك بیگم پوره لاهور

(۱۹):۔ اسماعیل دهلوی:تقوية الایمان صفحه ۵۰ مطبوعه مرکنتائل پرنٹنگ دهلی'

ایضاً صفحه ۳۸ مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان'

ایضاً صفحه ٦٤ تا ٦٥ مطبوعه المکتبة السلفیه شیش محل روڈ لاهور'

ایضاً صفحه ٩٦ مطبوعه مکتبة الخلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور'

ایضاً صفحه ٧٤، ٧٥ مطبوعه مکتبه محمدیه چك ۱۰۹ / R-۷ چیچه وطنی ضلع ساهیوال۔

(۲۰):۔ اسماعیل دھلوی: تقویۃ الایمان صفحہ ۵۱ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی۔

ایضاً ص ۳۹ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

ایضاً صفحہ ٦٥ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاھور۔

ایضاً صفحہ ۹۷ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور۔

ایضاً صفحہ ۷۵، ص ۷٦ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چك ۱۰۹/R۔۷ چیچہ وطنی ضلع ساھیوال

(۲۱):۔

☆۔ غلام نبی جانباز: روئیداد صد سالہ جشن دارالعلوم دیوبند صفحہ ۳۸، ۳۹ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور۔

☆۔ ماھنامہ تبصرہ لاھور روئیداد جشن دیوبند صفحہ ۳۱، ص ۳۲

(۲۲):۔

☆۔ البیھقی: شعب الایمان جلد ٤، صفحہ ۲۳۰ الرقم ٤۸۸٦ باب فی حفظ اللسان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

☆۔ السیوطی: الجامع الصغیر جلد ۱، صفحہ ۱۳۱ الرقم ۸۵٦ مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان۔

☆۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ٤۱٤ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۲۳):۔ قاضی مظہر حسین دیو بندی لکھتا ہے:

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ،

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ،

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخیر خلق اللّٰہ،

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

(ماہنامہ حق چار یار لاہور خصوصی اشاعت بیاد: قاضی مظہر حسین دیوبندی طبع ۲۰۰۵ء باب عکس تحاریر صفحہ ۱۲۳۱)

☆۔ دیوبندیت کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی کہا:

"جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ"۔

(مواعظ اشرفیہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ حاشیہ پر مطبوعہ مکتبہ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح کراچی)

☆۔ مولوی روح اللہ غفوری دیوبندی "حضرت مولانا محمد عبدالمالک صدیقی صاحب کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم" عنوان کے تحت صدیقی کے بارے میں لکھتا ہے کہ صدیقی نے کہا:

"اچانک ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہوا فضل ربی سے جب میں نے پیش ہو کر رخ مبارک کی طرف "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ" عرض کیا"۔

(بزرگان نقشبندیہ کو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق ۶/۶۹۱ شاہ فیصل کالونی کراچی

فیضان روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب اسحاق ملتانی دیوبندی صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆۔ یہی روح اللہ غفوری دیوبندی "نذیر احمد کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم" عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ نذیر احمد صاحب نے کہا:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح سلام پڑھنے لگا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ"۔

(بزرگان چشتیہ کو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۲۴ مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی)

☆۔ ''مولانا خلیل احمد محدث سہارن پوری ثم مدنی کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم'' عنوان کے تحت لکھا ہے کہ خلیل احمد سہارن پوری نے کہا:

''میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی پھر: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' پڑھنا شروع کردیا''۔

(بزرگان چشتیہ کو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی)

(۲۴):۔ دیوبندیوں کا ''حکیم الامت مجدد الملت'' مولوی اشرف علی تھانوی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گیا۔ دیوبندی مولوی کی گواہی ملاحظہ ہو۔ مقبول حسین وصل بلگرامی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''موٹر آیا' حضرت والا سوار ہو گئے اور خانقاہ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ تشریف لے گئے۔ یہ ایسا وقت تھا کہ زائرین کی کثرت تھی' آپ صاحب مزار کے پائنتیں کی طرف حسب معمول قدرے پیچھے ہٹے ہوئے ہاتھ چھوڑ کھڑے کھڑے ایصال ثواب میں مشغول ہو گئے...... بعد فراغت وہاں سے روانہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ بہت بڑے شخص ہیں۔ عجیب رعب ہے' وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں''۔

(سفر نامہ لاہور و لکھنؤ صفحہ ٤٩' صفحہ ٥٠ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیۃ جامعہ لشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور)

☆۔ قاری طیب دیوبندی سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

''حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وفات سے تقریباً دو سال قبل دانت درست کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستان کی زیارت کے لئے بھی نکلے۔ سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں۔ فاتحہ پڑھی۔ ایصال ثواب کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے۔ وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور انہوں نے یہ واقعہ مجھ سے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ہزارہا ملائکہ کو ان کے سامنے صف بستہ دیکھا''۔

(عالم برزخ صفحہ ۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

☆۔ حفظ الایمان لاہور سے شائع ہوئی اس پر مقدمہ قاری عبدالرشید دیوبندی نے لکھا اس میں ایک عنوان ''حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی حیات مبارکہ پر ایک نظر'' ہے جس میں بھی یہ مذکورہ بالا واقعہ قاری طیب کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور ساتھ ہی مزید یوں بھی لکھا ہے:

''نیز آپ نے اسی سفر میں حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر بھی حاضری دی''۔

(حفظ الایمان' صفحہ ۶۷ مطبوعہ دار الکتاب' کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

☆۔ مولوی عبدالحمید سواتی برادر مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی کے حالات میں زاہد الراشدی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''ایک بار لاہور تشریف لے گئے اور مجھے ساتھ لے گئے' وہ صوفی کہلاتے تھے اور تصوف کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے' یہ ذوق نظری اور علمی تو تھا ہی عملی بھی تھا۔ جس کی ایک جھلک میں نے یہ دیکھی کہ وہ اس سفر میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر مراقب ہوئے اور کافی دیر مراقبہ کی کیفیت میں رہے' اس کے بعد وہ حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے اور وہاں بھی ان کی قبر پر مراقبہ کیا' پھر ایک بار گجرات گئے میں بھی ساتھ تھا وہاں انہوں نے حضرت شاہدولہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر مراقبہ کیا''۔

(ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا مفسر قرآن نمبر صفحہ ۱۹۵ عنوان: عم مکرم رحمۃ اللہ علیہ ...... چند یادداشتیں طبع ۲۰۰۸ء)

(۲۵):۔ آل دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب لکھتے ہیں:

''مروجہ ایصال ثواب کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں بیسویں چہلم ششماہی سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برأت اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں اور مشرب فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا

نہیں ہے مگر کرنے والوں پر انکار نہیں کرتا"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۸ دوسرا مسئلہ فاتحہ مروجہ کا مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند'

ایضاً صفحہ ۸' ص ۹ مطبوعہ کانپور'

ایضاً صفحہ ۲۳' صفحہ ۲۴ مطبوعہ علماء اکیڈمی شعبۂ مطبوعات: محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور'

کلیات امدادیہ صفحہ ۸۲ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

☆۔ دیوبندی "قطب الارشاد" مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا: "ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں توشہ کرنا درست ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ' حصہ اول' ص ۹۳ کتاب البدعات مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی'

تالیفات رشیدیہ' صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

☆۔ وہابیوں کا "شیخ الاسلام" مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے کہ:

"گیارہویں بارہویں کی بابت فریقین میں اختلاف صرف اتنی بات میں ہے کہ مانعین اس کو لغیر اللہ سمجھ کر مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ میں داخل کرتے ہیں اور قائلین اس کو لغیر اللہ میں نہیں جانتے ...... گیارہویں بارہویں کا کھانا بغرض ایصال ثواب کیا جائے یعنی یہ نیت ہو کہ ان بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچے نہ کہ یہ بزرگ خود اس کھانے کو قبول کریں۔ اس صورت میں واقعی اختلاف اٹھ جاتا ہے"۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص ۷۱ باب ہفتم مسائل متفرقہ مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ' مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور)

☆۔ وہابیوں کے "مولانا حافظ" محمد بن بارک اللہ لکھوی نے اپنی کتاب "زینت الاسلام" میں لکھا ہے:

"جے خالص اللہ دی نیت کھانا دیہن ارواح اماماں
نہ طعام مقرہ روز مقرہ رواہے خاص عواماں
ایہو حکم جو یارہویں دیون کھانا دُدھ مٹھائی
جے قصد تقرب پیر ہووے تا خاصہ شرک ایہائی
جے قصد رضا الٰہی دیون پیر ثواب پہنچاون
روز معین شرط نہ سمجھن عالم روا بتاون"

(زینت الاسلام صفحہ ٤٥ حصہ دوم' مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور)

نوٹ: اس کتاب کی تصحیح مشہور غیر مقلد عالم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے کی ہے۔

(۲٦):۔ آل دیوبند کے "پیر و مرشد" حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب نے کہا ہے کہ:

"لوگ کہتے ہیں کہ علمِ غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا"۔

(شمائم امدادیہ حصہ دوم' صفحہ ٦١ مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوھڑ گیٹ ملتان'

امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق صفحہ ٧٩ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور)

☆۔ دیوبندیوں کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

"علمِ غیب جو بلاواسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ بعد جو بواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے"۔

(حفظ الایمان مع بسط البنان صفحہ ١١ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند'

ایضاً صفحہ ١٤ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبندیو پی'

ایضاً ص ١٩ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی'

ایضاً صفحہ ١٩ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

☆۔ یہی اشرف علی تھانوی ایک جگہ یوں کہتا ہے:

''جو شخص علم بلا واسطہ کا قائل ہے وہ تو کافر ہے اور جو علم بواسطہ کا قائل ہو یعنی خدا کی عطاء کے واسطہ کا وہ کافر نہیں اگر چہ وہ علم محیط ہی کا قائل ہو گو یہ اعتقاد کذب تو ہے مگر ہر کذب تو کفر نہیں''۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۸ ص ۸۳ ملفوظ نمبر: ۸٤ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرف فیروز پور روڈ لاہور)

☆۔ دیوبندی ''رئیس المناظرین'' مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری لکھتا ہے کہ:

''سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے''۔

(توضیح البیان فی حفظ الایمان صفحہ ٤ مطبع قاسمی دیوبند' مجموعہ رسائل چاند پوری جلد ۱' صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

☆۔ دیوبندی ''محدث اعظم پاکستان'' مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی لکھتا ہے:

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام وہ جزئی اور کلی علوم حاصل ہو گئے تھے جو حق تعالیٰ کے نزدیک آپ کی شانِ اقدس کے لائق اور مناسب تھے''۔

(ازالۃ الریب صفحہ ۱٤۸ طبع مارچ ۲۰۱۲ء' مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

(۲۷):۔

☆۔ دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب لکھتے ہیں:

کھول دے دل میں درِ علمِ حقیقت میرے رب
دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے رب
ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(ارشاد مرشد صفحہ ۱۳ مطبوعہ لکھنو' کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ دار الاشاعت ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی)

☆۔ دیوبندی ''حکیم الامت مجدد الملت'' مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

کھول دے دل میں درِ علمِ حقیقت میرے رب
ہادیِ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ صفحہ ۲ مطبوعہ دیوبند)

☆۔ دیوبندی حضرات کے "شیخ العرب والعجم" حسین احمد ٹانڈوی نے بھی حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا لکھا ہے۔

(سلاسل طیبہ صفحہ ٦ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

☆۔ دیوبندی ممدوح ظفر علی خان صاحب نے لکھا ہے کہ:

"کچھ شیعیوں ہی کے نہیں مشکل کشا علی
ہر رن میں نعرہ سنیوں کا بھی ہے یا علیؓ"

(چمنستان صفحہ ۲۳۰ بار اول ۱۹٤٤ مطبوعہ پبلشرز یونائٹیڈ چوک انارکلی لاہور)

(۲۸):۔ آلِ دیوبند کے "قاسم العلوم والخیرات" مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی صفحہ ۸ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دھلی)

نوٹ: قاسم نانوتوی کا مذکورہ بالا شعر درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے حوالے پیش خدمت ہیں:

("الشھاب الثاقب": از حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی صفحہ ٤٩ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

ایضاً صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ ادارہ تحقیقات اھل سنت بلال پارک بیگم پورہ لاھور)

بیس بڑے مسلمان از عبدالرشید ارشد دیوبندی صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاھور۔

دیوبند سے بریلی تک از ابوالاوصاف رومی دیوبندی صفحہ ٦٢ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاھور۔

☆۔ دیوبندیوں کے "پیر و مرشد" حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب نے لکھا ہے:

یارسول کبریا فریاد ہے   یا محمد ﷺ مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرے   یا نبی ﷺ حال ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب مشمولات کلیات امدادیہ صفحہ ۹۰/۹۱ مطبوعہ دارالاشاعت ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی)

☆۔ دیوبندی "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے:

یا شفیع العباد خذ بیدی
انت فی الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجیے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ ۱۹٤ مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ
ایضاً صفحہ ۱۵٦ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور)

☆۔ نیز تھانوی کے یہ اشعار دیوبندی "مولانا" نثار احمد فتحی نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں، ملاحظہ ہو!

(تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ مکتبۃ الشیخ ۳/٤٤٥ بہادر آباد کراچی) یہ کتاب دیوبندی مفتی عبدالمجید دین پوری کی پسند فرمودہ بھی ہے۔

☆۔ تھانوی صاحب نے مزید لکھا ہے:

اے لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

ترجمان ہر چہ مارا درد دل ست

دستگیر ہو کہ پایش در گل ست

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بابرکت ہیں کہ آپ کے دیدار ہی سے ہر سوال حل ہو جاتا ہے اور ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ جو بات ہمارے دل میں ہے آپ اس کے بیان کرنیوالے ہیں اور کسی مصیبت میں مبتلا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دستگیر ہیں

(حیات المسلمین صفحہ ۱۱ مطبوعہ مکتبۃ العلم ۱۸ اردو بازار لاہور)

نوٹ: حیات المسلمین کتاب تھانوی کے نزدیک کس درجہ کی حامل ہے وہ دیوبندی پروفیسر کی زبانی ملاحظہ کریں:

''آپ رحمۃ اللہ علیہ (اشرف علی تھانوی از ناقل) حیوۃ المسلمین کو اپنے لئے سرمایہ نجات سمجھتے تھے۔فرمایا کہ:

''میرا غالب گمان ہے اس سے میری نجات ہو جائے گی۔اس کو میں اپنی ساری عمر کی کمائی اور تمام عمر کا سرمایہ سمجھتا ہوں''۔

(بزم اشرف کے چراغ از پروفیسر احمد سعید دیوبندی صفحہ ۱۰ مطبوعہ المیزان ناشران و تاجران کتب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

☆۔ دیوبندی ''حکیم الامت مجدد الملت'' اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ نے لکھا ہے کہ:

''حق نے پیدا کر دیئے احمد ﷺ رسائی کے لئے

ہو گئے ظاہر جہاں میں مشکل کشائی کے لئے''

(باغ جنت صفحہ ۳۳۷ مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

☆۔ وہابیوں کے ''مجدد'' اور ''خاتمۃ المحدثین'' صدیق حسن خان بھوپالی کے اشعار جن میں صدیق حسن خان بھوپالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل دور کرنے اور مددگار تسلیم کیا ہے۔وہ بھوپالی کے بیٹے نے یوں نقل کئے ہیں:

یا سیدی یا عروتی ووسیلتی یا عُدّتی فی شدۃٍ ورخاء

شفعت جاهك ضارعا متذللا — مالی وراء ك صارف الضرّاء

انت المغيث برحمة وكرامة — فی غُمَّةٍ و غوايلٍ وبلاء

مالی وراء ك مستغاث فارحمن — يارحمة للعالمين بكائی

(مآثر صدیقی حصہ دوم صفحہ ۳۰`۳۱ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)

ترجمہ: (۱):۔اے میرے سردار اے میرے سہارے اور میرے وسیلے اور میرے سختی اور نرمی کی حالت میں سازوسامان

(۲):۔ میں نے نہایت عاجزی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و جاہ کو شفیع بنایا کیونکہ میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تکلیف کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔

(۳):۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت وکرامت کے ساتھ ہر سختی اور مشکلات اور مصیبت میں مددگار ہیں۔

(۴):۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میرا کوئی فریادرس نہیں اے رحمۃ للعالمین میری گریہ و زاری کو دیکھئے اور مجھ پر رحم کیجیے۔

☆۔ اسی طرح وہابیوں کے ''محدث'' وحید الزماں حیدرآبادی نے بھی ان اشعار کو اپنی کتاب ہدیۃ المہدی صفحہ۲۰ کے حاشیہ پر نقل کیا ہے۔

(۲۹):۔

☆۔ عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی: تذکرۃ الرشید جلد۱` صفحہ ۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور`

☆۔ تالیفات رشیدیہ صفحہ ۷ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

(۳۰):۔ عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی: تذکرۃ الرشید جلد ۱` صفحہ ۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

(۳۱):۔

☆۔ الترمذی:الجامع الصحیح صفحہ ٦٤٧ الرقم ٢١٣٩ ابواب القدر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ماجاء لایرد القدر الاالدعاء مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

☆۔ السیوطی: الجامع الصغیر جلد ۲ صفحه ۷۵٦ الرقم: ۹۹٦۸ مطبوعه دار الفکر بیروت

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر جلد ٦ صفحه ۲۵۱ الرقم : ٦۱۲۸ مطبوعه دار احیاء التراث بیروت لبنان

☆۔ الطحاوی: مشکل الآثار جلد ۸ ص ۷۸ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت،

☆۔ ابن ماجہ اور امام حاکم نے ان الفاظ سے اس روایت کو نقل کیا ہے "لایرد القدر الا الدعآء"۔

(ابن ماجه: السنن کتاب السنة باب فی القدر الرقم: ۹۰، صفحه ۱۸، ابواب الفتن باب العقوبات الرقم: ٤۰۲۲ صفحه ۷۳۱ مطبوعه دار السلام للنشر و التواریخ الریاض

☆۔ الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعا و التسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر جلد ۲ صفحه ۵۳ مطبوعه دار الفکر، بیروت۔

(۳۲):۔

☆۔ فتاویٰ رشیدیه حصه اول صفحه ۱۱۹ کتاب التقلید و الا جتهاد مطبوعه میر محمد کتب خانه آرام باغ کراچی

☆۔ تالیفات رشیدیه صفحه ۲٤۲ مطبوعه اداره اسلامیات لاهور۔

(۳۳):۔ مجموعة التوحید صفحه ۳۳ مطبوعه سعودی عرب۔

(۳۴):۔

☆۔ البخاری: الصحیح صفحه ۱۲۷۸ الرقم: ۷٤۳۲۰ کتاب التوحید باب قول الله تعالیٰ (تعرج الملئکة و الروح الیه)

صفحه ۵۵۷ رقم الحدیث ۳۳٤٤ کتاب احادیث الانبیاء مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض

☆۔ المسلم: الصحیح صفحه ٤۳۱ رقم الحدیث ۱۰٦٤ کتاب الزکوٰة باب ذکر الخوارج و صفاتهم مطبوعه دار السلام للنشر و التواریخ الریاض

(۳۵):۔ الجامع الفرید صفحه ٦۰٤ مطبوعه شرکة الجمیع

(۳۶):۔

☆۔ کشف الشہاب مترجم صفحہ ۱۹ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور،

☆۔ الجامع الفرید مجموعہ ۸ رسائل صفحہ ۲۴ مطبوعہ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

(۳۷):۔

☆۔ کشف الشبہات مترجم صفحہ ۱۰ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور،

☆۔ الجامع الفرید مجموعہ ۸ رسائل صفحہ ۱۵ مطبوعہ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

(۳۸)

☆۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۹ کتاب التقلید والاجتہاد مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

☆۔ تالیفات رشیدیہ ص ۲۴۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

(۳۹):۔

☆۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوص صفحہ ۲۱ کتاب العقائد مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

☆۔ تالیفات رشیدیہ ص ۸۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

(۴۰):۔

☆۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی۔
ایضاً صفحہ ۲۹ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔
ایضاً صفحہ ۶۸ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
ایضاً صفحہ ۵۴ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چک ۱۰۹/ آر ۷ چیچہ وطنی

ضلع ساھیوال

ایضاً صفحہ ۴۷ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاھور

ایضاً صفحہ ۳۸ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی

ایضاً صفحہ ٦٨ مطبوعہ دارالسلام

ایضاً صفحہ ٩٥ مطبوعہ مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ

ایضاً صفحہ ٦٧ مطبوعہ اسلامی اکادمی ١٧ اردو بازار لاھور

(۴۱):۔ پارہ: ٢٢ سورۃ الاحزاب آیت: ٤٠

(۴۲):۔

☆۔ الدارمی: السنن جلد ١ صفحہ ٤٠ رقم الحدیث :٤٩ باب اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

☆۔ البخاری: التاریخ الکبیر جلد ٤ صفحہ ٢٣٦ رقم الحدیث ٢٨٣٧ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

☆۔ الطبرانی: المعجم الاوسط جلد ١ ص ١٤٢ رقم حدیث ١٧٢ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض

☆۔ الھیثمی: مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ باب عظم قدرہ صلی اللہ علیہ وسلم الرقم: ١٣٩٢٤ جلد ٨ صفحہ ٣٢٥ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان

(۴۳):۔ تقویۃ الایمان صفحہ ٦٩ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی۔

ایضاً صفحہ ٥٠ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

ایضاً صفحہ ١٣٢ مطبوعہ مکبۃ الخلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور

ایضاً ص ١٠٠ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساھیوال

ایضاً صفحہ ٨٦ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاھور

(۴۴):۔

☆۔ ابی یعلیٰ: المسند الرقم:۳۴۱۲ جلد۳ صفحہ۳۷۹ مسند انس بن مالک مطبوعہ موسسۃ علوم القرآن بیروت،لبنان

☆۔ الھیثمی: مجمع الزوائد الرقم:۱۳۸۱۲ جلد۸ صفحہ۲۷۶ باب ذکر الأنبیاء صلی اللہ علیھم وسلم مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان

☆۔ البیھقی: حیات الأنبیاء بعد وفاتھم صفحہ ۷۰/۷۲ الرقم: ۱،۲ مطبوعہ دارالکتب محلہ جنگی پشاور

☆۔ الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب علامات النبوۃ جلد۳ صفحہ ۱۰۰ رقم الحدیث ۲۳۳۹ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

☆۔ الدیلمی : مسند الفردوس الرقم:۴۰۳ جلد۱ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

☆۔ السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر الرقم: ۳۰۸۹ صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر الرقم :۳۵۱۱ جلد۱۵ صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی۔

☆۔ عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد٦ صفحہ ۵۹۴ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابن عدی : الکامل فی الضعفاء فی الرجال جلد۳ صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ زرقانی: شرح المؤطا کتاب الجامع جلد ۴ صفحہ ۳۵۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ مناوی : فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد۳ صفحہ ۷۰۷ مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ۔

☆۔ صالحی: سبل الھدیٰ والرشاد باب حیاتہ فی قبرہ جلد۱۲ صفحہ ۳۵٦

مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

☆۔ عسقلانی: المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة احادیث الانبیاء باب حیاة الانبیاء فی قبورهم رقم الحدیث ۳۴۵۲ جلد۳ صفحہ ۲،۲۹ مطبوعہ دار المعرفة بیروت۔

☆۔ الملا علی القاری: المرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح جلد۳ صفحہ ۴۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

☆۔ السمهودی: وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ جلد۴ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ مکتبة الحقانیہ پشاور۔

☆۔ ابن النجار: ذیل تاریخ البغداد رقم الترجمہ ۱۳۳۴ جلد۲۰ صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۴۵):۔

☆۔ ابن ماجہ: السنن ،الرقم :۱۶۳۷ صفحہ ۲۹۱،۲۹۲،ابواب ماجاء فی الجنائز باب ذکر وفاته ودفنه صلی الله علیه وسلم ،مطبوعہ دار السلام للنشر والتواریخ الریاض۔

☆۔ التبریزی: مشکوة المصابیح صفحہ ۱۲۱ باب الجمعة الفصل الثالث مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۴۶):۔ قسطلانی: المواهب اللدنیہ المقصد العاشر الفصل الثانی فی زیارة قبره الشریف ومسجده المنیف جلد۳ صفحہ ۴۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،لبنان

(۴۷):۔

☆۔ قسطلانی: المواهب اللدنیہ جلد۳ صفحہ ۴۱۰ الفصل الثانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ،

☆۔ ابن الحاج المالکی۔ المدخل لابن الحاج جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ فصل فی زیارہ القبور مطبوعہ المکتبة العصریة ،

☆۔ النبهانی: الانوار المحمدیه صفحه ۳۹٦ الفصل الثانی فی زیارة قبره الشریف و مسجدهٖ المنیف صلی الله علیه وسلم مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

(۴۸):۔ السیوطی: الحاوی للفتاویٰ صفحه ٥٥٤ انباء الأذکیاء بحیاة الأنبیاء مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۴۹):۔ الشیخ عبدالحق: مدارج النبوة جلد ۲ ص ٤٤٧ وصل دربیان حیات انبیاء صلوات الله علیهم اجمعین مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور

(۵۰):۔ تقویة الایمان صفحه ٤٧ مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ دهلی
ایضاً صفحه ٣٦ مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان
ایضاً صفحه ٨٩ مطبوعه مکتبه خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور
ایضاً صفحه ٧٠ مطبوعه مکتبه محمدیه چیچه وطنی ضلع ساهیوال
ایضاً صفحه ٦١ مطبوعه المکتبة السلفیة شیش محل روڈ لاهور
ایضا صفحه ٥١ مطبوعه دار الاشاعت اردو بازا رکراچی
ایضاً ص٨٣ مطبوعه دار السلام
ایضا صفحه ٨٣ مطبوعه اسلامی اکادمی ١٧ اردو بازار لاهور

(۵۱):۔ تقویة الایمان صفحه ٦٦ مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ دهلی
ایضاً صفحه ٤٨ مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان
ایضاً صفحه ٩٦ مطبوعه مکتبه محمدیه چیچه وطنی ضلع ساهیوال
ایضا صفحه ١٢٦ مطبوعه مکتبه خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بزار لاهور
ایضاً صفحه ٧٠ مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔
ایضاً صفحه ٨٢ مطبوعه المکتبة السلفیة شیش محل روڈ لاهور

ایضاً صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ دارالسلام

ایضاً صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ اسلامی اکادمی ۱۷ اردو بازار لاھور

(۵۲):۔ پارہ :۲ سورۃ البقرۃ آیت : ۱٤٤

(۵۳):۔ احمد بن حنبل: المسند جلد۱ صفحہ۲٤۲ مطبوعہ ادارۃ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانوالہ

(۵۴):۔ البخاری: الصحیح صفحہ ٤٦٥ رقم الحدیث ۲۸۰۷ کتاب الجھاد والسیر باب قول اللہ عزوجل (من المومنین رسال صدقواما عھدوا الخ)

صفحہ ۸٤۱ رقم الحدیث ٤۷۸٤ کتاب التفسیر سورۃ الاحزاب مطبوعہ دارالسلام للنشر للتوزیع الریاض

(۵۵):۔ الشیخ عبدالحق: مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور

(۵۶):۔ ابن حجر مکی: الجوھر المنظم صفحہ ٤۲ الفصل الثانی مطبوعہ الادارۃ المرکزیۃ الاشاعت القرآن والسنۃ لاھور

(۵۷):۔ اشرف علی تھانوی: الافاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ٤۳۸ صفحہ ٤۳۹ ملفوظ نمبر ٦٤٤ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیۃ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاھور

(۵۸):۔ خلیل احمد سھارن پوری: البراھین القاطعہ صفحہ ۵۱ مطبوعہ ساڈھور

ایضا ۵۵۰ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبندیو۔ پی انڈیا

(۵۹):۔ تقویۃ الایمان صفحہ ٦۸ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی

ایضاً صفحہ ٤۹ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

ایضا صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور

ایضا صفحہ ۹۹ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساھیوال

ایضاً صفحہ ۸۵ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور'
ایضا صفحہ ۷۲ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی'
ایضاً' صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ دار السلام
ایضاً ص ۱۱۰' ص ۱۱۱ مطبوعہ اسلامی اکادمی ۱۷ اردو بازار لاہور

(۲۰):۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی
ایضا صفحہ ۱۸ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان'
ایضاً' ص ۴۱ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور'
ایضاً' صفحہ ۳۰ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساھیوال'
ایضاً' ص۲۷ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور'
ایضاً' صفحہ ۴۴ مطبوعہ دار السلام
ایضاًص ۲۲ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی
ایضاً' صفحہ ۴۵ مطبوعہ اسلامی اکادمی ۱۷ اردو بازار لاہور

(۲۱):۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۷۲ مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی
ایضاً' صفحہ ۵۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان'
ایضاً ۱۳۶ مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور'
ایضاً' صفحہ ۹۰ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
ایضاًص ۱۱۶ مطبوعہ دار السلام
ایضاً صفحہ ۷۶ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی
ایضا صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ اسلامی اکادمی ۱۷ اردو بازار لاہور

(۲۲):۔ البخاری: الادب المفرد' ۲۶۴ رقم الحدیث: ۱۰۰۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی'
ایضاًص ۲۵۳ رقم الحدیث: ۹۷۴ مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل

(۶۳):۔ البخاری: الادب المفرد صفحه ٢٦٥ رقم الحدیث ١٠٠٤ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی۔

ایضاً ص ٢٥٣ رقم الحدیث: ٩٧٥ مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل

(۶۴):۔ البخاری: الادب المفرد صفحه ٢٦٥ رقم الحدیث: ١٠٠٥ مطبوعه قدیمی کتب مقابل آرام باغ کراچی۔

ایضاً صفحه ٢٥٤ رقم الحدیث ٩٧٦ مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل

(۶۵):۔

☆۔ فتاوی رشیدیه حصه سوم صفحه ٩٨، ص٩٩ مطبوعه میر محمد کتب خانه آرام باغ کراچی۔

☆۔ تالیفات رشیدیه صفحه ١٤٩ مطبوعه اداره اسلامیات انارکلی لاهور

تقریر نمبر 4

حقانیتِ مسلکِ اہل سنت

خطبہ

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھدان سیدنا و مولٰنا و کریمنا ورؤوفنا و حبیبنا و محبوبنا و حبیب ربنا و محبوب ربنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثناوغیثناومعیننا وعیوننا ووکیلنا و کفیلنا و شفیعنا و شفاء نا وملجاء ناوماْ وٰنا وقرتنا و قرۃ عیوننا و قرۃ ابصارنا وقرۃ اجسادنا وقرۃ ارواحنا وقرۃ قبورنا و قرۃ قلوبنا وقرۃصدورنا و نورنا و نور قبورناو نور قلوبنا ونور صدورناو نوروجودنا ونورابصارناو نور عیوننا ونوراجسادنا ونورارواحنا ونوردیننا ونورایماننا ونور اسلامنا ونورحشرناونورنشرناونورعرش ربنا و نور کرسی ربنا ونور ربنا و نورقلم ربناونور سموات ربنا ونورارض ربناونور جنات ربنا ونورذات ربنا محمدا عبدہ ورسولہ،

یارسول اللہ انت نور ذات ربنا ، انت مَالکُ مُلکِ ربنا باذن ربنا سیدنا و مولانا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ و بارَکَ وسلَّم ۔ امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیأتین علی أمتی ماأتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من أتی أمہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک و ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملۃ و تفترق أمتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قال ومن ھی یا رسول اللّٰہ؟ قال: ما انا علیہ و اصحابی۔

ایک عام آدمی کے ذہن میں پیدا ہونے والا شبہ:

آج کل پتا کیا رواج ہے۔آپ تقریر سننے آئے ہیں۔آپ جب یہاں سے جاؤ گے تو دوسرا پوچھے گا سناؤ بھئی کہاں گئے تھے؟ کیا لینے گئے تھے؟ کون آیا تھا پہلا یا روہ سا لگلے والا مولوی ہے ناں عنایت اللہ وہ آیا تھا۔دوسرا اچھا تو نے مولوی ضیاء القاسمی کوسنا تھا؟ پہلا سنا تھا۔خالد محمود کوسنا ہے؟ سنا ہے۔عبدالقادر روپڑی کوسنا ہے؟ سنا ہے۔یار محمد دین، خیر دین رات کی کیا سنائیں ہم ہیں ان پڑھ اور جاہل لوگ سارے مولوی قرآن و حدیث کا نام لیتے ہیں۔اب تو ہی بتا خیر دین کس مولوی کو سچا کہیں، کس کو جھوٹا۔اگر سچی بات کریں تو ان مولویوں نے تو ہمارا بیڑا ہی غرق کر دیا ہے۔پہلا بولا غلام خان کو مانیں، مولوی عنایت اللہ کو مانیں۔ضیاء القاسمی کو مانیں عبدالقادر روپڑی کو مانیں، دوسرا بولا ہم نے تو کلمہ پڑھا ہوا ہے۔ہم نے تو کسی مولوی کی بات سننی ہی نہیں۔تیسرا بولا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک مانتے ہیں۔بے عیب مانتے ہیں۔یہ ملاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں عیب نکالتا ہے۔چوتھا کہتا ہے ملک کرم دین تجھے پتا ہے ان مولویوں

نے پارٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔اگر یہ پارٹیاں نہ بنائیں تو ان کا روٹی پانی نہیں چلتا۔

ضیاء القاسمی کو دیوبندیوں نے بلایا۔

عبدالقادر روپڑی کو وہابیوں نے بلایا۔

ان بریلویوں نے مولوی عنایت اللہ کو بلایا۔

سب کی پارٹی بنی ہوئی ہے۔ان لوگوں نے کرم دین ہم لوگوں کو ایک ہونے نہیں دینا۔انہوں نے ہم لوگوں کو بے وقوف بنایا ہوا ہے۔اگر یہ مولوی پارٹیاں چھوڑ دیں تو مولوی مرے۔

پانچواں آیا کیا باتیں کر رہے ہو۔سن کر میں تو کہتا ہوں سب مسلکوں کے مولوی اکٹھے کر کے ناں ایک جہاز بھر کر سمندر کے درمیان میں ان کو پھینک دینا چاہیے۔

اس شبہ کا جواب:

اب حدیث شریف سنو میں بیان کرتا ہوں۔کوئی وہابی بیٹھا ہے،کوئی دیوبندی بیٹھا ہے،کوئی تبلیغی بیٹھا ہے،کوئی مودودی بیٹھا ہے،سب سنیں میں اہل سنت حنفی بریلوی میں بریلویت کا لوہا نہیں بریلویت کا پتھر لوہا آگ میں چلا جائے تو پگھل جاتا ہے لیکن پتھر نہیں پگھلتا میں بریلی شریف میں تین سال پڑھتا رہا ہوں۔میری بیعت حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی حامد رضا خان رضی اللہ عنہ سے ہے۔بطور تحدیث نعمت کے عرض کرتا ہوں۔مجھے آپ سے بیعت کی اجازت بھی ہے۔میں حدیث شریف بیان کرنے لگا ہوں کوئی بھی خواہ کسی بھی فرقے کا ہو وہ اس حدیث شریف کو غور سے سنے پھر سوچے سمجھے اس کو اپنے مسلک کے جھوٹے ہونے کی خبر نہ ہو جائے تو مجھے غوث پاک کا غلام نہ کہنا۔

حدیث افتراق امت:

''صحاح ستہ'' میں حدیث موجود ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیاتین علی امتی ما أتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی أمه علانیة

''میری اُمت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو کچھ بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا بد بخت ہوا کہ اس نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا''۔

لکان فی أمتی من یصنع ذلك

''تو میری اُمت میں بھی ایسے ہوں گے جو ایسے فعل کے مرتکب ہوں گے''۔

وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة

''اور بنی اسرائیل والے بہتر فرقوں میں بٹ گئے''۔

و تفترق أمتی علی ثلاث و سبعین ملة

''اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے فرقے ہو جائیں گے؟ تہتر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صرف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں یہ جو بہتر فرقے باقی ہیں ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نام ونشان نہیں تھا۔

دعا بعد نماز جنازہ کو حرام کہنے والے مخالفین کا رد:

مسئلہ غور سے سنو قبر میں عقیدہ کام آئے گا نہ کہ مولوی۔

دیو بندی، وہابی ملاں تو یوں کرے گا کہ جنازہ پڑھانے کے بعد تمہارے حق میں دعا بھی نہیں کرے گا بلکہ وہ تو دعا کرنے والوں کو بدعتی بناتے ہیں۔ خود کیسے کر سکتے ہیں؟

ایک وقت تھا جب غوث پاک رضی اللہ عنہ سے گئے، پھر حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے گئے۔ پھر انبیاء کرام علیہم السلام سے گئے، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے گئے، اب اللہ سے بھی گئے۔ بھئی جب ہم جنازہ کے بعد دعا کرتے ہیں تو غوث پاک رضی اللہ عنہ سے کرتے ہیں؟ نہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کرتے ہیں؟ نہیں انبیاء کرام علیہم السلام سے کرتے ہیں؟ نہیں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں؟ نہیں۔ ہم جنازہ کے بعد دعا کس سے کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے لیکن دیو بندی وہابی۔ تبلیغی مولوی کہتے ہیں کہ جنازے کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔(۱)

تمام دعائیں اللہ سے مانگنے کا کہنے والے مخالفین اللہ سے دعا مانگنے کو بھی حرام قرار دیتے ہیں:

پہلے کہتے تھے غوث پاک رضی اللہ عنہ سے مانگنا حرام ہے۔

پھر کہنے لگے حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مانگنا حرام ہے۔

اس کے بعد کہنے لگے انبیاء کرام علیہم السلام سے مانگنا حرام ہے۔

حتیٰ کہ یہ کہنے لگے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا حرام ہے۔ لیکن اب کہنے لگ گئے ہیں اللہ سے مانگنا بھی حرام ہے

میں پوچھتا ہوں ان سے جو یہ کہتے ہیں کہ سب ہی سچے ہیں۔ سب قرآن و

حدیث سناتے ہیں بتاؤ یہ جو کچھ یہ کہتے ہیں قرآن پاک کی کس آیت میں لکھا ہے۔ احادیث کی کس کتاب میں لکھا ہے۔ جن لوگوں نے تمہیں اللہ کے ولیوں کے در سے دور کیا پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے در سے دور کیا پھر انبیاء کرام علیہم السلام کے در سے دور کیا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے در پاک سے دور کیا اور اب تم کو اللہ تعالیٰ کے در سے بھگانے جا رہے ہیں۔ بتاؤ ایسوں کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے۔ (۲) اس مسئلہ پر میرا مناظرہ غلام اللہ خان پنڈی والے سے ہو چکا ہے۔

سوچو کس مولوی کے پیچھے لگے ہو جو تمہارے جنازے کے بعد دعا بھی نہیں مانگے گا۔

☆......حدیث پاک میں آتا ہے کہ سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے والے کو پورے قرآن پاک کا ثواب ملے گا۔ (۳) بتاؤ جنازہ پڑھنے والا اگر ہزار بندہ ہے۔ تو ہزار بندہ تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو کتنا ثواب ہوگا؟ ہزار قرآن پاک کا اگر وہ ہزار قرآن پاک کا ثواب آپ کو مل جائے تو آپ پر رب کی کتنی رحمت ہوگی لیکن مولوی نے آپ کو رب کی رحمت سے کتنا دور رکھا ہے۔ بتاؤ یہ تمہارا خیر خواہ ہے یا دشمن؟ دشمن ہی ہوا ناں۔

جب آپ کو دفن کر دیا جائے دفن کرنے کے بعد قبر میں آپ کا امتحان شروع ہو جائے گا لیکن اگر تم ان مولویوں کے پیچھے لگ رہے تو یہ تمہارے لئے خود دعا کرنا تو درکنار دوسروں کو بھی نہیں کرنے دیں گے لیکن اگر تم سنی ہوئے اور آپ کا انتقال ہو گیا تو جنازہ کے بعد دعا کا ثواب بھی ملے گا اور دوسرے دن ختم قل شریف کی محفل منعقد ہو گی

جس میں لوگ قرآن پڑھیں گے، پچھلے آپ کے لئے دعا کریں گے تو اگر بتقاضائے بشریت کچھ گناہ رہ بھی گئے ہوئے تھے تو ان کی پیچھے سے جو دعائیں جاری رہیں گی وہ آپ کو اللہ کی رحمتوں کا مرکز بنا دیں گی۔ ساتویں دن پھر سب جمع ہوں گے اور تمہارے لئے قرآن خوانی کریں گے اور دعا کریں دسویں دن پھر جمع ہوں گے اور پھر تمہارے لئے قرآن خوانی کریں گے اور تمہارے لئے رب کی رحمت کی دعا کریں۔ اسی طرح پھر چالیسویں دن پھر سب جمع ہوں گے اور تمہارے لئے قرآن خوانی اور بخشش کی دعا کریں گے۔ انفرادی طور پر تو ہر وقت اور اجتماعی طور پر بھی تمہارے لئے بخشش کی دعائیں ہوتی رہیں گی تو اگر کوئی گناہ ہوئے بھی تو ان شاء اللہ پچھلوں کی انفرادی و اجتماعی دعاؤں کے صدقے معاف ہو جائیں گے۔

زندوں کی دعا سے مُردوں کی بخشش ہو جاتی ہے:

میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''شرح الصدور'' میں اس روایت کو نقل فرمایا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

امتی أمة مرحومة

''میری اُمت پھر اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتیں اور برکتیں ہیں کہ''

تدخل قبورها بذنوبها

''میری اُمت کے کچھ لوگ جب اپنی قبروں میں جائیں گے تو گناہوں کے ساتھ جائیں گے''۔

وتخرمن قبور هالا ذنوب عليها

''اور جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا''۔

تمحص عنها باستغفار المؤمنين لها(۴)

''اور گناہوں کی یہ تاریکی، پچھلوں کی اس کے لئے بخشش کی دعاؤں سے چھٹ جائے گی''۔

بتاؤ انگلینڈ والو! تم کن لوگوں میں شمار ہونا چاہتے ہو جن کے لئے مرنے کے بعد رب سے دعا مانگنا بھی حرام قرار دیا جائے گا؟ یا جن کے لئے بہانے بہانے سے بخشش کی دعائیں ہوتی رہیں گی؟

مردہ قبر میں ایسے ہوتا ہے جیسے پانی میں ڈوبتا ہوا انسان:

اور قبر میں مردے کو دعا کی کتنی ضرورت ہوتی ہے سنو حدیث شریف میں آتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ 206 پر روایت موجود ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما الميت فى القبر الا كالغريق المتغوث

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے''۔

ينتظر دعوة تلحقه من أب أو ام أو اخ أو صديق

''میت قبر میں باپ کی، ماں کی، بھائی کی اور دوست کی طرف سے دعا پہنچنے کی منتظر رہتی ہے''۔

بتاؤ اگر تم ان مولویوں کے پیچھے چلو گے تو قبر میں پریشان رہو گے کہ نہیں؟ اسی

لئے میں کہتا ہوں کہ سنی بن کر جیو سنی بن کر مرو تو جب تم قبر میں جاؤ گے تو تمہیں پریشانی نہیں ہوگی۔ تمہارے لئے تمہارا باپ بھی دعا گو ہوگا۔ تمہاری ماں بھی دعا گو ہوگی۔ تمہارا بھائی بھی دعا گو ہوگا اور تمہارا دوست بھی دعا گو ہوگا۔ اس حدیث شریف سے یہ سبق بھی ملا کہ کسی بدمذہب وہابی، دیوبندی کو دوست نہ بنایا جائے۔ دوست بھی اپنے سُنّی مسلمان بھائیوں کو بنایا جائے ورنہ قبر میں دوست کی طرف سے دعائیں نہیں آئیں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں جب میت کو دعا پہنچتی ہے تو اس کو کتنی خوشی ہوتی ہے۔ فرمایا:

فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا و ما فیھا۔

''جب میت کو دعا پہنچتی ہے تو یہ اس کی ساری دنیا اور پوری دنیا کے سازو سامان سے بھی پیاری ہوتی ہے''۔

اگر دنیا میں ہوتے ہوئے اسے پورے انگلینڈ کی حکومت دے دی جاتی تو وہ کتنا خوش ہوتا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک ملک نہیں بلکہ پوری دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب کچھ اسے دے دیا جاتا تو وہ اتنا خوش نہ ہوتا جتنا وہ پچھلوں کی دعا کے پہنچنے پر خوش ہوگا۔

وان اللہ عزوجل لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال

''اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبروں والوں کو پہاڑوں جتنا ثواب عطا فرماتا ہے''۔

اور یہ ثواب تمہیں کب ملے گا اگر تم سنی مسلمان رہے اگر سنی نہ رہے تو یہ ثواب

تم کو مل سکتا نہیں ہے۔

زندوں کا مردوں کے لیے فاتحہ کرنا ان کے لیے تحفہ ہے:

اچھا انگلینڈ والو! مجھے یہ بتاؤ اگر تمہیں کوئی ہدیہ دے تحفہ دے تو تمہیں کتنی خوشی ہوگی؟ بہت زیادہ۔ اور اگر تحفہ میں وہ چیز ملے جو پہلے ہو لیکن پھر بھی خوشی ضرور ہوگی لیکن اگر تمہیں کسی چیز کی اتنی زیادہ ضرورت ہو کہ وہ بازار سے بھی نہ ملتی ہو۔ لاکھوں اربوں کھربوں روپے خرچ کرنے سے بھی نہ ملتی ہو تو تمہیں وہ چیز اگر کوئی تحفہ میں دے دے تو تمہیں کتنی خوشی ہوگی؟ اتنی زیادہ کہ ہم بیان کرنے سے قاصر ہیں اور تم اس تحفہ دینے والے کو کتنا محبوب رکھو گے جان سے بھی زیادہ۔ سنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم(٦)

''اور زندوں کا تحفہ مردوں کے لئے دعائے مغفرت ہے''۔

تم بتاؤ جب ہم قبروں میں جائیں گے اگر کوئی ہمارے ذمہ گناہ ہوئے تو ہمیں کس چیز کی ضرورت ہوگی؟ نیکیوں کی اور نیکیاں کب ملیں گی جب پیچھے سے کوئی دعائے مغفرت کرے گا بتاؤ اس وقت جب ہمیں کسی ایک بھی نیکی کی ضرورت ہوگی اور نیکی نہ تو وہاں پیسوں سے ملے گی اور نہ ہی پاس پیسے ہوں گے اور اس وقت جب ہمارے پاس پیسے بھی نہ ہوں گے اور ہمیں نیکی کی بھی اشد ضرورت ہوگی تو اس وقت پیچھے سے تحفہ میں نیکی مل جائے تو کتنی خوشی ہوگی۔ جو بیان سے باہر ہے اور اس کو وہ بندہ جس نے پیچھے سے وہ نیکی تحفہ میں بھیجی کتنا پیارا لگے گا؟ بہت زیادہ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ تم ایسے لوگوں کے ساتھ اپنا اٹھنا بیٹھنا بناؤ جو تمہارے لئے ایسے تحفوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ اور وہ کون ہو سکتے ہیں؟ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی۔

اپنی اولاد کو بھی بد مذہب ہونے سے بچایا جائے تاکہ اس کے لیئے دعائے خیر کرتے رہیں، حدیث شریف سے خوبصورت استدلال:

مشکوٰۃ شریف کے صفحہ 206 (۷) پر ہی ایک یہ روایت بھی ہے:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزو لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ

''حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب جنت میں نیک بندے کے درجہ کو بلند کرتا ہے''۔

فیقول تو وہ نیک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔

یا رب انی لی ھذہ فیقول باستغفار ولدک لک (۸)

''اے میرے رب میرا درجہ کس طرح بلند ہوگیا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیرے لڑکے کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے'۔

اس حدیث مبارکہ سے ان لوگوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے جو خود تو سنی ہیں مگر اپنی اولاد کی صحیح طریقے سے تربیت نہیں کرتے اور ان کے بیٹے بد مذہبوں کی صحبت میں رہ کر بد مذہب ہو جاتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اگر تمہارا بیٹا تمہارے مرنے کے بعد بد مذہب ہوگیا تو تم ان انعامات سے محروم ہو جاؤ گے یا نہیں؟ ہو جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دل وجان سے فدا ہونا ایمان ہے:

ان بد مذہب مولویوں کے پیچھے لگ کر اپنا ایمان خراب نہ کرو۔ بلکہ قبر میں وہ ایمان لے کر جائیں جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔

سنو! ایمان کس چیز کا نام ہے؟

ایمان کسی مکان کا نام نہیں۔

ایمان کسی دکان کا نام نہیں۔

ایمان کسی کوٹھی کا نام نہیں۔

ایمان نماز پڑھنے کا نام نہیں۔

ایمان روزہ رکھنے کا نام نہیں۔

ایمان داڑھی رکھنے کا نام نہیں۔

ایمان حج کرنے کا نام نہیں۔

ایمان خانہ کعبہ کا طواف کرنے کا نام نہیں۔

ایمان قرآن پاک پڑھنے کا نام نہیں۔

ایمان تبلیغ کرنے کا نام نہیں۔

بلکہ ایمان نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل دینے کا۔

اگر ایمان داڑھی کا نام ہوتا۔

اگر ایمان نماز کا نام ہوتا۔

اگر ایمان قرآن پاک پڑھنے کا نام ہوتا۔

تو منافقین مکہ تم سے بڑے ایمان والے ہوتے۔ بتاؤ منافقین ایمان والے ہیں؟ ہرگز نہیں، کیوں نہیں بھئی وہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے؟ پڑھتے تھے، وہ داڑھی نہیں رکھتے تھے؟ رکھتے تھے۔ وہ قرآن پاک نہیں پڑھتے تھے؟ پڑھتے تھے تو پھر وہ ایمان والے کیوں نہیں ہوئے۔ تم کہو گے نمازیں تو پڑھتے تھے، قرآن تو پڑھتے تھے داڑھیاں تو

رکھتے تھے لیکن ایمان والے نہیں وہ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے قربان نہیں ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نہیں کرتے تھے۔ آپ سے محبت نہیں رکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے:

حدیث شریف میں آتا ہے اٹھاؤ بخاری شریف اس روایت میں موجود ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعة یا رسول اللہ؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟

قال: ما أعددت لها؟

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے''؟

قال ما اعدت لها من کثیر صلاة ولا صوم ولا صدقة

''اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کے لئے نہ تو کوئی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ کوئی زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ کوئی زیادہ صدقہ کیا ہے''۔

ولکنی احب اللہ ورسولہ

''البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا

ہوں''۔

قال: أنت مع من أحببت (۹)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ ہوگا''۔

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور ایمان کی اصل اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر جواب میں عرض کرنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی کثیر نمازیں کثیر روزے اور کثیر صدقہ نہیں کیا۔ ہاں اتنی بات پر ضرور مان ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرتِ نماز و روزہ اور صدقہ کی ترغیب دیئے بغیر ارشاد فرمانا جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ ہوگا۔ اس بات پر کھلی دلیل ہے کہ ایمان کثرت نماز کثرت روزہ اور کثرت صدقہ کا نام نہیں بلکہ ایمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت و پیار کا نام ہے اور اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ مان کرنے والی چیز کثرت نماز کثرت روزہ اور کثرت صدقہ نہیں بلکہ مان کرنے والی چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے۔

اچھا انگلینڈ والو یہ بتاؤ کہ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ جواب میں صحابی نے عرض کیا میں نے کوئی کثرت نماز نہیں کی۔ کوئی کثرت روزہ نہیں کی۔ کوئی کثرت صدقہ نہیں کی۔ بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

سوال کا جواب یہ بات بنتی ہے؟ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ جواب میں کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ میں نے نمازوں کی کثرت کی ہے روزوں کی کثرت کی ہے۔ صدقہ کی کثرت کی ہے لیکن صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک آنے والی اُمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتانا چاہتے تھے اور اس بات پر دربار نبوت سے مہر تصدیق ثبت کروانا چاہتے تھے کہ نمازوں کی کثرت کوئی ایسی چیز نہیں جن پر سنگت مصطفیٰ مل جائے روزوں کی کثرت کوئی ایسی چیز نہیں جس پر قیامت کے دن ساتھ مصطفیٰ مل جائے اور صدقہ کی کثرت کوئی ایسی چیز نہیں جس پر قیامت کے روز قربِ مصطفیٰ مل جائے۔ نمازوں کی کثرت روزوں کی کثرت صدقہ کی کثرت سے یہ مقام نہیں ملتا بلکہ یہ مقام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل وجان سے چاہنے سے ملتا ہے۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے پیار کرتا ہوں جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے ساتھ تو پیار کرتا ہے محبت کرتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کا تو جسم ہی نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ گویا جس کو قرب مصطفیٰ مل گیا اس کو قرب خدا بھی مل گیا۔

مخالفین کا اعتراض کہ ''اہل سنت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرتے لیکن بے عمل ہیں'' کا جواب:

مولوی خالد محمود نے کہا ہے کہ بریلوی نمازیں نہیں پڑھتے۔ بریلوی روزے نہیں رکھتے۔ بریلوی بے عمل ہیں وغیرہ۔ لہٰذا یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار کیسے ہوسکتے ہیں۔ ان کا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ خالد محمود کا یہ کہنا

کہ بریلوی نماز نہیں پڑھتے بریلوی روزے نہیں رکھتے۔ یہ مولوی خالد محمود کا ہم پر صریح بہتان ہے۔ اگر مولوی خالد محمود کا مقصود وہ لوگ ہیں جو شامت اعمال کی بنا پر ایسے کرتے ہیں تو وہ تو تمہارے مسلک میں بھی موجود ہیں تم قسم اٹھا کر کہہ سکتے ہو کہ کوئی بھی دیوبندی نماز نہیں چھوڑتا کوئی بھی دیوبندی روزہ نہیں چھوڑتا لہٰذا اس طرح کی بدعملی تمہارے مسلک میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا مولوی خالد محمود کا یہ کہنا کہ یہ محبت رسول کے دعویدار کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں مولوی خالد محمود کی بات سے ثابت ہوا کہ اگر بندہ نمازوں میں کوتاہی کرتا ہو۔ روزوں میں کوتاہی کرتا ہو اور محبت رسول عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ آیئے میں آپ کو بخاری شریف کتاب الحدود سے ایک روایت سناتا ہوں۔ خود سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کروا لیتے ہیں کہ بے عملی کی بنا پر بندہ محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے یا نہیں۔

عن عمر بن الخطاب ان رجلا علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم کان اسمه عبدالله و کان یلقب حمارا

''حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک آدمی تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا''۔

و کان یضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم

''وہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا''۔

و کان النبی صلی الله علیه وسلم قد جلده فی الشراب

''اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر اس پر کئی بار حد بھی جاری

فرمائی"۔

فاتی به یوما فامربه فجلد

شاید اس نے اپنی دیرینہ عادت سے مجبور ہو کر پھر شراب پی لی" جس پر اسے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے مارے جانے کا حکم صادر فرمایا جس پر اس کو کوڑے مارے گئے۔

فقال رجل من القوم اللهم العنه ما اكثر مايوتى به

"پس لوگوں میں سے ایک نے کہا اے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرما یہ کتنی بار شراب پینے کے جرم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا ہے"۔

فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لا تلعنوه

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس پر لعنت نہ کرو"۔

فواللّٰه مجھے اللہ کی قسم

ما علمت انه یحب اللّٰه ورسوله(۱۰)

"میں جانتا ہوں کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے"۔

اب بتاؤ خالد محمود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شراب پینے والے شخص کے متعلق بھی ارشاد فرمائیں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور تم نماز پر کوتاہی اور روزوں پر کوتاہی کرنے والے سنی مسلمان کے محبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے دعویٰ کو جھوٹ پر مبنی بتلا رہا ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو ایمان والا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ دل و جان سے زیادہ محبت رکھنے والا شخص ہے اس کا دل کس طرح عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہو سکتا ہے۔

سنا ایمان کس کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل دینا۔

مومن وہ ہے جو دل بھی دے جسم بھی دے۔

کافر وہ ہے جو نہ دل دے نہ جسم ہی دے۔

منافق وہ ہے جو دل نہ دے جسم دے۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر نقطہ چینی کرے جان لیں اس کے دل میں ایمان نہیں۔ اب دیکھیں کون کون سے فرقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نقطہ چینی کرتے ہیں۔

قرآن وحدیث پڑھ کر، منافق قرآن پاک پڑھتے تھے۔ نمازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مسجد نبوی میں پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے تھے جتنے اسلام کے ظاہری اعمال ہیں ان پر عمل کرتے تھے۔ بتاؤ جنتی ہیں؟ نہیں کیا ہیں؟ دوزخی ہیں۔

بتاؤ نمازیں نہیں پڑھتے تھے؟ روزے نہیں رکھتے تھے؟ قرآن پاک نہیں پڑھتے تھے؟ پھر دوزخی کیوں ہوئے؟ جسم دیا ہے مگر دل نہیں دیا۔ ایمان والا جسم کا مالک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے اور دل کا مالک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحَمد کہ میں دنیا سے مسلمان گیا

سنو ان کا دل کیسا ہے؟ کہتے ہیں نماز میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل میں خیال ہی آجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

یہ عقیدہ رکھ کر پھر کہے میں نے دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں بتاؤ اگر دل دیا ہوتا تو یوں کہتا؟ ہر گز نہیں۔

مخالفین کے مسلمہ امام اسماعیل دہلی والے نے لکھا ہے۔ ان دونوں کا عقیدہ ہے۔ اسماعیل دہلوی لکھتا ہے۔

''زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے''۔

سنوان کی نماز کیسی ہے؟ تھوڑا آگے جا کر لکھتا ہے۔

''مثلاً اگر وہ وسوسہ ظہر کی نماز میں پیش آیا ہے تو فرض اور سنتوں سے فارغ ہو کر تنہائی اور خلوت میں وسوسے کو دل سے بالکل نکال کر سولہ رکعتیں نماز پڑھے اور یہ جب ہے کہ ساری رکعتوں میں خیالات کا سلسلہ لگا رہا تھا اور اگر ساری رکعتوں میں وسوسے نہیں رہے تھے بلکہ بعض تو حضور کے ساتھ خیالات سے خالی پڑی تھیں اور بعض خیالات سے آلودہ ہو گئی تھیں تو وسوسے والی رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت کے بدلے چار رکعتیں ادا کرے''۔(11)

دیکھا ہے کیسے عقائد ہیں ان لوگوں کے۔ ہر بات پر قرآن حدیث قرآن حدیث کرنے والے بتائیں انہوں نے یہ عقائد قرآن مجید کی کس آیت سے لئے ہیں؟

حدیث شریف کی کس کتاب یا کس حدیث سے لئے ہیں۔ میں جرأت سے چیلنج کرتا ہوں کوئی مولوی جاؤ مولوی ضیاء القاسمی کو لے آؤ مولوی خالد محمود کو لے آؤ۔ مولوی غلام اللہ خان پنڈی والے کو لے آؤ مولوی عبدالقادر روپڑی کو لے آؤ۔ ان سے پوچھو یہ مسئلہ جو تمہارے بڑے مولوی نے لکھا ہے یہ قرآن پاک میں حدیث شریف میں کس جگہ لکھا ہے اگر مولوی بتا دے تو میں جھوٹا اگر نہ بتا سکے تو اس کے مسلک کے جھوٹا ہونے پر تو پھر شک نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مولوی یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت کر دے میں اس کے نام اپنی مربع زمین کی رجسٹری کروا دوں گا لیکن صبح قیامت تک کسی خارجی میں جرأت نہیں کہ اپنا یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت کر سکے۔

''اسلام زندہ باد اسلام زندہ باد''۔

مولوی اسلام کے نعرے لگاتا ہے لیکن جو اسلام لے کر آئے ان کے نعرے پہ منہ چڑاتا ہے ''ختم نبوۃ زندہ باد، ختم نبوۃ زندہ باد'' کے نعرے مولوی لگاتا ہے لیکن جن کی یہ شان ہے ان کے نعرے نہیں لگاتا۔ سنو حقیقی مسلمان وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا سر پیش کرے، بتاؤ انگلینڈ والو!

جن کی بارگاہ میں بندہ اپنا سر رکھے اور پیش کرے اور اپنا دل بھی ان کو دے دے اب فیصلہ کریں کہ وہ مرتا مر جائے گا لیکن وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نقطہ چینی کرنا تو دور کی بات ہے برداشت بھی نہیں کرے گا۔ مسئلہ سمجھ آیا؟ (سامعین) جی ہاں اب پتا چلا منافق ٹولہ کون ہے۔

ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ہمارا پڑھا ہوا ان پڑھا ہو مولوی ہو غیر مولوی ہو، علامہ ہو غیر علامہ ہو، مفتی ہو غیر مفتی ہو، ہم چاہے گناہ گار ہیں لیکن ہماری جماعت

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین پر اہل بیت پر غوث پاک رضی اللہ عنہ کسی کی بھی گستاخی کرنے والا موجود نہیں ہے۔

چوبیس گھنٹے نقطہ چینیاں اور گستاخیاں کر کے بتاؤ اس نے نبی کو دل دیا ہوا ہے؟ نہیں ناں دل دیا ہوتا کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہیں۔ (۱۲) معاذ اللہ دل دیا ہوتا کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (۱۳) معاذ اللہ

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی اور ہم ان کے چھوٹے بھائی۔ (۱۴) معاذ اللہ

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (۱۵) معاذ اللہ

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک پاگلوں جانوروں اور گدھوں کے علم جیسا ہے۔ معاذ اللہ (۱۶) معاذ اللہ

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا امتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ (۱۷) معاذ اللہ

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ معاذ اللہ (۱۸)

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا، انبیاء کا عذابِ الٰہی سے بچ جانا غنیمت ہے معاذ اللہ۔ (۱۹)

اگر دل دیا ہوتا تو کبھی نہ کہتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغوت، بولنا جائز ہے معاذ اللہ (۲۰)

بھئی تجھے کیا حق ہے یوں کہنے کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہیں۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک پاگلوں جانوروں اور گدھوں کے علم جیسا ہے۔ معاذ اللہ

اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ معاذ اللہ

انبیاء کا عذاب الٰہی سے بچ جانا غنیمت ہے۔ معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغوت بولنا جائز ہے۔ معاذ اللہ

کیا حق ہے تجھ کو کہنے کا اور یہ حق تجھے کس نے دیا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نقطہ چینیاں کرے اور ان کی گستاخیاں کرے۔

ماں اور باپ پر نقطہ چینیوں کا گستاخیوں کا حق شرع نے نہیں دیا۔ جب ماں اور باپ پر نقطہ چینی کرنے کا حق شرع نے نہیں دیا تو اُمتی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نقطہ چینی کرنے کا حق کس طرح مل گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے فرقے ہوں گے؟ تہتر ایک تو ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں باقی بہتر فرقے تھے؟ نہیں۔ بہتر

فرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مخلوق کا بھی علم ہے جو مخلوق ابھی تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئی جس کا نام ونشان ہی نہیں۔ ثابت ہوا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اس مخلوق کا بھی علم رکھتے ہیں جس کا اس دنیا میں نام ونشان بھی نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کی خبر رکھتے ہیں:

یہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پتا کل کیا ہوگا؟ میں کہتا ہوں جو نبی قیامت تک آنے والے فرقوں اور ان کے جنتی و دوزخی ہونے کو بھی جانتا ہے وہ یہ کیوں نہ جانتا ہوگا کہ کل کیا ہوگا۔ بلکہ سنو!

حدیث شریف سے پہلی دلیل:

''مشکوٰۃ شریف'' (۲۱) میں روایت موجود ہے:

قال یوم خیبر لأعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ و رسولہ(۲۲)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل خیبر کے دن میں جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے''۔

سنا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح کرے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔

لہٰذا صحیح حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کیا ہوگا اس کا

علم رکھتے تھے اور دیوبندیوں وہابیوں کا یہ عقیدہ کے کل کیا ہوگا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں حدیث صحیح کے خلاف ہے۔

حدیث شریف سے دوسری دلیل:

ایک اور حدیث شریف سنو ابوداؤد شریف میں روایت موجود ہے۔ ''باب الاسیر ینال منه و یقرب و یقرن'' (۲۳)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا:

هذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض

''کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ نے زمین پر ہاتھ رکھ کر بتایا''۔

هذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض

''اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ہاتھ رکھ کر بتایا''۔

هذا مصرع فلان غدا ووضع يده على الأرض

اور کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ہاتھ رکھ کر بتایا۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دن قبل ہی دست مبارک سے زمین پر نشانیاں لگا کر بتانا کل کافروں میں سے فلاں یہاں گرے گا اس پر واضح دلیل ہے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ علم رکھتے تھے کہ کل کیا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آگے ارشاد فرماتے ہیں:

" والذی نفسی بیدہ ما جا وز أحد منهم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (۲۴)

"مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کوئی کافر بھی نہیں مرا مگر جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مرنے کی نشانی لگائی تھی"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں اس وقت موجود تھے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ گزارش نہیں کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کیا ہوگا۔ آپ کو اس کی کیا خبر کسی ایک صحابی کا بھی یہ گزارش نہ کرنا ثابت کر دیتا ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کیا ہوگا۔ اس کا علم مبارک رکھتے ہیں۔

یہ عقیدہ کہ کل کیا ہوگا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں۔ احادیث صحیحہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد کے خلاف ہے لہٰذا یہ عقیدہ مردود ہے۔ باطل ہے۔

جنتی فرقہ اور باقی جہنمی فرقوں کی تقسیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے:

کلهم فی النار الا ملة واحدة

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہتر میں سے بہتر دوزخی ہوں گے ایک جنتی باقی سب دوزخی۔

بتاؤ یہ کس نے علیحدہ کیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے کھاتے علیحدہ کر دیئے ہیں۔
دوزخی علیحدہ، جنتی علیحدہ

تم کہتے ہو کلمہ پڑھنے والے سب ایک، بتاؤ ایک ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ایک ہی شمار کیا ہے؟ بولتے نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو ایک ہی شمار کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اب بتاؤ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم ہے یا نہیں؟ یقیناً ہے۔

جنتی کون کون سا پیدا ہوگا اور دوزخی کون کون سا پیدا ہوگا۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کا علم ہے۔ جنتی کون کون ہوگا اور دوزخی کون کون ہوگا۔

پھر کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار نہیں جیسا کہ ان کے بڑے گرو اسماعیل دہلی والے نے لکھا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (۲۵)

بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے دیئے ہوئے اختیار سے بہتر کو دوزخی فرمایا اور ایک کو جنتی فرمایا۔ اگر اختیار نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کو چاہیے تھا کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو بھیجتا جا جبرئیل علیہ السلام جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت آئے گی، حساب کتاب ہوگا، نامہ اعمال کھلے گا، میزان لگے گا، جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنتی ہوگا، جس کی بدیاں زیادہ ہوں گی وہ دوزخی ہوگا۔

قیامت کا دن آنے سے پہلے، حساب کتاب ہونے سے پہلے، میزان لگنے سے پہلے، نامہ اعمال کھلنے سے پہلے، آپ کون ہوتے ہیں، بہتر کو دوزخی بنانے والے۔

مجھے رب مانیں گے، نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے، حج کریں گے۔ زکوٰۃ دیں گے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے نمازیوں کو، روزہ رکھنے والوں کو، حاجیوں کو، زکوٰۃ دینے والوں کو، قرآن پڑھنے والوں کو دوزخی بنا دیا آپ کو کیا اختیار ہے۔ بتاؤ رب نے وحی بھیجی ہے؟ نہیں۔ جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں؟ نہیں ثابت ہوا

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں وہ رب کی بھی رضا بن جاتا ہے۔ سنیوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ اس موقع پر فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (۲۶)

مسئلہ کیا نکلا حدیث شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر فرقوں کو اپنی بارگاہ کا مردود قرار دیا۔ ایک فرقے کو مقبول قرار دیا ہے۔ ثابت ہوا رب کا مردود وہ ہے جو بارگاہ نبوت کا مردود ہے۔ وہ بہتر فرقے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردود قرار دیا ہے وہ کبھی بھی رب والے نہیں ہو سکتے۔ اس کے باوجود ان کا اپنے آپ کو اللہ والا کہلوانا صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے۔

اہل سنت جنتی اور باقی فرقے جہنمی ہیں:

قالوا من ھی یا رسول اللہ

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نجات پانے والے کون ہیں۔ وہ نجات یافتہ فرقہ کون سا ہے''۔

قال ما انا علیہ و اصحابی (۲۷)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوں گے''۔

فقیہ اللیث امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات ۳۷۳ھ میں ہوئی وہ اپنی کتاب ''تنبیہ الغافلین'' صفحہ ۲۰۱ طبع مصر (۲۸) میں اس حدیث شریف کو بیان کرتے

ہیں لیکن اس روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنتی فرقہ کے متعلق سوال کیا تو جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قالوا یا رسول اللہ ما ھذہ الواحدۃ

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتی فرقہ کون سا ہے''۔

قال أھل السنۃ و الجماعۃ(۲۹)

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ فرقہ ہے اہل سنت و جماعت۔

جنتی کن کو کہا؟ اہل سنت و جماعت کو

قرآنِ پاک سے ثبوت کہ قیامت کے دن اہلسنّت کے چہرے روشن ہوں گے:

خطبہ میں جو آیت مبارکہ میں نے تلاوت فرمائی ہے۔

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ(۳۰)

جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔ (کنز الایمان)

اٹھاؤ تفسیر خازن (۳۱)، تفسیر در منثور (۳۲)، تفسیر مظہری (۳۳)، تفسیر قرطبی (۳۴) سب تفسیروں میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ

تبیض وجوہ أھل السنۃ (۳۵) ''قیامت کے دن جن لوگوں کے چہرے چمکدار ہوں گے۔ اہل السنۃ وہ وہابی نہیں ہوں گے، وہ دیوبندی نہیں ہوں گے بلکہ وہ اہل سنت ہوں گے''۔

صحابہ کرام سارے کے سارے اہل سنت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تمام لوگ اہلسنّت تھے، امام زہری سے ثبوت:

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان الناس کانوافی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أھل سنۃ۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں تمام لوگ اہل سنت تھے''۔

اہلسنّت کی طرف دیکھنا عبادت ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما:

''تفسیر قرطبی'' میں لکھا ہے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

ألنظر الی الرجل من أھل السنۃ یدعوا الی السنۃ وینھی عن البدعۃ عبادۃ۔(۳۷)

''یعنی اہل سنت کے آدمی کو دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ) وہ سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے بچاتا ہے''۔

قرآن وحدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ثابت ہوا کہ اہل سنت و جماعت ہی جنتی فرقہ ہے۔ باقی سارے فرقے جہنمی ہیں۔

پتا چلا اہل سنت کی کیا شان ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے۔ سبحان اللہ کیسی شان ہے اہل سنت کی سب دعا کرو اللہ تعالیٰ دنیا میں جئیں تو پھر بھی مسلک اہل سنت پر اور اگر موت ہو تو پھر بھی مسلک اہل سنت پر، آمین ثم آمین۔

خارجی ہرگز اہلسنّت نہیں ہیں:

مخالفین ہرگز اہل سنت نہیں ہیں یہ خارجی ہیں تم کہو گے وہ کیسے سنو ان کے

مسلک کا بڑا مولوی جس کو مجدد مانتے ہیں وہ کہتا ہے۔

''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جائیں''۔(۳۸)

بتاؤ انگلینڈ والو اگر مولوی اشرف علی تھانوی سنی ہوتا یوں کہتا ؟ ہرگز نہیں الحمد للہ ثم الحمد اللہ میں اہل سنت ہوں۔ میں اگر کہوں گا تو یوں کہوں گا کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں دیکھو پھر خود ہی سب سنی بن جائیں گے نہ کہ وہابی بنانے کا کہوں گا۔

اشرفعلی تھانوی کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اشرف علی تھانوی سنی نہیں وہابی تھا۔

اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی کی سوانح چھپی ہے جس کا نام ہے ''اشرف السوانح'' اس میں لکھا ہوا ہے کہ

''ایک بار چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں کہ اس وقت طلبہ بھی وہیں رہتے تھے جلیبیاں لائیں طلبا نے بغیر ختم دلائے جلیبیاں کھالیں۔ وہ عورتیں اپنے مردوں کو بلا لائیں تو مولوی اشرف علی تھانوی نے ان کو کہا سنو انگلینڈ والو تھانوی نے ان لوگوں کو کیا کہا یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو''۔(۳۹)

بتاؤ اگر تھانوی اور اس کے ماننے والے دیو بندی سنی ہوتے تو تھانوی ان لوگوں کو یوں کہتا۔ یہاں وہابی رہتے ہیں۔

ان دونوں حوالوں سے ثابت ہوا کہ دیو بندی سنی نہیں بلکہ وہابی ہیں۔(۴۰)

عبادت اور تعظیم میں فرق:

اب سنو اگلا مسئلہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا

اور خلافت کا تاج ان کے سر پر رکھا تو رب نے فرشتوں کو کہا سجدہ کرو یعنی تم حضرت آدم علیہ السلام کے خیر خواہ رہو گے اس پر حلف نامہ پیش کرو۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۴۱)

''تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے''۔ (کنز الایمان)

اِلَّآ اِبْلِيْسَ (۴۲)

''سوا ابلیس کے'' (کنز الایمان)

فرشتے کہتے یا اللہ سجدہ کرنا بڑی چیز ہے، ہم صلاح کریں گے، مشورہ کریں گے، پھر سجدہ کریں گے یا نہ کریں گے ہم سجدہ کر کے مشرک ہو جائیں بے ایمان ہو جائیں۔ سجدہ کرنا حرام ہے ہماری شرع میں جیسے شراب حرام ہے جوا حرام ہے، اس طرح سجدہ بھی حرام ہے۔ سجدہ شرک نہیں شرک کا معنی ہے۔ جو تعظیم کرنے والا جس کی تعظیم کرے اس کی تعظیم قابل عبادت سمجھ کر کرے یا مستحق عبادت سمجھ کر یہ ہے شرک، اگر کوئی کسی کی تعظیم کرے لیکن نہ مستحق عبادت سمجھے اور نہ قابل عبادت تو مشرک نہیں۔

ماں باپ کی تعظیم کرنا ثابت ہے کہ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سب سے بڑا فرض ہے شرع میں۔ استاد کی تعظیم، شیخ کی تعظیم، خانہ کعبہ کی تعظیم، قرآن پاک کی تعظیم کیا کوئی اگر ان کی تعظیم کرے گا تو وہ مشرک ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہم نبی ولی کی تعظیم کرتے ہیں۔ بغیر مستحق عبادت سمجھ کر اولیاء کی اور ان کی قبور کی تعظیم کرتے ہیں لیکن مستحق عبادت نہیں سمجھتے۔

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنے کا امام بخاری کی نقل کردہ روایت سے ثبوت:

یہ میرے ہاتھ میں ہے کتاب ''الادب المفرد'' کس امام کی؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس کا صفحہ 144 مطبع (۴۳) مصر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کب سے مسئلہ لکھا ہے۔ آج سے ساڑھے بارہ سو سال پہلے۔

''باب تقبیل الرجل'' باب قائم کر کے اس کے تحت امام بخاری دو روایتیں لائے ہیں۔

☆......حضرت واضع بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ جب ہم کو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں:

فأخذنا بیدیه ورجلیه نقبلهما (۴۴)

''پس ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو چومنا شروع کر دیا''

☆......ایک روایت میں ہے۔

عن صهیب قال: رأیت علیا

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا''۔

ہم کہتے ہیں بتاؤ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کیا کر رہے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یقبل ید العباس ورجلیه (۴۵)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے تھے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''باب تقبیل الرجل'' پاؤں چومنے کا باب

قائم کر کے بتایا ہے کہ چھوٹے بڑوں کے پاؤں چومیں۔

ثابت ہوا مرید شیخ کے پاؤں چومے، شاگرد استاد کے پاؤں چومے۔ بیٹا ماں کے پاؤں چومے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک چومتے رہے۔ اگر تعظیم کرنا شرک ہے تو بتاؤ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کی تعلیم دی ہے؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسی کتاب میں ایک باب قائم کیا ہے۔

''باب ما يقول الرجل اذا خدرت رجله''

''باب جس کا پاؤں سن جائے تو وہ کیا کرے؟''۔

سنو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ بتانے لگے ہیں۔

عن عبدالرحمن بن سعد قال: خدرت رجل ابن عمر

''حضرت عبدالرحمٰن بن سعد فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا''۔

فقال له رجل ''ایک شخص نے مشورہ دیا''

اذكر أحب الناس اليك

''تمہیں لوگوں میں جس سے سب سے زیادہ پیار ہے اس کو پکارو تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا''۔

فقال يا محمد(٣٦)

''حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا محمد، صلی اللہ علیہ وسلم''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسلام دیکھا جس میں یا محمد، یارسول اللہ موجود ہے۔

یہ یارسول اللہ کے انکار کا اسلام اب نکلا ہے۔

نبی علیہ السلام کو اپنی طرح سمجھنا شیطانی نظریہ ہے:

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ۔

(ترجمہ) ”تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے“

حکم سجدہ ہوا سب فرشتوں نے سجدہ کیا روایتوں میں آتا ہے تمام فرشتے ایک ہزار سال تک سجدے میں پڑے رہے۔

دیکھا نبیوں کی شانیں۔ یہ راگ الاپتے ہیں نبی ہم جیسے بشر ہیں، نبی ہم جیسے بشر ہیں۔ کتنا لمبا سجدہ ہوا؟ ایک ہزار سال لمبا، ایک ہزار سال اس دنیا کے عالم کا نہیں۔ عالم دنیا کا ایک ہزار سال لگائیں تو وہاں کا ایک دن بنتا ہے۔

سب فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس اکڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا۔

قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَالَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۴۷)

”فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا“ (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پوچھا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ آگے سے شیطان بولا۔

قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَہٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۴۸)

”بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی“۔ (کنزالایمان)

شیطان نے کہا اے اللہ اس کو سجدہ کروں۔

اب نظریئے ہو گئے دو

(۱) ایک فرشتوں کا نظریہ

(۲) دوسرا شیطان کا نظریہ

فرشتوں نے کہا یا اللہ یہ تیرا نائب ہے یہ تیرا خلیفہ ہے لہٰذا ہم نے تجھے مانا اب تو جس جس کو منوائے گا ہم اسی اسی کو مانتے جائیں گے۔ پتا چلا فرشتوں نے کس نظریئے سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو دیکھا کہ یہ رب کائنات کا نائب اور خلیفہ ہے۔

شیطان کا نظریہ کیا ہے؟ رب کا نبی خاکی اور بشر ہے۔ کائنات میں سب سے پہلے شیطان نے نبی کو بشر کہا۔

جن کا نظریہ شیطان والا ہے وہ شیطان کی پارٹی میں گیا۔

جن کا نظریہ فرشتوں والا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین والی پارٹی میں گیا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں مولوی فساد ڈالتے ہیں مولوی کہتے ہیں فلاں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ملک نوردین ہم بے چارے کدھر جائیں۔

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں اگر نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا یا تنقید کی نظر نبی کو صرف بشر کہنا اتنا چھوٹا معاملہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا اے ابلیس آج کہہ لیا ہے آئندہ نہ کہنا۔ معاملہ ختم ہو جاتا۔ تم کہتے ہو مولوی فساد کرتے ہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اب رب تعالیٰ نے شیطان کو جنت سے نکال کر فساد کیا ہے رب نے فساد کی بنیاد رکھی ہے؟

رب نے کیوں نہیں معاملہ رفع دفع کر دیا۔ کیوں نہیں صلح کروا دی۔ اگر یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تو صلح ہو جاتی تو معاملہ ختم ہو جاتا لیکن معاملہ اللہ تعالیٰ نے ختم کیوں نہ کیا۔ جب اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو بشر خاکی اور اپنے جیسا کہا جائے تو ہم کیسے گوارا کریں۔ تو اگر کوئی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

جیسا بشر کہے تو ہم کس طرح گوارا کر سکتے ہیں۔ فرمادیا تو نے میرے نائب میرے خلیفہ کو عام بشر کہا نکل جا میری جنت سے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (۴۹)

''فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے''۔ (کنزالایمان)

شیطان کتنا بڑا مولوی ہے روایتوں میں آتا ہے اسی ہزار سال تک فرشتوں کا استاد رہا زمین کے چپے چپے پر سجدہ کرنے والا تم اگر کوئی داڑھی والا سر پر رومال رکھ کر مولویت کے بھیس میں آجائے تو تم کہتے ہو۔ مولوی صاحب ہیں انہیں کچھ نہ کہو۔ غور کرو قبروں میں جانا ہے۔ رب نے یہ نہ دیکھا کہ زمین کے چپے چپے پر اس نے مجھے سجدے کیے ہیں۔ ہر وقت میری عبادت میں مصروف رہا ہے۔ اتنا بڑا عبادت گزار ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی جنت سے نکال دیا۔

بتاؤ! اللہ نے کس کو جنت سے نکالا؟ جس کی بولی یہ تھی آدم علیہ السلام بشر ہیں جس جرم میں شیطان جنت سے نکالا گیا ہے اگر کوئی وہی جرم انگلینڈ میں کرے وہی جرم پاکستان میں کرے خواہ دنیا کے کسی کونہ میں کرے جو شیطان نے کیا جو بولی شیطان نے بولی۔ وہی بولے اس کو رب جنت میں کیسے داخل کرے گا۔

شیطان رب کو سجدہ کرتا تھا رب کی ثناء بیان کرتا تھا لیکن کس جرم نے اس اللہ کی بارگاہ سے مردود کر دیا اور جنت سے نکلوا دیا۔ وہ عمل ہے نبی کی بے ادبی تو قاعدہ بن گیا جو بھی رب کو سجدے کرتا نظر آئے رب کی بارگاہ میں گڑگڑاتا نظر آئے۔ رب کی حمد بیان کرتا نظر آئے اور ساتھ کسی نبی کی بے ادبی کرتا نظر آئے۔ سمجھ لو شیطان کا چیلا ہے۔ اور دوسری بات لوگ کہتے ہیں شراب پینا شیطانی عمل ہے جوا کھیلنا شیطانی عمل ہے۔ سود

کھانا شیطانی عمل ہے۔ بتاؤ کبھی تم نے شیطان کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے؟ نہیں کیا تم نے کبھی شیطان کو جوا کھیلتے دیکھا ہے؟ نہیں کیا تم نے کبھی شیطان کو سود کھاتے دیکھا ہے؟ نہیں تو پھر کیوں کہتے ہو یہ شیطانی فعل ہے؟

تم کہو گے بالواسطہ یہ کام کروانے میں شیطان شامل ہے۔ اس لئے شیطانی عمل ہے میں کہتا ہوں جس کام میں شیطان بالواسطہ شریک ہو اس کو شیطانی عمل کہتے ہو جس عمل میں شیطان بلاواسطہ شریک ہے یعنی نبی کی بے ادبی کرنے والا عمل اس کو شیطانی عمل کہتے ہوئے کیوں ڈرتے ہو؟۔

شراب پینا بھی شیطانی عمل ہے جوا کھیلنا بھی شیطانی عمل ہے لیکن انبیاء کی بے ادبی کرنا بھی شیطانی فعل ہے۔

اب جس کی مرضی ہے ملائکہ والی بولی بولو اور جس کی مرضی ہے شیطان والی بولی بولو۔ دو نظریئے قائم ہو گئے۔ دو موقف قائم ہو گئے۔ ایک موقف قائم ہو گیا۔ نبی کو بشر کہنے کا، ایک نظریہ قائم ہوا نبی کو اللہ کا نائب اور خلیفہ ماننے کا ایک نظریہ قائم ہوا نبی کی بے ادبی بھی کیئے جاؤ اور خدا خدا بھی کیئے جاؤ اور ایک نظریہ قائم ہوا۔ نبی نبی بھی کرو اور خدا خدا بھی کرو۔ جب تک تمہارا نظریہ تمہارا موقف ملائکہ کرام کے موقف سے نہیں ملے گا تمہیں ایمان بھی نصیب نہیں ہو گا۔

اہلسنّت کے جنتی اور 72 فرقوں کے جہنمی ہونے کے متعلق نفیس نکتہ:

شیطان نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا شیطان کو اللہ کے نبی کا حسد کھا گیا۔

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ شریفہ میں فرماتے ہیں۔

فحسدهما ابلیس، فهو أول من حسد وتكبر (۳۹)

(ترجمہ) ''پس ابلیس نے ان دونوں سے حسد کیا پس وہ ابلیس پہلا ہے جس نے حسد اور تکبر کیا''

حسد کے عدد بہتر (۷۲) ہیں لفظ حسد میں کتنے حروف ہیں؟

تین!

(۱):۔ ح

(۲):۔ س

(۳):۔ د

اب ان کے حروف ابجد کے حساب سے عدد نکالئے تو

''ح'' کے عدد نکلیں گے آٹھ۔8

''س'' کے عدد نکلیں گے ساٹھ۔60

اور ''دال'' کے عدد نکلیں گے چار۔4=72

باہر جا کر یہ نہ کہنا بات سمجھ نہیں آئی۔اب سمجھ لو ٹوٹل اعداد کتنے ہوئے بہتر 72 حسد کا عدد بہتر ہے دوزخی فرقے کتنے ہیں؟ بہتر۔حسد کا عدد بہتر 72۔جیسا کہ یہ سبق دیتا ہے بہتر 72 دوزخی فرقوں نے جن کے دلوں میں رب کے محبوبوں نبیوں ولیوں کا حسد پایا جاتا ہے۔جو فرقہ مذہب حسد سے پاک نہیں وہ مذہب فرقہ اپنے آپ کو ان بہتروں سے نکال سکتا نہیں ہمارا مسلک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی حسد سے پاک ہے۔ہمارے مسلک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ کوئی نقطہ چینی نہیں ہوتی۔صحابہ کے ساتھ اہل بیت کے ساتھ اولیاء کے ساتھ اور داتا صاحب پر غوث پاک پر خواجہ صاحب پر مجدد پاک پر نقطہ چینی نہیں کرتا اور ان سب سے حسد سے پاک ہے۔

میں نے علامتیں اور نشانیاں بیان کر دیں اب آگے عمل کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے اپنی قبر کی فکر کرو۔

الحمدللہ ہمارا مسلک اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ہے اور یہ مسلک حسد سے پاک ہے باقی جتنے بھی فرقے ہیں نام لینے کی ضرورت نہیں ان کی کتابیں پڑھو ان کے وعظ سنو ان کے درس سنو ان میں انبیاء و اولیاء پر نقطہ چینی کے اور کوئی سبق نہیں ملتا۔

حوالہ جات وحواشی

(۱):-

☆۔ دیوبندی مسلک کے ''حضرت مولانا'' محمد رفیق انور نے نماز جنازہ کے بعد دعا کو بدعت قرار دیا ہے ملاحظہ ہو۔

(بدعتی کا بدترین انجام، صفحہ ۵۸، مطبوعہ مکتبة الاختر محله عثمان نگر، گلی نمبر 2 عید گاه روڈ ٹوبه ٹیک سنگھ)

نوٹ: مولوی رفیق انور دیوبندی مسلک کے ''حضرت اقدس، عارف باللہ مولانا الشاہ'' حکیم محمد اختر کا خلیفہ مجاز بھی ہے۔

☆۔ ابوعلی حسنین فیصل دیوبندی نے بھی نماز جنازہ کے بعد دعا کو بدعت لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(تحقیق حق، صفحه ۱۶۳ طبع چهارم نومبر ۲۰۱۱ء مطبوعه مکتبة الفیض ٥ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی مسلک کے ''شیخ الحدیث'' و ''مفتی'' محمد خالد ہالوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ العربیہ حیدرآباد) کی پسند فرمودہ ہے۔ اور اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی مولویوں کی تقاریظ درج ہیں۔

☆۔ مولوی اظہر الیاس دیوبندی (متخصص جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور) نے بھی جنازہ کے بعد دعا کو بدعت لکھا ہے۔

(نماز جنازه کے بعد دعا کا حکم صفحه 18 ناشر مکتبه علوم ربانی ضلع ٹوبه ٹیک سنگھ)

☆۔ دیوبندی ''مولانا'' محمد آصف نے اپنی کتاب میں مولوی صدیق دیوبندی (معین مفتی خیر المدارس ملتان) کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ جس میں سائل نے سوال کیا۔

''نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟''

جواب میں دیوبندی مفتی لکھتا ہے۔

''نماز جنازہ کے بعد جمع ہو کر دعا مانگنا بدعت ہے۔''

(بدعات کا انسائیکلوپیڈیا، صفحہ ۲۱۷–۲۱۸ اشاعت اول دسمبر ۲۰۱۲ء ناشر ادارہ دعوت و تبلیغ قرآن محل مارکیٹ دکان نمبر 13 اردو بازار کراچی)

☆۔ انور حسین گودھروی دیوبندی نے بھی جنازہ کے بعد دعا کو بدعت لکھا ہے۔

(آئینہ بریلویت، صفحہ ۴۳، ایڈیشن دوم، اشاعت مارچ ۲۰۰۶ء مطبوعہ مکتبہ اصلاح ملت)

(۲):-

☆۔ آل دیوبند کے ''مفتی اعظم عارف باللہ'' اور ''مفتی'' عزیز الرحمٰن عثمانی مفتی اول دارالعلوم دیوبند سے سوال ہوا:

''بعد جنازہ قبل دفن چند مصلیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعاء کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟''

اس سوال کے جواب میں ''مفتی اول دارالعلوم دیوبند'' نے جواب دیا۔

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد ۵، ص ۴۳۴–۴۳۵، آٹھویں فصل زیارت قبور اور ایصال ثواب میں سوال نمبر: ۳۱۳۴، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

☆۔ اسی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہی ایک فتویٰ یوں ہے کہ!

''سوال: بعد نماز جنازہ قبل دفن اولیاء میت مصلیوں سے کہتے ہیں کہ آپ لوگ تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر میت کو اس کا ثواب بخش دیویں؟

الجواب: ایصال ثواب میں کچھ حرج نہیں ہے پس اگر بعد نماز جنازہ کے تمام لوگ یا بعض سورۃ اخلاص کو تین بار پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاویں تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد ۵، ص ۴۱۸، آٹھویں فصل زیارت قبور اور ایصال ثواب میں سوال نمبر: ۳۰۷۲، مطبوعہ مکتبۂ حقانیہ ملتان)

☆۔ آل دیوبند کے "محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مفتی محمد فرید دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جائز ہے بدعت نہیں ہے۔"

(فتاویٰ دیوبند المعروف به فتاویٰ فریدیه، جلد اول، صفحه ۳۳۳، کتاب الذکر والدعاء والصلوٰۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم ترتیب و تخریج دیوبندی مفتی محمد وهاب منگلوری اشاعت دار العلوم صدیقیه زروبی ضلع صوابی)

☆۔ اسی فتاویٰ میں ہی لکھا ہے:

"جن فقہاء اور مفسرین نے اس (دعا بعد نماز جنازہ) کو ممنوع قرار دیا ہے تو اکثر نے دلیل ترک کیا ہے اور بعض نے دلیل ذکر کیا ہے کہ اس دعا میں زیارت علی الجنازہ اور تکرار جنازہ کی تشبیہ ہے اور بلاشک وشبہ کسر الصفوف کے بعد یہ تشبیہ نہیں ہے لہٰذا کراہیت بھی نہ ہوگی۔ نیز مخفی نہ رہے کہ کسی فقیہ نے اس کراہیت کی دلیل ذکر نہیں کی ہے کہ خیر القرون میں یہ معمول نہ تھا یہ سلفی دلیل ہے حنفی دلیل نہیں ہے۔"

(فتاوی دیوبند المعروف به فتاویٰ فریدیه، جلد اول، صفحه ۳۳۳، تخریج و ترتیب دیوبندی مفتی محمد وهاب منگلوری ناشر دار العلوم صدیقیه زروبی ضلع صوابی)

☆۔ دیوبندی مفتی محمد فرید سے سوال ہوا کہ:

"آج کل ایک فرقہ ہے جسے پنجپیری کہتے ہیں شریعت کی رو سے یہ لوگ کیسے ہیں۔"

اس کے جواب میں دیوبندی مفتی محمد فرید لکھتا ہے:

"یہ سلفی لوگ فروعی مسائل کی وجہ سے اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں ان کی متشددانہ رویہ سے اجتناب ضروری ہے۔"

(فتاویٰ دیوبند المعروف به فتاویٰ فریدیه، جلد اول، صفحه ۱۰٤- ۱۰۵، ترتیب و تخریج دیوبندی مفتی محمد وهاب منگلوری ناشر دار العلوم صدیقیه زروبی ضلع صوابی)

☆۔ دیوبندی مفتی محمد فرید کے مذکورہ فتویٰ کے حاشیہ نمبر (ا) میں دیوبندی مفتی محمد وہاب منگلوری لکھتے ہیں کہ وہ کون سے فروعی مسائل ہیں جن کو جواز بنا کر سلفی اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ لکھا ہے:

"کالدعاء بعد السنة والدعاء بعد الجنازة وحیلة الاسقاط ...... الخ"

ترجمہ: جیسا کہ دعا بعد السنت، دعا بعد الجنازۃ، حیلہ اسقاط...... الخ

(فتاویٰ دیوبند المعروف به فتاویٰ فریدیه، جلد اول، صفحه ٥٨٤، ترتیب و تخریج دیوبندی مفتی محمد وهاب منگلوری ناشر دار العلوم صدیقیه زروبی ضلع صوابی)

☆۔ آلِ دیوبند کے "شیخ الحدیث ومولانا" عبدالحق دیوبندی نے لکھا ہے:

"علامہ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محققین نے تصریح کی ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے "ویؤیدهم ماروا ه ابو داؤد ان ماسکت عنه فهو عفو " لہٰذا دعاء بعد الجنازہ جو کہ بذات خود بڑی عبادت ہے مباح اور جائز ہوگی۔"

(فتاویٰ حقانیه، جلد دوم، صفحه ٥٥، شائع کرده جامعه دار العلوم حقانیه اکوڑه خٹك نوشهره پاکستان)

☆۔ اسی فتاویٰ حقانیہ میں ہی لکھا ہے:

"پس بناء بر تحقیق یہ کراہیت تشبیہ پر مبنی ہوگی کہ اس دعاء سے نماز جنازہ پر زیادت اور تو ہم تکرار لازم آتے ہیں، جیسا کہ فرائض کے بعد متصل اسی مکان میں سنت پڑھنا بھی اسی وجہ سے مکروہ ہے۔ اور یہ تشبیہ اس وقت لازم ہوتی ہے جب صفوف میں کھڑے ہو کر دعا کی جائے اور چونکہ کسر الصفوف کے بعد یہ تشبیہ موجود نہیں رہتی لہٰذا کراہیت بھی نہ ہوگی۔"

(فتاویٰ حقانیه، جلد دوم، صفحه ٥٧، ناشر جامعه دار العلوم حقانیه اکوڑه خٹك نوشهره پاکستان)

☆۔ مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتا ہے:

"نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ذکر ہے جس کا ہمارے سلفی بھائی اور نجدی بھائی انکار کرتے ہیں اور اس کو بدعت کہتے ہیں۔ اسی لئے حرمین اور ساری قلمرو نجد و حجاز میں نمازوں

کے بعد اجتماعی دعا موقوف ہوگئی ہے بھلا جس امر کا ثبوت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے وہ بھی کبھی بدعت ہوسکتی ہے یہ بھی بے جا تشدد نہیں تو اور کیا ہے؟"

(انوار الباری، جلد ۱۹، صفحہ ۳۸۲، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆۔ آل دیوبند کے لیڈر مولوی فضل الرحمن دیوبندی نے ملک قاسم سیاسی لیڈر کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی ملاحظہ ہو۔

(روزنامہ پاکستان جمعرات ٥ جمادی الاول ١٤١٧ھ، ١٩ ستمبر ١٩٩٦ء)

(۳):۔ البیهقی: شعب الایمان جلد۲ صفحه۲ ٥٠ الرقم: ٢٠٣١، ٢٠٣٢، صفحه ٤٠٣ الرقم: ٢٠٣٣ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

(۴):۔

☆۔ السیوطی: شرح الصدور فی احوال الموتی و القبور باب ماینفع المیت فی قبره ترجمة الباب: ٤٩، الرقم: ٣٠، صفحه ٢٩٨-٢٩٩، مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان۔

☆۔ الطبرانی : المعجم الاوسط، الرقم: ١٩٠٠، جلد ٢، صفحه ٥٢٣، مطبوعه مکتبة المعارف الریاض۔

☆۔ الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل الأمة، الرقم: ١٦٧١٦، جلد ١٠، صفحه ٤٤، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

☆۔ قاضی ثناء الله پانی پتی: تفسیر مظهری زیر آیت وأن لیس الانسان...... الخ، جلد ٦، صفحه ٤٧٢، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

(۵):۔ التبریزی: مشکوٰة المصابیح باب الاستغفار و التوبة الفصل الثالث، صفحه ٢٠٦، مطبوعه اصح المطابع و کارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(۶):۔

☆۔ البیہقی: الشعب الایمان، ج ٦، صفحہ ٢٠٣، رقم: ٧٤٠٥مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،لبنان۔

☆۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظہری زیر آیت وان لیس للانسان...... الخ، جلد ٦، صفحہ ٤٧٢، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(٧):۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب الاستغفار والتوبۃ، الفصل الثالث، صفحہ ٢٠٥–٢٠٦، مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

(٨):۔

☆۔ ابن ملجہ: السنن، ابواب الأدب، باب بر الوالدین، الرقم: ٣٦٦٠، صفحہ ٦٦٣، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ البخاری: الادب المفرد، باب بر الوالدین بعد موتھما، الرقم: ٣٦، صفحہ ٣٣ ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،

ایضاً، صفحہ ٢٠–٢١، مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل۔

☆۔ الطبرانی: کتاب الدعاء، ١٩٥، باب: مایلحق المیت من الدعاء بعد موتہ الجزء السادس، الرقم: ١٢٤٩، صفحہ ٤١٥، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ

☆۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظہری زیر آیت وان لیس الانسان الاما سعی...... الخ، جلد ٦، صفحہ ٤٧٢، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(٩):۔

☆۔ البخاری: الصحیح کتاب الأدب، باب علامۃ الحب فی اللہ لقولہ تعالیٰ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ، الرقم: ٦١٧١، صفحہ ١٠٧٥، کتاب الأحکام باب القضاء والفتیا فی الطریق، الرقم: ٧١٥٣، صفحہ ١٢٣١، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب البر والصلۃ والأدب باب المرء مع من أحب، الرقم:

۶۷۱۵، صفحه ۱۱۵۰، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

☆۔ قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الفصل الثانی فی ثواب محبته صلی الله علیه وسلم، جلد ۲، صفحه ۲۵، مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور

(۱۰):۔ البخاری: الصحیح کتاب الحدود باب مایکره من لعن شارب الخمر وانه لیس بخارج من الملة، الرقم: ۶۷۸۰، صفحه ۱۱۶۹، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(۱۱):۔ اسماعیل دهلوی: صراط مستقیم فارسی، صفحه ۸۶، فصل سوم، مطبوعه المکتبة السلفیة شیش محل روڈ لاهور،

صراط مستقیم، مترجم اردو، صفحه ۹۷، مطبوعه کتب خانه رحیمیه دیوبند،

صراط مستقیم، مترجم اردو، صفحه ۱۶۹، ۱۷۰، مطبوعه اسلامی اکیڈمی ۱۷، اردو بازار لاهور۔

(۱۲):۔ دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا مسلمہ "امام وشہید" مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

"قال الله تعالیٰ لنبیه فی القرآن ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ﴾ ولایخفی ان المخاطبین بقوله انما انا بشر مثلکم هم المشرکون فکیف مثل الله تعالیٰ فی البشریة نبیه بالمشرکین الذین ثبت بخاستهم فی القرآن" بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ الآیۃ اے نبیؐ ان سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مثلکم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن سے ثابت ہے۔"

(اسماعیل دهلوی: تقویة الایمان مع تذکیر الاخوان، صفحه ۲۲۴، مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان، ایضاً، صفحه ۳۱۳—۳۱۰، مطبوعه

عالمی مجلس تحفظ اسلام کراچی)

(۱۳):۔ خلیل احمد سہارن پوری: البراهین القاطعه، صفحه ۵۱، مطبوعه ساڈھور، ایضاً، صفحه ۵۵، مطبوعه کتب خانه امدادیه دیوبند یو پی۔

(۱۴):۔ دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مسلمہ "امام و شہید" مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے۔

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے......اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔"

(اسماعیل دهلوی: تقویة الایمان، صفحه ۶۸، الفصل الخامس فی رد شرك فی العادات مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ دهلی،

ایضاً، صفحه ۴۹، مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان،

ایضاً ۱۳۱، مطبوعه مکتبه خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور،

ایضاً، صفحه ۷۲، مطبوعه دار الاشاعت اردو بازار کراچی،

ایضاً، صفحه ۸۵، مطبوعه المکتبة السلفیة شیش محل روڈ لاهور،

ایضاً، صفحه ۹۹، مطبوعه مکتبه محمدیه چك R-109/7 چیچه وطنی ضلع ساهیوال،

ایضاً، صفحه ۱۵۳، مطبوعه مؤسسة الحرمین الخیریة سعودیه،

ایضاً، صفحه ۱۱۰–۱۱۱، مطبوعه اسلامی اکادمی ۱۷۔ اردو بازار لاهور)

(۱۵):۔ دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مسلمہ "امام و شہید" اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

"رسولؐ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

(اسماعیل دهلوی: تقویة الایمان الفصل الخامس فی رد الشرك فی العادات، صفحه ۶۶، مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ دهلی،

ایضاً، صفحه ۴۸، مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان،

ایضاً، صفحه ۱۲۶، مطبوعه مکتبه خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور،

ایضاً، صفحه ۷۰، مطبوعه دارالاشاعت اردو بازار کراچی،

ایضاً، صفحه ۸۲، مطبوعه المکتبة السلفیه شیش محل روڈ لاهور،

ایضاً، صفحه ۹۶، مطبوعه مکتبه محمدیه چك R-109/7 چیچه وطنی ضلع ساهیوال،

ایضاً، صفحه ۱۴۹، مطبوعه مؤسسة الحرمین الخیریة سعودیه،

ایضاً، صفحه ۱۰۷، مطبوعه اسلامی اکادمی ۱۷۔ اردو بازار لاهور)

(۱۶):۔ دیوبندی مسلک کے ''حکیم الامت مجدد الملت'' مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔''

(حفظ الایمان مع بسط البنان، صفحه ۸، مطبوعه کتب خانه اعزازیه دیوبند،

ایضاً، صفحه ۱۰-۱۱، مطبوعه مکتبه نعمانیه دیوبند، یو پی،

ایضاً، صفحه ۱۳، مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان،

ایضاً، صفحه ۱۳، مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی)

(۱۷):۔ آلِ دیوبند کے ''قاسم العلوم والخیرات'' مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

(قاسم نانوتوی: تحذیر الناس، صفحه ۵، مطبوعه کتب خانه رحیمیه دیوبند ضلع سهارن پور،

ایضاً، صفحہ ۷، مطبوعہ دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ کراچی)

(۱۸):۔ اسماعیل دھلوی: تقویۃ الایمان، صفحہ ۶۹، الفصل الخامس فی رد شرک فی العادات مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی،

ایضاً، صفحہ ۵۰، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان،

ایضاً، صفحہ ۱۳۲، مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور،

ایضاً، صفحہ ۸۶، مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاھور،

ایضاً، صفحہ ۱۰۰، مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چك R-109/7 چیچہ وطنی ضلع ساھیوال۔

(۱۹):۔ آل دیوبند کے ''رئیس المفسرین'' مولوی حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے:

''رسولوں کا کمال یہ ہے کہ عذاب سے سلامت رہیں۔''

(حسین علی واں بھچروی، بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۲۴۰، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاھور)

یہی حسین علی واں بھچروی لکھتا ہے:

''رسولوں کا کمال عذاب الٰہی سے نجات پالینی ہے۔''

اسی صفحہ پر تھوڑا آگے مزید لکھا ہے:

''رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الٰہی سے۔''

(حسین علی واں بھچروی، بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۲۴۴، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاھور)

(۲۰):۔ دیوبندی مسلک کے ''رئیس المفسرین'' مولوی حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے:

''طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔''

(حسین علی واں بھچروی: بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۴۳، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاھور)

(۲۱):۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب علی بن ابی طالب الفصل الاول،

صفحہ ٥٦٣، مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

(٢٢):۔

☆۔ البخاری الصحیح کتاب الجهاد والسیر باب ماقیل فی لواء النبی صلی الله علیه وسلم ، الرقم: ٢٩٧٥، صفحه ٤٩٢،

کتاب فضائل أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم باب مناقب علی بن ابی طالب الخ، الرقم: ٣٧٠٢، صفحه ٦٢٤،

کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، الرقم: ٤٢٠٩، صفحه ٧١٥، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی الله عنه ، الرقم: ٦٢٢٠، صفحه ١٠٥٩، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح کتاب المناقب باب انا دارالحکمة وعلی بابها، الرقم: ٣٧٢٤، صفحه ١١٠١، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابن هشام: السیرة النبویة الجزء الثالث، غزوة خیبر، صفحه ١٩٦، مطبوعه دارالغد الجدید المنصورة قاهره۔

☆۔ قسطلانی: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة المقصد الاول، غزوة خیبر، جلد ١، صفحه ٢٨٤، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔

(٢٣):۔ ابوداؤد: السنن کتاب الجهاد باب فی الأسیر ینال منه ویضرب، الرقم: ٢٦٨١، صفحه ٥٤٢، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

(٢٤):۔

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب الجهاد والسیر باب غزوة بدر، الرقم: ٤٦٢١، صفحه ٧٩٢، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الھندی: کنز العمال کتاب الغزوات والوفود، باب غزواته صلی الله علیه وسلم وبعوثه ومراسلات عدد الغزوات، غزوة بدر، الرقم: ۳۰۰۰۹، جلد ۱۰، صفحه ۱۹۲، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

☆۔ ابن جوزی: الوفاء بأحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشرفی اخبار رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغائبات، صفحه ۳۰۶، مطبوعه مکتبه نوریه رضویه گلبرگ ۷۱۔ فیصل آباد۔

(۲۵):۔ اسماعیل دھلوی: تقوية الایمان الفصل الخامس فی رد شرك فی العادات، صفحه ٦٦، مطبوعه مرکنٹائل پرنٹنگ دھلی،

ایضاً، صفحه ٤٨، مطبوعه کتب خانه مجیدیه ملتان،

ایضاً، صفحه ١٢٦، مطبوعه مکتبه خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور،

ایضاً، صفحه ۷۰، مطبوعه دارالاشاعت اردو بازار کراچی،

ایضاً، صفحه ۸۲، مطبوعه المكتبة السلفية شیش محل روڈ لاھور،

ایضاً، صفحه ۹٦، مطبوعه مکتبه محمدیه چك 109/7-R چیچه وطنی ضلع ساھیوال،

ایضاً، صفحه ١٤٩، مطبوعه مؤسسة الحرمين الخيرية سعوديه،

ایضاً، صفحه ۱۰۷، مطبوعه اسلامی اکادمی ۱۷۔ اردو بازار لاھور۔

(۲٦):۔ احمد رضا: حدائق بخشش حصه اول، صفحه ۲۸، مطبوعه پروگریسو بکس ٤٠۔بی اردو بازار لاھور۔

(۲۷):۔

☆۔ الترمذی: الجامع ابواب الایمان باب ماجاء فی افتراق هذه الأمة، الرقم: ٢٦٤١، صفحه ۷۸۸، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

☆۔ الھندی: کنز العمال، کتاب الفتن والأهواء والاختلاف، الفصل الثانی فی الفتن والهرج، الرقم: ۳۰۸۳٤، جلد ۱۱، صفحه ۵۲، مطبوعه اداره

تالیفات اشرفیہ ملتان

☆۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظہری، جلد ۱، صفحہ ۵۲۱، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

☆۔ ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ ابن کثیر، الرقم: ۱۰۰۸، جلد ۲، صفحہ ۸۲، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲۸):۔ ابو اللیث سمرقندی: تنبیہ الغافلین باب العمل بالسنۃ، صفحہ ۲۰۱، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ مصر،

ایضاً، صفحہ ۳۱۹، مطبوعہ مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند۔

(۲۹):۔

☆۔ ابو اللیث سمرقندی: تنبیہ الغافلین باب العمل بالسنۃ، صفحہ ۲۰۱، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ مصر،

ایضاً، صفحہ ۳۱۹، مطبوعہ مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند۔

☆۔ الغزالی: احیاء علوم الدین کتاب ذم الدنیا، بیان حقیقۃ الدنیا وماھیتھا فی حق العبد، جلد ۳، صفحہ ۲۰۵، مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور۔

(۳۰):۔ پارہ: ۴، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۰۶

(۳۱):۔ الخازن: لباب التاؤیل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن زیر آیت یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ، جلد ۱، صفحہ ۲۸۶، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

(۳۲):۔ السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلد ۲، صفحہ ۶۳، مطبوعہ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمی المرعشی النجفی قم، ایران۔

(۳۳):۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظہری، جلد ۱، صفحہ ۵۲۹ زیر آیت "یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ" مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۳۴):۔ قرطبی: الجامع لأحكام القرآن المعروف به تفسير قرطبی، جلد ٤، صفحه ١٦٣، مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

(۳۵):۔ قال ابن عباس: تبيض وجوه أهل السنة

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے چمکدار ہوں گے''

☆۔ ابن الجوزی: زاد المسير فی علم التفسير، جلد ١، صفحه ٣١٣، مطبوعه قديمی كتب خانه مقابل آرام باغ كراچی۔

☆۔ ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، جلد ٢، صفحه ٨٢، مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

☆۔ بغوی: معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوی، جلد ١، صفحه ٤٠١، الرقم: ١٧٦٣، الجزء الرابع، مطبوعه المكتبة الحقانية پشاور

(۳۶):۔ الهندی: كنز العمال كتاب الفتن والأهواء والاختلاف فصل فی متفرقات الفتن، الرقم: ٣١٤٦٢، جلد ١١، صفحه ١١٧، مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان

(۳۷):۔ قرطبی: الجامع لأحكام القرآن المعروف به تفسير قرطبی، جلد ٧، صفحه ١٢٧، مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

(۳۸):۔ اشرف علی تهانوی: الافاضات اليوميه من الافادات القوميه، جلد ٢، صفحه ٧٥، ملفوظ ١١٢، مطبوعه المكتبة الاشرفيه جامعه اشرفيه فيروز پور روڈ لاهور

(۳۹):۔ دیوبندی مسلک کے ''حضرت وخواجہ'' عزیز الحسن مجذوب نے لکھا ہے کہ:

''ایک بار چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں کہ اس وقت طلباء بھی وہیں رہتے تھے جلیبیاں لائیں۔ طالب علم تو آزاد ہوتے ہی ہیں لے کر بلا نیاز دیئے سب کچھ کھا پی گئے...... اس پر بڑی برہمی پھیلی۔ تمام عورتیں اپنے مردوں کو بلا لائیں...... حضرت والا (اشرف علی تھانوی، از: نقشبندی) نے ان لوگوں کو سمجھا دیا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز

کے لئے کچھ مت لایا کرو۔"

(اشرف السوانح، جلد ۱، صفحہ ۸۴، باب ھشتم "درس و تدریس" مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ فوارہ چوک ملتان)

(۴۰):۔

☆۔ آل دیوبند کے "حضرت ومولانا" محمد یوسف کاندھلوی دیوبندی نے واضح لفظوں میں کہا کہ:

"ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت "وہابی" ہیں۔"

(محمد ثانی حسنی: سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی تیسرا باب "بیعت واردات سے خلافت و نیابت تک" صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ معھد الخلیل الاسلامی بھادر آباد کراچی)

☆۔ دیوبندی مسلک کے "شیخ الحدیث" مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ:

"مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا "وہابی" ہوں۔"

(محمد ثانی حسنی: سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی تیسرا باب "بیعت واردات سے خلافت و نیابت تک" صفحہ ۲۰۴، مطبوعہ معھد الخلیل الاسلامی بھادر آباد کراچی)

(۴۱):۔ پارہ: ۱۴، سورۃ الحجر، آیت: ۳۰

(۴۲):۔ پارہ: ۱۴، سورۃ الحجر، آیت: ۳۱

(۴۳):۔ البخاری: الادب المفرد باب: تقبیل الرجل، الرقم: ۱۰۰۴، صفحہ ۲۶، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،

ایضاً، الرقم: ۹۷۵، صفحہ ۲۵۳، مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل۔

(٤٤):۔ البخاری: الادب المفرد باب: تقبیل الرجل، الرقم: ۱۰۰۵، صفحہ ۲۶۵، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،

ایضاً، الرقم: ۹۷۶، صفحہ ۲۵٤، مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل۔

(٤٥):۔ البخاری: الادب المفرد، باب: مایقول الرجل اذا خدرت رجلہ، الرقم:

۹۹۳، صفحہ ۲۶۱ – ۲۶۲، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

(٤٦):۔ پارہ: ١٤، سورۃ الحجر، آیت: ٣٢

(٤٧):۔ پارہ: ١٤، سورۃ الحجر، آیت: ٣٣

(٤٨):۔ پارہ: ١٤، سورۃ الحجر، آیت: ٣٤

(٤٩):۔ قسطلانی: المواهب اللدنية بالمنح المحمدية المقصد الأول فی تشریف اللہ تعالی لہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ١، صفحہ ٤٠، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔
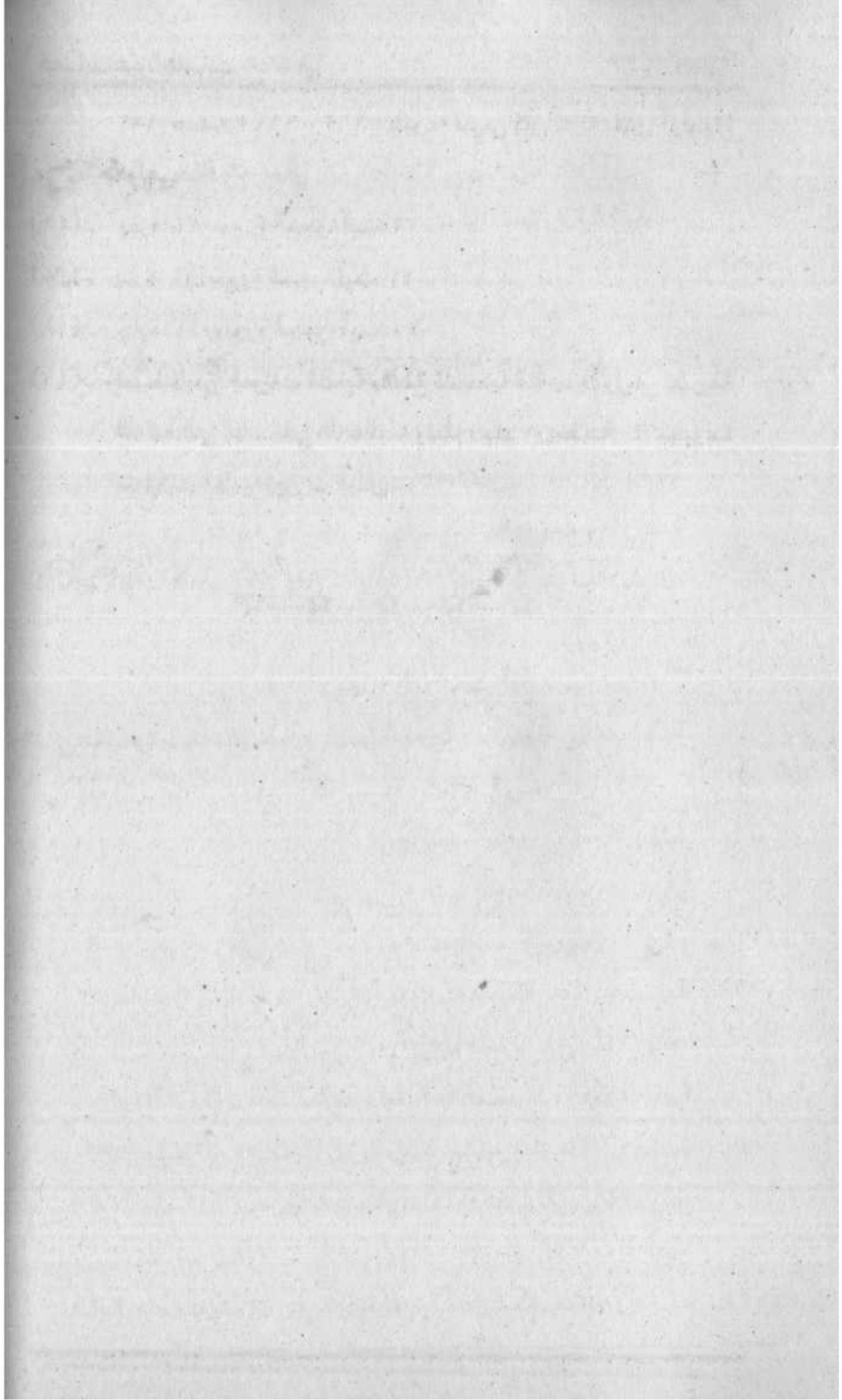
تقریر نمبر 5:

اسبابِ شہادت

حضرت

امام حسین

رضی اللہ عنہ

خطبہ

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھدان سیدنا و مولٰنا و کریمنا ورؤوفنا و حبینا و محبوبنا و حبیب ربنا و محبوب ربنا و غوثنا و غیاثنا و مغیثناوغیثناومعیننا وعیوننا ووکیلنا و کفیلنا و شفیعنا و شفاء نا وملجاء ناوماً وٰنا وقرتنا و قرۃ عیوننا و قرۃ ابصارنا وقرۃ اجسادنا وقرۃ ارواحنا وقرۃ قبورنا و قرۃ قلوبنا وقرۃصدورنا و نورنا و نور قبورناو نور قلوبنا ونور صدورناو نوروجودنا ونورابصارناو نور عیونناونوراجسادنا ونورارواحنا ونوردیننا ونورایماننا ونور اسلامنا ونورحشرناونورنشرناونورعرش ربنا و نورکرسی ربنا ونور ربنا و نورقلم ربناونور سموات ربنا ونورارض ربناونور جنات ربنا ونورذات ربنا محمدا عبدہ ورسولہ، یارسول اللہ انت نور ذات ربنا ، انت مَالکُ مُلکِ ربنا باذن ربنا سیدنا و مولانا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ و بارَکَ وسلَّم ۔ امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ۔

القاب کیسے کیسے خدا نے کئے عطاء

حضرت محمد مصطفیٰ کو قرآن میں جا بجا

طٰہٰ کہیں پکارا ، یٰسین کہیں کہا

حٰم کہیں والشمس والضحیٰ

صلوٰۃ اللہ، کلام اللہ جہاں دیکھا تو یہ دیکھا

اگر لکھا خدا دیکھا تو محمد بھی لکھا دیکھا

شہادت کا ذکر پاک آپ لوگ سنتے ہوئے بوڑھے ہو گئے اور سید الشہداء شہیدِ کربلا، شہنشاہِ اولیاء رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی جو شہادت پاک ہے اس سے بڑے بڑے سبق حاصل ہوتے ہیں۔ آج میں یہ مسئلہ بیان کروں گا کہ شہادت کیوں ہوئی؟ شہادت مقدر کیوں ہوئی؟ اور کیوں رہی؟ یہ تقدیر اہلِ بیت کی کیوں نہیں بدلی گئی؟ سید الشہداء رضی اللہ عنہ اپنے مقام میں کس درجے کے مالک تھے اور پانی بند کیوں ہوا اور شہادت سے کیا سبق حاصل ہوا یہ باتیں کہوں گا اللہ تعالیٰ حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسلک اہلسنّت خصوصاً خلفاء ثلاثہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ان کی خلافت کے حق ہونے کی کربلا کا واقعہ مہر ہے۔ اور مہر ہے سنی مسلک کے حق ہونے کی۔ جس کو آج کل کے لوگ نظر انداز کرتے ہیں۔

شہادت کا معنی یہ نہیں ہے کہ آج کل کیا ماحول بنا ہوا ہے۔ ہمارے پاکستان

میں تو یہ ماحول بنا ہوا ہے کہ سارا سال یہی واقعات بیان ہوتے ہیں اور سارا سال شہادت کا موضوع ختم نہیں ہوتا بارہ مہینے چلا ہی رہتا ہے عقائد کیا ہیں، صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی خدمات کیا ہیں خلفاء ثلاثہ کی خدمات کیا ہیں انہوں نے اسلام کو کہاں کہاں تک پہنچایا ہے ان کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا تعلقات ہیں، سارا کچھ بھولا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے اور مذہب حق اہلسنّت پر رکھے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت عظمیٰ ہے۔

صرف اہلسنّت ہی نجات پائیں گے، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ اپنے "مکتوبات شریف" میں بیان فرمایا ہے۔

بمقتضائے آرائے صائبۂ اہل سنت و جماعت کہ فرقہ ناجیہ اند نجات بے اتباع ایں بزرگواراں متصور نیست۔

کیا فرمان ہے مجدد پاک کا "اپنے عقیدے اہل سنت و جماعت کے عقیدوں جیسے رکھو کیونکہ صرف اہلسنّت و جماعت ہی جنتی فرقہ ہے اور ان کے عقیدوں کی اتباع کے بغیر قیامت کے دن نجات نہیں ہوگی"۔

گویا مجدد پاک فرماتے ہیں کہ جو شخص سنی مذہب نہیں رکھتا سنی عقیدہ نہیں رکھتا اس کی نجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور تصور کرنا محال ہے اور اس کی بخشش کا امکان تک نہیں کہ بخشا جائے گا۔

☆......آگے فرماتے ہیں:

واگر سرِ مو مخالفت است خطر در خطر است (۱)

''اگر سنی عقائد سے بال برابر بھی مخالفت ہوئی تو کیا ہو گا فرماتے ہیں پھر خطرہ ہی خطرہ ہے''۔

☆......مجدد پاک اپنے مکتوبات شریفہ دفتر اول مکتوب نمبر ۲۶۶ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

فرض تحسین بر عقلا تصحیح عقائد است بموجب آرائے صائبہ اهل سنت و جماعت شکر الله سعیهم که فرقه ناجیه اند (۲)

مجدد پاک فرماتے ہیں کہ''ہر عقل رکھنے والے پر سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عقیدے سنی عقائد جیسے کرے کیونکہ صرف یہی وہ فرقہ ہے جو نجات پانے والا ہے''۔

کن کا فرمان ہے؟ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

پتہ چلا مذہب سنی کتنی بڑی نعمت ہے جس کی تاکید اتنے بڑے نقشبندی خانقاہ کے ہیڈ (Head) پیر فرما رہے ہیں۔

اعمال کتنے ہی اچھے ہوں جب تک عقیدہ اہلسنّت نہ ہو گا نجات نہ ہو گی،

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

اسی طرح ایک بہت بڑے اللہ کے ولی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر تمام احوال و مواجید را بماد هندو حقیقت ما را بعقائد اهل سنت و جماعت متحلی نه سازند جز خرابی هیچ نمیدانم۔

آپ فرماتے ہیں کہ''اولیاء اللہ کو جو وجد و حال کی تمام کیفیات دی جاتی ہیں

اگر وہ ہمیں مل جائیں اور ہماری حقیقت کو سنی عقائد کے ساتھ زینت نہ ملے تو پھر بڑی خرابی ہوگی''۔

واگر تمام خرابیھارا بر ماجمع کنند و حقیقت مارا بعقائد اہل سنت و جماعت بنوازند ھیچ باکے نداریم (۳)

''اور اگر ہم پر تمام برائیاں جمع کر دی جائیں لیکن ہماری حقیقت کو سنی عقائد کے ساتھ زینت مل جائے تو پھر کوئی غم نہیں''۔

پتہ چلا انگلینڈ والو مذہب سنی کتنی بڑی نعمت ہے۔ جو شخص اس بات کو نظر انداز کرے پھر اس کا حال دنیا میں بھی بہت برا ہوگا قبر و حشر میں بھی بہت برا ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کا قرآن پاک سے ثبوت:

انگلینڈ والو! کون ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جن کے متعلق قرآن کہتا ہے۔

اُولٰئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (۴)

صحابہ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥(۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کون ہیں کے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ٥(٦)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہیں جن کے بارے اللہ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥(۷)

صحابہ وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝(۸)

صحابہ کرام وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔

اُولٰٓـئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّـذِيْـنَ يَـرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُـمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝(۹)

صحابہ کرام وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ (۱۰)

قرآن مجید جن کو الرکعون، السجدون، التائبون، الحمدون، العبدون، السابحون جیسے القابات سے نوازتا ہے وہ صحابہ ہی تو ہیں۔

تو جوان کے بارے میں کہے مرتد ہو گئے کافر ہو گئے نعوذ باللہ من ذالك بتاؤ اس کے اپنے پاس ایمان کی رتی رہتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

ہم وہ شہادت بیان کریں گے جو شہداء کربلا کی شان کے لائق ہے۔

شہید زندہ ہیں، قرآن پاک سے ثبوت:

اب پہلے قرآن مجید فرقان حمید کی آیت سنیں اور اس کا ترجمہ سنیں اور آپ کو پتہ چلے کہ شہید کا مقام قرآن نے کیا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد شہادت کیوں ہوئی، مقدر کیوں رہی، پانی کیوں بند ہوئے اور شہادت سے کیا سبق حاصل ہوا یہ چند مسئلے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا (۱۱)

''اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا'' (کنزالایمان)

فرمایا گمان بھی مت کرو ذہن میں خیال بھی مت کرو عرض کی مولا کس بات کا۔

فرمایا: اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا

''وہ لوگ جو قتل کیے گئے ہیں''

ان کے بارے میں دل میں خیال بھی نہ کرو کس کے بارے میں جو مکانوں کے لئے قتل ہو گئے، جو زمینوں کے لئے قتل ہو گئے، جو مال کے لئے قتل ہو گئے، جو دنیا داری کے لئے قتل ہو گئے۔ کن کے متعلق ہے کہ وہ قتل ہو جائیں تو گمان بھی نہ کرو۔

اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے''۔(کنز الایمان)

وہ لوگ مراد ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں، اللہ کے راستے میں، قتل کر دیے گئے شہید کر دیئے گئے ان کے بارے میں ذہنوں میں خیال بھی نہیں لانا کس بات کا خیال نہیں لانا؟

اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا

''جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا''۔(کنز الایمان)

خیال بھی نہیں لانا ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کے راستے میں قتل کیے گئے ہیں شہید کیے گئے ہیں ان کے مردہ ہونے کا گمان بھی نہیں کرنا۔ شہیدوں کے بارے میں ذہن میں مردہ ہونے کا خیال و گمان بھی نہیں کرنا۔ بتاؤ انگلینڈ والو! کتنی بڑی شان ہے، کتنا بڑا مرتبہ ہے۔ یہ کوئی چھوٹی چیز ہے اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے کہ شہید کو مردہ کہنا تو دور کی بات ہے گمان بھی نہیں کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنے والے مومن نہیں ہیں:

جو کلمہ پڑھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ مانے مر کر مٹی میں ملنے کا عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھے (۱۲) اور تقاریر میں، وعظوں میں اور دروس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں کا عقیدہ بیان کرے بتاؤ وہ مومن ہو سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

شہید کون ہوتا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام در غلام در غلام کو مردہ گمان بھی نہیں کرنا اور کرنے والا ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو جو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مردہ ہونے کا، مر کر مٹی میں ملنے کا نعوذ باللہ عقیدہ رکھے اپنی کتب میں لکھے بتاؤ وہ ایمان دار رہتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

کیوں کہ شہداء کا درجہ چھوٹا ہے انبیاء کرام کے درجے سے۔ سنو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ (۱۳)

''جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ''۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار درجات بیان فرمائے ہیں۔

پہلا انبیاء کا

دوسرا صدیقین کا

تیسرا شہداء کا

چوتھا صالحین کا

جو قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق تیسرے درجے کے مالک ہیں ان کا تو یہ مقام ہے کہ ان کو مردہ کہنا تو درکنار گمان کرنا بھی جائز نہ ہو بلکہ نص کا مخالف ہو اور جو پہلے درجے کے مالک ہوں بلکہ جو ساری خدائی کے مالک ہوں ان کے بارے میں یوں بکواس کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟۔

جس کے صدقے میں شہداء کو یہ مقام اور درجہ حاصل ہوا ہے اس نبی کا اپنا کیا مقام ہوگا؟۔

حیات شہداء کے متعلق ایک سوال کا جواب:

قرآن کریم کی آیت سے ثابت ہوا کہ شہداء حیات ہیں شہداء زندہ ہیں تو سوال پیدا ہوا کہ حیات کا تقاضا تو یہ ہے کہ بندہ کھائے بھی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ٥

''بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں''۔ (کنزالایمان)

حیات بھی ہیں رزق بھی کھاتے ہیں کون؟ شہداء

فَرِحِيْنَ

''شہداء خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں''۔

قرآن میں، حدیث میں صحیح نہ تو کوئی حسن ہی سہی، حسن نہ تو کوئی ضعیف ہی سہی، ضعیف نہ تو کوئی موضوع ہی سہی، کسی حدیث سے ثابت کر دے خواہ وہ وہابی ہو،

دیوبندی ہے، شیعہ ہے کہ شہید کو شہادت کا غم ہوتا ہے۔

فَرِحِیْنَ

رب تو فرمائے شہداء خوشیاں منا رہے ہیں اب بتاؤ انگلینڈ والو! یہ کہنا ''نبی کا باغ اجڑ گیا''، ''زینب لٹ گئی'' اور ''فاطمہ کا کچھ نہ رہا'' اس طرح کی جو شہادت بیان ہوتی ہے بتاؤ قرآن کے الفاظ اس کی اجازت دیتے ہیں۔

فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ

''شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں دیا''۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو جو نعمتیں اور درجات عطا کئے ہیں شہداء وہ درجات عطا ہونے کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

عرض کیا یا اللہ یہ نعمتیں اور درجات شہادت سے ہیں۔

فرمایا:

مِنْ فَضْلِهٖ ''اپنے فضل سے''۔

یہ سب کچھ میرے فضل سے ہی ہے۔ ان کو شہادت دینا بھی میرا ہی فضل ہے۔ ان کی شہادت قبول کرنا بھی تو میرا ہی فضل ہے شہادت کے بعد ان کو درجات عطا کرنا بھی میرا ہی فضل ہے۔

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ

''اور خوشیاں منا رہے ہیں''۔

بشارتیں دے رہے ہیں، خوشخبریاں دے رہے ہیں۔

کن کو؟

کیا قبروں والوں کو خوشخبری دے رہے ہیں؟

فرمایا:

بِالَّذِیۡنَ لَمۡ یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ مِّنۡ خَلۡفِہِمۡ

''اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے''۔

جو ابھی دنیا میں ہیں ان کو کہتے ہیں شہید ہو کر مرنا۔

خوشخبری کیا سناتے ہیں؟

فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۝ (۱۴)

''کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم''۔

ہمیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور تم بھی شہید ہو کر مرنا تمہیں بھی نہ خوف ہو گا اور نہ غم۔

پتہ چلا شہادت کتنا بڑا مقام ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہید کو مغفرت کے لیے نماز جنازہ کی ضرورت نہیں:

اب سنو فقہاء کرام کیا فرماتے ہیں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''شہید کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا''۔ (۱۵)

شہید شہادت کے منصب پر فائز ہو کر اتنا پاک ہو چکا ہے کہ وہ ہمارے جنازے کا محتاج نہیں رہا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و شان کا بیان:

ہمارے امام بلکہ امام الائمۃ سراج الامت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ

عنہ آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی ہے۔(۱۶)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد کے شاگرد ہیں۔(۱۷)

میں نے اپنے حضرت قبلہ استاد محترم جن سے میں نے بریلی شریف میں دورۂ حدیث پڑھا ان کی زبان پاک سے سنا جس رات سیدی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ اسی رات حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مبارکہ ہوئی۔(۱۸)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دادی یا والدہ نے آپ کو کپڑا میں لپیٹ کر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی سے اپنے کو گزارا اور دعا کی یا اللہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی برکتوں سے میرے بیٹے کو مالا مال فرما۔ دیکھو دوسری صدی کے لوگ اولیاء اللہ کی کتنی عقیدت رکھنے والے تھے۔ پھر کیسی برکتیں آئیں آئمہ اربعہ میں سے ایک آپ ہیں اور آپ مجتہد مطلق کے درجہ پر فائز ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر قبولیت دعا کے لیے مجرب ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی حاجت پیش ہوتی کوئی مشکل آئی میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر آکر دعا کرتا تو میری حاجت بہت جلد پوری ہو جاتی۔(۱۹)

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کا تقویٰ:

آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ "تذکرۃ الاولیاء" میں لکھا ہے ایک شخص کو ننگا دیکھ کر آنکھیں بند کرلیں یہ دیکھ کر اس شخص نے کہا امام صاحب آپ کی بینائی کب سے سلب ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا جب سے تیری شرم و حیا سلب ہو گئی ہے۔(۲۰) ایک

رکعت میں پورا قرآن مجید ختم چار بزرگوں نے کیا ہے پہلے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، دوسرے تمیم داری رحمۃ اللہ علیہ، تیسرے سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھے ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔(۲۱) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم سرکار رضی اللہ عنہ رمضان شریف کے مہینہ میں ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے۔ (۲۲) بتاؤ کتنے قرآن ختم کرتے تھے؟ ساٹھ۔ سنو انگلینڈ والو! ہمارے امام اعظم سرکار کی کیا شان ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الخیرات الحسان'' میں لکھتے ہیں کہ اگر روئے زمین کے لوگوں کی عقلوں سے تولی جائے تو آپ کی عقل فروتر ہو گی۔(۲۳)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازہ پڑھا جائے گا۔ (۲۴) فرمایا جیسے ہم درود شریف پڑھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درود کے محتاج نہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درود کے محتاج نہیں لیکن درود پاک پڑھا جاتا ہے اسی طرح شہید اگر ہمارے جنازے کا محتاج نہ بھی ہو جنازہ پڑھا جائے گا۔

میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہا تو پوری امت کے اعمال ایک طرف کیے جائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی برابری نہیں کر سکتے۔ جن کی یہ شان ہو وہ ہمارے درود کے محتاج ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ ان کا کرم ہے ہم درود پڑھتے ہیں تو وہ قبول کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے انعام و اکرام سے بھی سرفراز کرواتے ہیں۔

شہادت کے وقت شہید کو چیونٹی کے کاٹنے جتنی درد ہوتی ہے، حدیث شریف:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی موت ایسی سعادت ہے کہ ادھر بندہ کی روح

نکلتی ہے اور ادھر بندہ حسن مطلق کے جلووں میں گم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے شہید کو جتنے بھی زخم آئیں خواہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے شہید کو تکلیف کتنی ہوتی ہے؟

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مایجد الشهيد من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصة (۲۵)

''شہادت کے وقت شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی جتنی تمہیں چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے''۔

یہ کیوں ہے؟ اس کی وجہ آگے میں بیان کروں گا۔

اللہ کی راہ میں لڑ کر قتل ہونے والے کو شہید کیوں کہتے ہیں، جواب:

مشهود، شاهد، مشاهده، شهید ان تمام الفاظ کا مصدر ''شهود'' سے مشتق ہے۔ اور شهد، يشهد اور شهوداً کے معانی میں سے ایک معنی۔ حاضر ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ (۲۶)

(ترجمہ) ''بلکہ تم میں سے خود موجود تھے جب یعقوب (علیہ السلام) کو موت آئی''۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں شهداء کا مصدر شهود ہے جس کا معنی ہے حاضر ہونا۔

☆...... امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی کے عظیم مفسر ہیں لکھتے ہیں۔

والشهداء: جمع شهيد بمعنى الحاضر (۲۷)

اور شہداء شہید کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے حاضر ہونا۔

☆......اسی طرح علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شہید کا معنی الحاضر کیا ہے۔ (۲۸)

☆......اسی طرح امام راغب اصفہانی نے المفردات میں لکھا ہے۔

الشهود والشهادة الحضور مع المشاهدة (۲۹)

شہود اور شہادت حاضر ہونا ہے مشاہدہ کے ساتھ۔

قرآن پاک کی آیت مبارکہ اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اور راغب اصفہانی سب کے اقوال سے معلوم ہوا کہ شہید وہ ہوتا ہے جو حاضر ہو۔

اب آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہوگا کہ شہید کہاں حاضر ہوتا ہے۔
حاضری کی ایک صورت حدیث شریف میں یہ بیان ہوئی ہے کہ جب میدان کارزار میں شہید منصب شہادت پر فائز ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت ملائکہ کرام کو حاضر کر دیا جاتا ہے۔
جن کے سامنے شہید کی روح مبارک جسم سے پرواز کرتی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شہید والد کی شان کا بیان:

بخاری شریف کتاب الجنائز میں روایت موجود ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

لما قتل ابی جعلت اکشف الثوب عن وجهه أبكى وينهونى

"جب میرے والد کو قتل کر دیا گیا میں ان کے چہرہ سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا اور لوگ مجھ کو منع کرتے تھے"۔

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لاینھانی

''لیکن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع نہ کیا''۔

فجعلت عمتی فاطمۃ تبکی

''پس پھر میری پھوپھی فاطمہ رونے لگیں''۔

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : تبکین أولا تبکین فما زالت الملائکۃ تظلہ بأجنحتھا حتی رفعتموہ (۳۰)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پھوپھی سے فرمایا تو رویا نہ کر تیرے بھائی کا تو یہ حال ہے کہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم لوگوں نے ان کو وہاں سے اٹھایا''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شہید پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں گویا شہید مشھود بالملائکۃ ہوتا ہے اس وجہ سے شہید کو حاضر کہتے ہیں۔

<u>شہید کو بغیر پردہ کے دیدار خداوندی حاصل ہوتا ہے:</u>

دوسری روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما شہید ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا جابر! ألا أخبرك ماقال اللہ عزوجل لأبیك؟

''اے جابر کیا میں تجھے یہ نہ خبر دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے کیا کہا''

قلت بلیٰ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''میں نے عرض کیا: فرمائیے''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال ما کلم اللہ أحدًا الا من وراء حجاب (۳۱)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بغیر پردہ کے کسی سے کلام نہیں کیا لیکن تیرے باپ سے بغیر پردہ کے کلام فرمایا''۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ شہید کو بغیر پردہ کے دیدار خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ شہید کی روح شہادت کے وقت اللہ کی بارگاہ میں حاضر کردی جاتی ہے اس لحاظ سے اس کو شہید کہتے ہیں۔

وقت شہادت شہید کو درد نہ ہونے پر زنان مصر کے واقعہ سے استدلال:

حضرت زلیخا کا واقعہ سب نے سنا ہے قرآن میں بھی ہے۔ حضرت زلیخا کی سہیلیوں نے کہا کہ غلام پر عاشق ہوگئی ہے۔

حضرت زلیخا نے اس تہمت سے اپنا دامن پاک کرنے کے لئے ان سب کی دعوت کی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ (۳۲)

''تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو بلا بھیجا''۔ (کنزالایمان)

جب وہ سب عورتیں آگئیں تو زلیخا نے سب کو قطار میں بٹھا دیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا (۳۳)

''اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی''۔

جب ہر ایک کے ہاتھ میں چھری اور پھل تھما دیا گیا تو زلیخا نے سیدنا یوسف

علیہ السلام سے کہا۔

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ (۳۴)

''اور یوسف سے کہا ان پر نکل آؤ''۔

جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ان کے سامنے سے گزرے تو پھر کیا ہوا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ (۳۵)

''جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے''۔

وہ عورتیں ایسی حسن یوسف میں مگن ہوئیں کہ انگلیاں کٹ گئیں لیکن ان کو خبر نہ ہوئی۔

بتاؤ انگلینڈ والو! ان کو انگلیاں کٹنے کی درد ہوئی ہے؟ نہیں۔

کیوں نہیں ہوئی؟ وہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے حسن میں مگن تھیں اگر حسن یوسف میں اتنا کمال ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے لیکن ان کو درد نہیں ہوا تو جب شہید حسن الٰہی کے جلوؤں میں گم ہوگا تو اس کو شہید کر دیا جائے تو اس کو خبر کیسے ہو گی۔ کیونکہ حسن یوسف کے جلوے، حسن الٰہی کے جلوؤں سے بدرجہا کم تر ہیں۔

جب حُسنِ یوسف کے جلوؤں میں اتنی کشش ہے کہ دیکھنے والوں نے ہاتھ کاٹ لئے مگر خبر نہ ہوئی تو حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں کا حال کیا ہوگا۔ جب شہید شہادت کے منصب پر فائز ہو رہا ہوتا ہے، جان قربان کر رہا ہوتا ہے ساری کائنات کے پردے آنکھوں سے ہٹا دیئے جاتے ہیں شہید اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کے جلوؤں میں مگن ہوتا ہے۔ پھر اس پر جتنے مرضی تیر چلیں خواہ اس کے اوپر سے ٹینک (Tank) گزار دیئے جائیں اس کو کوئی درد نہ ہوگا۔ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

تین شامی مجاہدوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا ایمان افروز واقعہ:

اب میں چند شہداء کے واقعات بیان کرتا ہوں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ (۳۶)

تین شامی بھائی رومیوں سے جہاد کیا کرتے تھے ایک دفعہ رومی بادشاہ نے ان کو پکڑ لیا بادشاہ روم نے ان تینوں بھائیوں کو کہا اگر تم میرا دین قبول کر لو تو میں تمہیں اعلیٰ عہدے دوں گا اور اپنی بیٹیوں سے تمہاری شادی بھی کروں گا لیکن ان تینوں بھائیوں نے انکار کر دیا۔

فأبوا وقالوا: يا محمداه (۳۷)

''اور فریاد کی یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد کیجئے''۔

فأمر الملك بثلاثة قدور، فصب فيها الزيت ثم أوقد تحتها ثلاثة أيام

روم کے بادشاہ کے حکم پر تین بڑے دیگ تیل بھر کر آگ پر رکھے گئے اور وہ دیگ تین دن رات برابر ان کے نیچے آگ جاری رہی۔

يعرضون في كل يوم على تلك القدور ويدعون الى دين النصرانية فيأبون

''وہ بادشاہ ہر روز ان کو ان دیگوں کے پاس لے کر جاتا اور کہتا دین عیسائی قبول کر لو ورنہ تم کو دیگوں میں ڈلوا دوں گا یہ تینوں انکار کرتے رہے''۔

فألقى الأكبر في القدر

''چوتھے دن رومی بادشاہ نے ان تینوں بھائیوں میں سے بڑے کو دیگ میں ڈلوا دیا''۔

ثم الثانی، ثم أتی الأصغر فجعل یفتنه عن دینه بکل أمر

''پھر دوسرے بھائی کو دیگ کے پاس لے جا کر سمجھایا اس کے انکار پر اسے بھی دیگ میں ڈال دیا گیا''۔

فقام الیه علج فقال: أیها الملك، أنا أفتنه عن دینه قال: بماذا؟

''ایک مجوسی آیا اس نے بادشاہ کو کہا میں اس کو دین اسلام سے پھیروں گا۔ بادشاہ نے کہا تو کس طرح پھیرے گا''۔

قال: قد علمت أن العرب أسرع شیئی الی النساء ولیس فی الروم أجمل من ابنتی

''اس مجوسی نے بادشاہ کو کہا عرب کے لوگ عورتوں کو بہت چاہتے ہیں میری ایک بیٹی بہت خوبصورت ہے ملک روم میں اس جیسی خوبصورت لڑکی ہی کوئی نہیں''۔

فادفعه الی حتی أخلیه معها فانهاستفتنه

''میں اپنی لڑکی کو اس کے پاس بھیجوں گا وہ اس کو دین اسلام سے پھیر دے گی''۔

فضرب له أجلا أربعین یوماً و دفعه الیه، فجاء به فأدخله مع ابنته وأخبرها بالأمر

''وہ مجوسی بادشاہ کو چالیس دن کا وقت دے کر اس لڑکے کو اپنے پاس لے آیا اور اپنی لڑکی کے سپرد یہ کام لگایا کہ اس نے اس لڑکے کا ایمان خراب کرنا ہے''۔

فقالت له: دعه فقد کفیتك أمره، فأقام معها، نهاره صائم و لیله

قائم

''اس مجوسی کی لڑکی نے اپنے باپ کو کہا کہ تم مطمئن رہو میں یہ کام کر دوں گی وہ لڑکا مجبوری سے اس کے ساتھ رہنے لگا اور وہ لڑکا تمام دن روزہ رکھتا اور تمام رات عبادت میں گزارتا''۔

حتی مرّ أکثر الأجل

''یہاں تک کہ پورا مہینہ گزر گیا۔ لیکن اس لڑکے نے عورت کی طرف نہ دیکھا''

فقال العلج لابنته: مصنعت

''ایک دن مجوسی نے اپنی لڑکی سے پوچھا تو نے اس لڑکے کے ساتھ کیا کیا''۔

قالت: ماصنعت شیأ ھذا رجل فقد أخویه فی ھذه البلدة، فأخاف أن یکون امتناعه من أجلھما کلما رأی آثارھما ولکن استزد الملك فی الأجل

''اس مجوسی کی لڑکی نے باپ کو کہا کہ اس لڑکے کے دو بھائی اس شہر میں قتل کیے گئے ہیں شاید ان کے غم کی وجہ سے میری طرف توجہ نہیں کرتا تم بادشاہ سے مدت زیادہ طلب کرو اور مجھے اس کے ساتھ کسی دوسرے شہر میں چھوڑ آؤ''۔

وانقلنی وایاه الی بلد غیر ھذا فزاده أیاماً فأخرجھما الی قریة أخری

''اس مجوسی نے بادشاہ سے مدت زیادہ کروا کر اپنی بیٹی اور اس لڑکے کر دوسرے شہر بھیج دیا''۔

فمکث علی ذلك أیاماً، صائم النھار، قائم اللیل

''وہاں بھی اس لڑکے نے اس لڑکی کی طرف نظر نہ کی بلکہ دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت الٰہی میں مصروف رہتا''۔

حتی اذا بقی من الأجل أیام قالت له الجاریة لیلة یا هذا انی أراك تقدس ربا عظیما

''جب آخری رات آئی اس لڑکی نے کہا اے نوجوان تو اپنے پروردگار کی اطاعت وفرمانبرداری میں کامل ہے اور تیرا پروردگار سچا ہے''۔

وانی قد دخلت معك فی دینك

''اور میں نے بھی دین اسلام قبول کرلیا ہے''۔

وترکت دین آبائی

''اور میں نے اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیا ہے ترک کر دیا ہے''۔

قال لها اس لڑکے نے اس لڑکی سے پوچھا۔

فکیف الحیلة فی الهرب؟

''کس حیلہ سے ہم یہاں سے بھاگ جائیں''۔

قالت: أنا أحتال لك وجاءته بدابة فرکباها

''وہ لڑکی ایک طاقتور گھوڑا لائی یہ دونوں اس پر سوار ہوئے''۔

فکانا یسیران باللیل

پس یہ دونوں تمام رات چلتے سفر کرتے''۔

ویکمنان بالنهار

''اور دن پورا چھپ کر گزارتے''۔

فبینما هما یسیران لیلة ''ایک رات یہ سفر کر رہے تھے''۔

اذ سمعا وقع خیل

''ایک دن انہوں نے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنی''۔

فاذا هو بأخویه ومعهما ملائکة رسل الیه

''جب اس لڑکے نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ اس کے دونوں بھائی ہیں اوران کے ساتھ فرشتوں کی جماعت ہے جوان کی طرف آ رہے ہیں''۔

فسلم علیهما وسألهما عن حالهما

''اس لڑکے نے اپنے بھائیوں کوسلام کیا اوران سے سوال کیا تمہیں تو جلتے تیل میں ڈالا گیا تھا تمہیں درد نہیں ہوا''۔

بتاؤ انگلینڈ والو! جو دنیا سے جا چکا ہو اور وہ پھر ملے تو کتنی خوشی ہو گی؟ اسی طرح یہ بھائی بھی اپنے دونوں بھائیوں سے مل کر بہت خوش ہوا۔

فقالا: ماکانت الا الغطسة التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس (۳۸)

''انہوں نے کہا بھائی ادھر دیگ میں ڈالا گیا ادھر ہم جنت الفردوس میں پہنچ گئے۔ کوئی درد ہوئی؟ نہیں''۔

جب ان دونوں کو جلتے تیل میں ڈالا جانے لگا توان دونوں نے کیا کہا یا **محمداه** اے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد فرمائیے۔ ثابت ہوا مشکل کے وقت **یا محمداه** کہنا شرک نہیں ہے بلکہ پرانے لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بتاؤ انہوں نے مشکل کے وقت مصیبت کے وقت حضور کو پکارا یا نہیں؟ پکارا۔ آج تک کسی بندے

نے ان کو مشرک کہا؟ بدعتی کہا؟ ہرگز نہیں اگر وہ مشکل کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے سے جنت الفردوس میں جا سکتے ہیں تو ہم سنی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل پڑنے پر پکارنے سے جنت الفردوس میں جا سکتے ہیں۔

میرا ایمان ہے ادھران دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اوران کے درمیان جو پردے حائل تھے وہ ختم ہو گئے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں محو تھے ادھران کو جلتے تیل میں ڈالا گیا اگر مصر کی عورتیں یوسف علیہ السلام کے حسن کے جلوؤں میں محو ہوں تو ہاتھ کٹ جائیں تو درد نہیں ہوتا تو حسن مصطفیٰ تو حسن یوسف سے کئی درجے زیادہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں محو ہوں گے ان کو گرم تیل میں ڈالا جائے تو ان کو درد کیسے ہوگا؟

یہ کوئی سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ سے مل کر پوچھے سرکار جب تیر لگ رہے تھے حضور وہ کیا مقام تھا پھر وہ تمہیں بتائیں کہ وہ کس مقام پر فائز تھے۔

جب مصر کی عورتیں حسن یوسف کے جلوؤں میں محو ہوں تو ان کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ جائیں اور ان کو پتہ نہیں چلتا ان کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تو جو حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں میں محو ہوگا اس کو خواہ جتنے مرضی تیر لگ جائیں اس کو کیسے خبر ہو سکتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میدان کربلا میں تشریف فرما تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

اور اگر شامی نوجوان جو سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے بھی غلام ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی غلام ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں اور ان کو جلتے

تیل میں ڈال دیا جائے تو ان کو تکلیف محسوس نہ ہو تو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے بھی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بے حد پیار بھی فرماتے ہوں اور جب ان کی شہادت اور ان کے ساتھیوں کی شہادتیں ہو رہی ہوں سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود بھی ہوں تو ایمان سے بتاؤ ان کو درد یا کوئی تکلیف محسوس ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ میں دلیل سے بات کرنے والا بندہ ہوں کل کوئی یہ نہ کہے کہ مولوی عنایت اللہ سانگلے والے نے ویسے ہی جوش میں آ کر کہہ دیا ہے اس پر کوئی دلیل تو نہیں ہے ناں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میدان کربلا میں موجود تھے تو سنو ''مشکوۃ شریف'' میں باب مناقب اہلبیت (۳۹) میں روایت موجود ہے۔

☆...... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النھار

''ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا''۔

اشعث اغبر

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں مبارکہ بکھری ہوئی ہیں اور گرد آلود ہیں''۔

بید قارورۃ فیھادم

''اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے''۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔

بابی انت وامی ما ھذا؟

''ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں یہ آپ کے دست اقدس میں کیا ہے''۔

قال: هذا دم الحسين

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا خون ہے''

و اصحابه

''اور یہ خون آپ کے اصحاب اور آپ کے ساتھیوں کا خون ہے''۔

ولم ازل التقطه منذ اليوم

''جس کو میں آج سارا دن میدان کربلا سے اکٹھا کرتا رہا ہوں''۔

فاحصى ذالك الوقت فاجد قتل ذالك الوقت(۴۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن کو اس وقت کو یاد رکھا اور مجھے پتہ چلا کہ حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء اسی دن شہید ہوتے تھے۔

پتہ چلا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے ساتھیوں نے کیا کچھ ملاحظہ کیا جب وہ قربانیاں پیش کر رہے تھے شہید ہو رہے تھے۔

رب تعالیٰ سے دعا کرو شہداء کربلا سیدنا علی اکبر، سیدنا علی اصغر جتنے بھی احباب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ ان کے فیوضات سے ہمیں دنیا و آخرت میں فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اور ان کے صدقے ہماری دینی اور دنیاوی مشکلات کو آسان فرمائے آمین۔

میں نے وقت کی کمی کی وجہ سے صرف ایک واقعہ بیان کیا ہے تم شہداء کے

واقعات پڑھو تمہیں پتہ چلے شہداء کا کیا مقام ہوتا ہے۔ تم خود ہی بتاؤ جن کا دیکھنا رب کا دیکھنا ہے (۴۱) جب وہ سرکار خود سامنے کھڑے ہوں تو تلواریں چل رہی ہوں بندہ شہید کیا جا رہا ہو جمال کس کا دیکھے رب کا جو ایسا جمال دیکھے جس کو دیکھنا خدا کا دیکھنا ہے اس کو تلواروں کے چلنے کا درد ہو گا؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

☆......اب تو انجکشن لگا کر آپریشن کرتے ہیں پہلے کچھ سنگھاتے تھے وہ بیمار مست ہو جاتا تھا ڈاکٹر اس کی ہڈیاں تک کاٹ دیتے جب وہ مستی میں ہوتا تھا اور اس کو اس وقت درد تک نہ ہوتی تھی۔ جس کو انجکشن کا نشہ ہو اس کو درد نہیں ہوتا تو جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کا نشہ ہو اس کو کب درد ہو گا۔

شہید کے معنیٰ کا بیان:

شہد، یشہد، شہوداً کا ایک معنی حاضر ہونا قرآن وسنت اور مفسرین کے اقوال سے اور اس کا محل بیان کر دیا اب سنو! شہد، یشہد، شہوداً کا ایک معنی ہے گواہی دینا۔

اس کی پہلی دلیل قرآن مجید سے سنو اللہ تعالیٰ لین دین کے مسائل واحکامات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ (۴۲)

اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ (کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں شہید کا معنی ہو گا ”گواہی دینے والا“ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہید کس کی گواہی دینے والا ہے۔

ویسے تو آدمی کئی گواہیاں دیتا ہے کبھی تو وہ اپنے فعل سے گواہی دیتا ہے اور کبھی

تو وہ اپنے عمل سے گواہی دیتا ہے لیکن اس میں بھی مقصود حق بات کو ثابت کرنا ہوتا ہے لیکن اس سے بھی بڑی گواہی یہ ہوگی بندہ اپنی جان قربان کر کے گواہی دے، اپنے آپ کو شہید کروا کر گواہی دے، کہ یہ بات حق ہے۔ یعنی دین اسلام حق ہے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے یہ حق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یہ مسئلہ حق ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ شہید کو گواہی دینے والا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی جان قربان کر کے منصب شہادت پر فائز ہو کر یہ ثابت کرتا ہے کہ دین اسلام حق ہے۔

شہید کی ایک اور فضیلت:

اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پھر اس شہید کو اس گواہی پر کتنا اجر ملتا ہے سنو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا أبا سعید من رضی باللّٰہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ

"اے ابو سعید جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر گواہ ہو گیا راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ نے جنت اس پر واجب کر دی"۔

جب حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو متعجب ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ارشاد فرمایئے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا گواہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت واجب کر دی اور ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال واخرىٰ يرفع بها العبد مائة درجة فی الجنة مابين كل درجتين كما بين السماء والأرض

''ایک اور عمل ایسا ہے جس کے کرنے سے بندے کو جنت میں سو درجے ملیں گے۔اور ہر درجہ میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہوگا''۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیے، وہ کون سا عمل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال الجهاد فی سبيل الله، الجهاد فی سبيل الله (۴۳)

''اور وہ عمل اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

پتہ چلا شہید کی اس گواہی پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے شہید کو کیا انعام ملا پہلی سب خطائیں بھی معاف، جنت میں سو درجے ملے اور ہر دو درجوں کے درمیان میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ جب ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شہید کا یہ مقام ہے تو جو سید الشہداء ہیں ان کا مقام کیا ہوگا؟ اور ان کے درجات کیا ہوں گے؟

شهد يشهد شهوداً کا ایک معنی ہے ''کسی چیز کو پالینا''۔

اب اس معنی پر دلیل قرآن مجید سے سنو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (۴۴)

(ترجمہ) ''تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے''۔ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ شہید کہتے ہیں "جو کسی چیز کو پا لینے والا ہو"۔اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہید کس چیز کو پالیتا ہے منصب شہادت پر فائز ہو کر۔

شہید کے لئے چھے انعام، حدیث شریف سے ثبوت:

سنو حدیث شریف میں آتا ہے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

للشهيد عندالله ست خصال

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہادت کے منصب پر فائز ہونے والے کے لئے چھ انعام ہیں۔

يغفرله فى اوّل دفعة من دمه

"پہلی یہ کہ خون نکلتے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے"۔

ويرى مقعده من الجنة

"اور دوسری یہ کہ وہ اسی وقت جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے"۔

ويجار من عذاب القبر

"اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے"۔

ويأمن من الفزع الأكبر

"اور چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا"۔

ويحلى حلة الايمان

"اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کا لباس پہنائے گا"۔

ویزوج من الحور العین

اوراس کا نکاح حوروں سے کردیا جاتا ہے۔

ویشفع فی سبعین انساناً من أقاربه(۴۵)

''اور چھٹی یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے اقارب میں سے ستر آدمیوں کو اس کی شفاعت سے جنت عطا کرے گا''۔

شہید منصب شہادت پر فائز ہوتے ہی اپنی مغفرت، جنت میں ٹھکانہ، عذاب قبر سے حفاظت، قیامت کی گھبراہٹ وخوف سے بچاؤ، ایمان کا لباس اور حوروں سے اپنا نکاح اور اپنے اقارب میں سے (70) ستر حضرات کی شفاعت کو پالیتا ہے اس لحاظ سے اس کو شہید کہتے ہیں۔

ایک ممکنہ اعتراض کا پیشگی جواب:

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ سوال یہ ہے کہ مولوی عنایت اللہ یہ سب انعامات خداوندی ہیں ان کو دوسرے مومن بھی پائیں گے شہید کی کیا خاصیت ہوئی؟ اب اس کا جواب سنو دوسرے مومنوں کا جب انتقال ہوگا وہ قبر میں جائیں گے، پھر قبر میں منکر نکیر سوالات کریں گے، پھر قیامت آئے گی، پھر میزان لگے گا، پھر نامہ اعمال تولا جائے گا، پھر فیصلہ ہوگا، اور پتہ چلے گا کہ اس کی مغفرت ہوئی ہے، اس کو جنت مل گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے پہلے وہ ان انعامات کو پا سکتا ہے؟ نہیں لیکن شہید ان سب انعامات کو پالیتا ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ ہر مومن اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو پائے گا حساب وکتاب، قبر کے سوال وجواب اور عذاب وثواب کے مراحل سے گزر کر لیکن شہید منصب شہادت پر فائز ہوتے ہی ان انعامات کو پالیتا ہے۔ فرق سمجھ میں آیا

ہے؟۔(جی ہاں)

حضرت امام عالی مقام سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت دوسرے لوگوں کی شہادت سے مختلف ہے۔ وہ اس لحاظ سے کہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہیدوں کی شہادت میں فرق:

دوسروں کی شہادت کی شہرت، چرچا ان کے منصب شہادت پر فائز ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ جبکہ سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا چرچا اور شہرت آپ کے منصب شہادت پر فائز ہونے سے قبل ہو چکا تھا۔ بلکہ آپ اس وقت ابھی بچے تھے جب شہادت کی خبر دے دی گئی۔

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں۔ جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی جان ہیں۔ فرماتی ہیں۔

عن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت علیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما ایک دن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوئیں۔

اور عرض گزار ہوئیں۔

فقالت یا رسول الله انی رایت حلماً منکرا اللیلة

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج بڑا ڈراؤنا

خواب دیکھا ہے۔

قال وما ھو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام فضل بیان کرو تم نے کیا خواب دیکھا ہے؟

قالت انہ شدید

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما عرض کرتی ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سخت ڈراؤنا ہے۔

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما کا عرض کرنے کا شاید مطلب یہ ہوگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خواب ایسا خواب ہے جو میں بیان کرنا پسند نہیں کرتی اور آپ بھی وہ خواب سن کر پسند نہیں کریں گے۔

قال وما ھو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ام فضل بیان کرو تم نے کیا خواب دیکھا ہے۔

قالت رایت کان قطعةً من جسدك قطعت وُضعت فی حجری

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضور آپ کے جسم اقدس وانور سے ایک ٹکڑا قطع کیا گیا ہے علیحدہ کیا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔

فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام فضل آپ نے بہت اچھا خواب

دیکھا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے ارشاد فرمایا:

تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في حجرك

ام فضل اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بیٹا عطا فرمائے گا۔ اور وہ تیری گود میں دیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مافی الارحام کا علم رکھتے ہیں، حدیث شریف سے ثبوت:

حدیث شریف کے ان الفاظ تلد فاطمة ان شاء الله غلاماً سے اور بعد میں سیدنا امام عالی مقام سید الشہداء رضی اللہ عنہ کا پیدا ہونا اس بات پر دلیل ہے کہ ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم علمِ غیب جانتے ہیں وہابی دیوبندی بڑا شور مچاتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ واعظوں میں بیان کرتے ہیں، دروس میں بیان کرتے ہیں جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پتہ کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ مافی الارحام کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے جو بھی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ولی خواہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں مافی الارحام کا علم رکھتے ہیں وہ مشرک ہے۔ بتاؤ انگلینڈ والو! اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نہیں کہ ہمارے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم مافی الارحام کا علم رکھتے ہیں؟ ضرور ثابت ہوا۔ اب جو عقیدہ حدیث شریف سے معلوم ہوا وہ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مافی الارحام کا علم رکھتے ہیں۔ ثابت ہوا دیوبندیوں اور وہابیوں کا عقیدہ اس حدیث شریف کے خلاف ہے۔ گویا وہابیوں، دیوبندیوں کا ایسے عقیدہ کو شرک کہنا جو حدیث شریف سے ثابت ہے اس بات پر واضح دلیل ہے کہ ان کے نزدیک حدیث پر عمل کرنا اور حدیث والا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

اب سنو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔

فولدت فاطمة الحسين

پس سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔

فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

پس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میری گود میں دیئے گئے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ارشاد فرمایا تھا۔

فدخلت يوماً علىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا۔

ثم كانت منى التفاتة

پھر میں ذرا اور کام میں مصروف ہو گئی۔

فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهر يقان الدموع

اور پھر جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئی تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان اقدس سے آنسو جاری ہیں۔

قالت

حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما کہتی ہیں۔

فقلت یا نبی اللہ بابی انت و امی مالک؟

میں نے پوچھا اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کو کیا ہوا؟

قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام فضل رضی اللہ عنہا ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ میری امت (کے شر پسندوں کی ایک جماعت) میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گی۔

فقلت ھذا

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام حسین رضی اللہ عنہ کو۔

فقال نعم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں ام فضل۔

واتانی بتربة من تربته حمراً(۴۶)

اور جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس زمین کی مٹی میں سے کچھ مٹی دی جو سرخ تھی۔

☆ ...... حضرت سیدہ ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں المعجم الکبیر (۴۷) میں امام

طبرانی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

كان الحسن و الحسين رضى الله عنهما يلعبان بين يدى النبى صلى الله عليه وسلم فى بيتى

حسنین کریمین میرے گھر میں کھیل رہے تھے۔

فنزل جبريل عليه السلام فقال يا محمد: ان أمتك تقتل ابنك هذا من بعدك

جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت میں ایک جماعت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کردے گی۔

فأوما بيده الى الحسين فبكى رسول الله صلى الله عليه وسلم وضمه الى صدره ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وديعة عندك هذه التربة

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی جائے شہادت کی مٹی بھی دی۔

فشمها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ويح كرب وبلاء قالت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مٹی کو اپنے سینہ سے لگایا اور آنسو بہائے۔

اور پھر ارشاد فرمایا:

یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دماً

اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ مٹی جس دن خون بن جائے گی۔

فاعلمی أن ابنی قد قتل

پس جان لینا کہ یہ میرا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیا گیا ہے۔

قال فجعلتها أم سلمة فی قارورة

حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس مٹی کو ایک شیشی میں رکھ دیا تھا۔

ثم جعلت تنظر الیها کل یوم

اور حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا اس شیشی کو روزانہ دیکھتیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کون کب فوت ہوگا:

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبارک مٹی والی شیشی سیدہ ام المومنین سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کو دی۔ اس حدیث مبارکہ سے ایک باریک نکتہ یہ معلوم ہوا وہ سنو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی والی شیشی سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کو کیوں دی اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیوں نہ دی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ دی وہ والدین تھے ان کا حق زیادہ تھا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ دی حالانکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب ازواج مطہرات سے زیادہ محبوب تھیں (۴۸) یا کسی اور زوجہ محترمہ کو وہ مٹی والی شیشی کیوں نہ دی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ہی کیوں دی اور فرمایا: اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے سمجھ لینا حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ

عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ جس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گی اس وقت نہ تو ظاہری طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ زندہ ہوں گے اور نہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا زندہ ہوں گی اور نہ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوں گی اور نہ ہی ازواج مطہرات میں سے اور کوئی زندہ ہو گی اگر شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے وقت اگر ظاہری طور پر زندہ ہوں گی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی ہوں گی اسی لئے نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی، نہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دی نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی، نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سمیت کسی اور زوجہ پاک کو دی۔

اس حدیث مبارکہ سے ہمارے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا علمِ غیب بھی ثابت ہوا کہ حضور اپنے اہل بیت کی عمریں بھی جانتے ہیں کہ کون کب تک زندہ رہے گی اور کون کب تک وصال ظاہری فرما جائے گی۔

☆......آگے سنو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ ہی غیبی خبر ارشاد نہیں فرمائی کہ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے گی یا خون بن جائے گی اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے جائیں گے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو عالم ماکان وما یکون ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علمِ غیب کلی سے یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کہاں شہید ہوں گے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''خصائص الکبریٰ شریف'' (۴۹) میں لکھتے ہیں۔

☆......حضرت سیدہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ

وھو خاثر

ایک روز نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کروٹ کے بل سو رہے تھے کہ اچانک اٹھے اور آپ پر پریشانی کے اثرات تھے۔

وفی یدہ تربۃ حمراء یقلبھا

اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سرخ مٹی کو الٹ رہے تھے۔

قلت ماھذہ التربۃ یا رسول اللّٰہ؟

سیدہ فرماتی ہیں میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مٹی کیسی ہے؟

قال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخبرنی جبرئیل أن ھذا یعنی الحسین یقتل بأرض العراق وھذہ تربتھا

جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ تمہارا یہ بیٹا یعنی حسین رضی اللہ عنہ عراق کی سرزمین پر شہید کر دیا جائے گا اور یہ مٹی جائے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی جگہ اور وقت سے باخبر تھے:

یہ بد بخت لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا بھی انکار کرتے ہیں حالانکہ سرکار کریم کے طفیل سے اور وسیلہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کو اتنا علم عطا فرمایا ہے کہ آپ نے بھی ارشاد فرمایا حضرت اصبغ بن بنانہ رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب آپ اس جگہ پر پہنچے جس جگہ پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہونا تھی آپ نے فرمایا۔

فقال ھھنا مناخ رکابھم

اے اصبغ بن بنانہ رضی اللہ عنہ یہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

وموضع رحالھم

اور یہ وہ جگہ ہے جہاں کجاوے رکھے جائیں گے۔

ومھراق دمائھم فتیة من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصة

اور یہ وہ جگہ ہے جس پر ان کے خون بہیں گے اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گروہ اس میدان میں شہید کر دیا جائے گا۔

تبکی علیھم السماء والارض (۵۰)

جس پر آسمان وزمین بھی روئیں گے۔

یہ تمام روایات اور اس طرح کی کئی اور روایات اس بات پر واضح شہادتیں ہیں کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے بچپن سے لے کر ہی آپ کی شہادت تک ہر خاص وعام میں سید الشہداء کی شہادت شہرت اختیار کر چکی تھی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقتل حسین بن علی رضی اللہ عنہ علی رأس ستین من مھاجرتی (۵۱)

میرے بیٹے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو سن ۶۰ ہجری کے اختتام پر شہید کر دیا جائے گا۔

اب میں بیان کروں گا کہ پانی بند کیوں ہوا؟

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اٹھاؤ فتوح الغیب صفحہ 33 مطبع مصر (۵۲) میں لکھا ہے سنو سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال الله عزوجل فی بعض کتبه

غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے سابقہ کتب میں ارشاد فرمایا ہے۔

یا ابن آدم أنا الله لا اله الا انا

اے آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

أقول للشئی کن فیکون

میں اگر کسی شئی کو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

اطعنی أجعلك

تم میری فرمانبرداری کرو تم میری اطاعت کرو۔

تقول للشئی کن فیکون (۵۳)

تو میں تم کو بھی اس شان سے نواز دوں گا کہ اگر تم بھی کسی شئی کو کہو گے کہ ہو جا تو وہ ہو جایا کرے گی۔

☆.....سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۳۸ اور ۳۹۔ (۵۴) پر

بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے لیکن صفحہ ۳۸ اور ۳۹ والی عبارت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

سنو!

وقد فعل ذلك بكثير من أنبيائه وأوليائه وخواصه من بني آدم (۵۵)

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن میں بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام بھی اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور خواص کو اس شان سے نوازا ہے اگر وہ کسی شئی کے لئے فرمائیں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

☆......شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی شرح کرتے ہوئے لکھتے اٹھاؤ شرح فتوح الغیب میں لکھا ہے۔

این طائفه ذات شریف اوست رضی الله عنه که بجملگی از هوا وارادت فانی شده بامر وفعل حق بقایا فته بتصریف واقتداروی متصرف شددر کائنات۔ (۵۶)

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فرامین مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام اور اولیاء عظام اور اپنے خواص لوگوں کو یہ شان عطا فرماتا ہے کہ جب وہ کن کہتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے۔ اور شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک سے ثابت ہوا کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی اس درجہ پر فائز ہیں جب وہ کن کہتے تو فیکون ہو جاتا تھا۔

امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ جو ہزاروں اولیاء کرام بلکہ لاکھوں کروڑوں اولیائے کرام کے درجات کو اکٹھا کیا جائے تو ان کا درجہ اس سے بھی بلند ہے،

وہ بھی یقیناً اس درجہ پر فائز تھے کہ اگر وہ بھی کن کہتے تو فیکون ہو جاتا۔

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فرامین مبارکہ اور شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح سے ثابت ہوا اگر امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اس درجہ پر فائز تھے کہ اگر وہ کن کہتے تو فیکون ہو جاتا اگر وہ نہر فرات کا رخ خیموں کی طرف مڑنا تو کچھ بھی بات نہ تھا اگر وہ زمین کو حکم کرتے اس میں میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو جاتا۔ لیکن قدرت ہونے کے باوجود سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا ایسا نہ کرنا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ آپ راضی برضاء الٰہی تھے۔ جس طرح رمضان میں روزے کی حالت میں پانی ہمارے سامنے ہوتا ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں پیتے۔

شیخ محمد الشربینی کے دریا پر متصرف ہونے کا ثبوت:

دیوبندیوں کا بڑا عالم اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ''جمال الاولیاء'' میں محمد الشربینی کے حالات میں لکھتا ہے سنو!

''آپ جب دریا عبور کرنا چاہتے اور ملاح کہتا کہ کرایہ لائیے آپ فرماتے اے درویش ہم کو تو اللہ کے واسطے ہی عبور کرا دے تو وہ اس طرف پہنچا دیتا تھا ایک روز اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ تمہارے اس ظلم نے تو ہمیں تنگ کر دیا ہے۔ شیخ نے فرمایا سبحان اللہ اور لوٹے کو جھکایا اور دریا کا تمام پانی اس میں لے لیا۔ یہاں تک کہ کشتی زمین پر کھڑی ہوگئی ملاح نے توبہ کی اور معافی چاہی۔ تو آپ نے لوٹا الٹا کر دیا۔ اور تمام پانی جیسے تھا لوٹ آیا۔''

اگر کوئی کہے لاہور میں کوئی درخت نہیں، لاہور میں کوئی مکان نہیں، لاہور میں

کوئی بلڈنگ (Building) نہیں، لاہور میں سڑکیں نہیں تو مان لو گے؟ نہیں۔ تم کہو گے اس نے ابھی لاہور شہر دیکھا ہی نہیں اس لئے اس طرح کی باتیں کر رہا ہے اگر دیکھا ہوتا تو اس طرح کی باتیں نہ کرتا۔ اسی طرح جو کہتا ہے ولی سنتے نہیں۔ ولی کچھ کر سکتے نہیں، ولی دیکھتے نہیں، اس نے ابھی ولایت کا شہر دیکھا ہی نہیں۔ ولی کے لئے ساری زمین ایک قدم بھی نہیں۔ (۵۷) اس پر بھی حوالہ دیتا ہوں پہلے میں اپنی بات مکمل کرلوں۔

تھانوی لکھتا ہے:

''شیخ نے فرمایا سبحان اللہ اور لوٹے کو جھکایا اور دریا کا تمام پانی اس میں لے لیا۔ یہاں تک کہ کشتی زمین پر کھڑی ہوگئی۔'' (۵۸)

ملاح نے معافی مانگی توبہ کی تو آپ نے لوٹا الٹا کر دیا اور تمام پانی جیسے تھا لوٹ آیا۔

یہ کس کی شان ہے جو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے در کے منگتے ہیں۔ جو غلام در غلام ہیں جب امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے لوٹے میں پانی بند کر دیا تو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ سے ایک چلو پانی نہ لیا گیا۔

بتاؤ! امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت کے افراد کی شان اور ولایت کا در پردہ انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ دیوبندیوں کا بڑا گرو یہ تو مانے حضرت شربینی رحمۃ اللہ علیہ جو غلام ہیں یہ شان حاصل ہے تو جو اولیاء کے شہنشاہ و بادشاہ ہیں وہ کچھ بھی نہ کر سکے یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل:

اگر غلاموں کا یہ حال ہے کہ وہ لوٹے میں پورا دریا ڈال سکتے ہیں تو جو شہنشاہ

اولیاء بلکہ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔(۵۹) وہ امام حسین رضی اللہ عنہ جن کی خاطر نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کی نماز لمبی کر دی تھی۔(۶۰) وہ امام حسین رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین منی و أنا من حسین (۶۱) کون حسین رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں هذان أبنای یہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما میرے بیٹے ہیں۔(۶۲)

کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں ان الحسن والحسین هما ریحا نتای من الدنیا (۶۳) بے شک حسن و حسین رضی اللہ عنہما میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔

کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جن کی محبت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت قرار دیا۔ کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جن کے ساتھ بغض کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے بغض قرار دیں۔(۶۴)

کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جن کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ روک کر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔(۶۵)

کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو چومیں، بوسے دیں۔(۶۶)

کون حسن و حسین رضی اللہ عنہما جن سے لڑائی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لڑائی قرار دیں اور ان کے ساتھ صلح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ صلح قرار دے دیں۔(۶۷) پتہ چلا کیسی شان ہے نواسوں کی، اگر غلام پورا دریا لوٹے میں ڈال سکتا ہے تو آقا ایک نہر لوٹے میں محفوظ کیوں نہیں کر سکتا؟

اگر امام حسین رضی اللہ عنہ نہر فرات کی طرف ایک اشارہ کرتے تو اُس کا تمام پانی اپنے لوٹے میں محفوظ کر لیتے اور یزیدیوں کو بھی پیاسا مار دیتے۔

پوری زمین اولیاء کے لیے ایک قدم فاصلے کے برابر بھی نہیں ہے،:

میں نے کہا تھا کہ ولی کے لئے پوری زمین ایک قدم بھی نہیں انہیں حضرت شربینی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں دیوبندیوں کے بڑے مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے۔

''آپ کو جس چیز کی گھر وغیرہ کی ضرورت کے لئے حاجت ہوتی ہوا میں ہاتھ کر کے لے لیتے اور گھر والوں کو دے دیتے تھے۔امام شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سیاح سے روایت ہے کہ ان کی اولاد کچھ تو ملک مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ اولاد بلاد عجم میں تھی اور کچھ بلاد ہند میں اور کچھ بلاد تکرور میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرمادیتے تھے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے پاس قیام رکھتے ہیں۔'' (٦٨)

تھوڑا آگے جا کر تھانوی نے لکھا ہے۔

''سید محمد بن ابی الحمائل کہتے ہیں کہ ایک طالب میرے یہاں سے شیخ شربینی کے یہاں بھاگ گیا پھر جب وہ آیا تو میں نے پوچھا کہاں تھا اس نے کہا شربینی صاحب کے یہاں۔میں نے کہا میں اس وقت تک تجھ کو مارتا رہوں گا جب تک تیرے چلانے پر شربینی صاحب نہ آجائیں۔میں اس کو مارنے کے واسطے آگے بڑھا تو شربینی صاحب اس کے سر پر کھڑے تھے اور فرمایا کہ میں سفارش کرتا ہوں میں نے چھوڑ دیا تو شیخ غائب ہو گئے۔'' (٦٩)

ان دونوں واقعات سے ثابت ہوا کہ پوری زمین ولی کا ایک قدم بھی نہیں

ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال مبارک کو برا سمجھنے والے مخالفین کے عقیدہ کا

بخاری شریف کی احادیث سے رد:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی خاطر رب کی نماز لمبی کر دی تو شرک نہ بنا تو تیرے نزدیک نبی کا خیال ہی نماز میں آ جائے تو شرک ہو جائے بتا تو کون سا اسلام لئے پھرتا ہے؟

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخاری شریف کتاب ابواب المساجد میں ہے۔

عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: هل ترون قبلتی هاهنا؟

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرا رخ صرف اسی طرف ہے۔

فو الله مايخفٰى على خشوعكم ولا ركوعكم

اللہ کی قسم تمہارا خشوع اور تمہارے رکوع مجھ سے چھپے ہوئے نہیں۔

انی لأراكم من وراء ظهری (۷۰)

میں تم کو اپنی کمر پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

اور اب سنو ایک دوسری حدیث شریف وہ بخاری شریف کتاب التہجد میں موجود ہے۔

صحابی رسول سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد جن کا نام ہے حضرت ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ وہ فرماتے ہیں۔

سألنا خباباً

میں نے حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ

أكان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر و العصر؟

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر میں قرأت فرمایا کرتے تھے؟

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے یہ سوال اس لئے کیا کہ چونکہ نماز فجر میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے نماز مغرب میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے اور نماز عشاء میں بھی قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے اور نماز ظہر اور نماز عصر میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے شاید حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے اس لئے سوال کیا ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور نماز عصر میں قرأت کیا کرتے تھے۔

قال: نعم

حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہاں کیا کرتے تھے۔

قلنا: بای شیء کنتم تعرفون ذلك؟

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا تم کو کیسے پتہ چلتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کر رہے ہیں۔

قال: باضطراب لحيته (۷۱)

حضرت سیدنا خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارکہ کے ہلنے کی وجہ سے ہم کو پتہ چل جاتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم قرأت کر رہے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوران نماز حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے دیکھا کرتے تھے۔ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں نماز کے دوران نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارکہ جاگزیں ہوتا۔ اور نماز کے دوران ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظریں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف اٹھ جایا کرتی تھیں۔

پہلی روایت اور اس کو ملاؤ تو مطلب سمجھ میں آیا کہ کچھ لوگ کہہ سکتے تھے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلتا تو آپ منع فرما دیتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کہ اللہ کی قسم تمہارے رکوع اور خشوع مجھ پر چھپے ہوئے نہیں ہیں بلکہ میں تم کو اپنی کمر پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں اس اعتراض کو قیامت تک کے لئے رد فرما دیا اور اس عقیدہ پر مہر ثبت کر دی کہ نماز کے دوران خیال تو کجا اگر نظریں بھی والضحیٰ کے چہرے پر لگ جائیں تو بندہ مشرک نہیں بنتا۔

اب میں پوچھتا ہوں ان بدبختوں سے بتاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو توحید کی سمجھ نہ تھی؟

چودہ سو سال بعد تم کو توحید کی سمجھ آئی۔ اور چودہ سو سال بعد تم توحید کے ٹھیکیدار پیدا ہوئے ہو۔

سانگلہ کے حجرے میں بیٹھ کر بیان نہیں کر رہا انگلینڈ کے ہزاروں کے مجمع میں بیٹھ کر بات کر رہا ہوں جواب دو۔

مخالفین کی اہل بیت سے دشمنی اور یزید سے دوستی کا ثبوت:

آؤ اب اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں اگر امام حسین رضی اللہ عنہ اشارہ فرماتے تو جنت سے کوثر کا پانی آجاتا کیوں پانی نہیں مانگایا کیوں پانی نہیں پیا کہ یہ بھی اعزاز حاصل ہو جائے۔ ورنہ دشمنوں نے کہنا تھا کہ پانی پیتے ہوئے گئے ہیں۔ وہ کوئی شہید ہوئے ہیں۔ پانی پیتے رہے ہیں، کھانا کھاتے رہے ہیں۔ آج کل کے اہل بیت کے دشمنوں نے کہنا تھا جو اتنی بڑی شہادت ہونے کے باوجود بھی لکھ رہے ہیں تم کہتے ہو کہ پینے کو پانی نہ تھا وہ تو نہا رہے تھے، وہ تو کپڑے دھو رہے تھے اور لکھ دیا ہے کہ معاذ اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ تو باغی ہیں۔ (۷۲)

بھائی اتنا کچھ ہونے کے باوجود اہل بیت کے دشمن کہتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ اندھوں کی طرح میدان کربلا میں گئے معاذ اللہ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ ظاہر و باطن کے اندھے ہیں نعوذ باللہ۔ اٹھاؤ ابلغۃ الحیران صفحہ ۳۹۹ (۷۳) ان کے بڑے مولوی حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے:

کہتے ہیں واقعہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے کوئی دین کی خدمت نہیں کی اور نہ ہی امام حسین رضی اللہ عنہ کا کربلا میں جانا اسلام کی سربلندی کے لئے تھا۔ (۷۴)

بتاؤ دشمنان اہل بیت اس طرح کی بکواس کرتے ہیں یا نہیں؟ کرتے ہیں۔

میاں صاحب! اتنا کچھ ہونے کے باوجود اہل بیت کا دشمن یزید کو جنتی کہتا ہے اور امیر المؤمنین کہتا ہے (۷۵) اور کہتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ تو باغی تھے معاذ اللہ۔

تو بہت سے لوگوں نے بکواس کرنی تھی کہ شہید تو ہوئے ہی نہیں ہیں ویسے ہی لوگوں نے باتیں بنائی ہوئی ہیں۔ اس کو شہید کہتے ہیں پانی پیتے رہے ہیں؟ پانی اس لئے

بند ہوا کہ شہادت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اس لحاظ سے بھی سب سے اونچے درجے کی ہو۔ اس لحاظ سے بھی شہادت کی دنیا میں مثال نہ رہے۔ اب سنو شہادت مقدر کیوں ہوئی اور کیوں رہی؟

امام حسین رضی اللہ عنہ ہاتھ اٹھاتے، سیدہ شہر بانو ہاتھ اٹھائیں، آپ کی ہمشیرہ سیدہ زینب سجدے میں سر رکھتیں اور کہتیں یا اللہ یہ میرا بھائی یہ میرے بچے یہ میرا خاندان ہے پیاس لگی ہے تھوڑا پانی مل جائے۔ حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے ایڑھی زمین پر ماری پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اگر نبی زادہ زمین پر ایڑھی مارے تو پانی نکل آئے اگر ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد زمین پر ایڑھی مارے تو کیا پانی نہ نکلے؟ کسی نے ایڑھی ماری ہے؟ نہیں۔ کیوں نہیں ماری۔

حضرت رابعہ عدویہ کے عشق رسول کا ایمان افروز واقعہ:

حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ روزہ رکھتی تھیں ایک ہزار نوافل روزانہ ادا کرتی تھیں۔ بڑھاپے میں بھی عبادت میں فرق نہیں آیا۔ لوگوں نے دیکھا پوچھا اتنے نفل جنت کے لئے پڑھتی ہو؟ فرمایا نہیں جنت کے لئے نہیں پڑھتی۔ پوچھا اتنے نفل ثواب کے لئے پڑھتی ہو؟ فرمایا نہیں ثواب کے لئے نہیں پڑھتی۔ سنا ہے قیامت کے دن نامہ اعمال تولے جائیں گے جب میری نیکیاں تولی جائیں میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوں میرے مقابل ترازو لگ جائے حضرت سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا میرے مقابل ترازو لگ جائے، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا نبی ان کے پاس کھڑا ہو۔ اگر میری نیکیاں کم ہو گئیں تو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیا سوچیں گے۔ ساری زندگی روزے رکھے ہیں ہر روز ہزار نوافل ادا کئے ہیں تا کہ اگر

کسی سے میرا مقابلہ ہو گیا تو میں نیکیوں میں ان عورتوں سے بڑھ جاؤں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجھے شاباش دے دیں۔(۷۶)

اے رابعہ تو نے کمال کر دیا ہے میں عبادت کرتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کی وجہ سے دوسری عورتوں پر فخر کریں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا علم ہوتے ہوئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ٹلنے کی دعا کیوں نہ فرمائی:

اب سمجھو اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی شہادت نہ ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ پر کیسے فخر کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے اے مولائے کریم معراج کی رات تو نے دفعہ مانی تھی آج ایک دفعہ مان لے۔

علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ عرض کرتے مولا تیری راہ میں اتنے جہاد کیے ہیں تو اولاد میری تو بچی ہے تو یہ واقعہ نہ ہو۔

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا عرض کرتیں مولا تجھے تو معلوم ہے میرا بیٹا حق پر ہے تو یہ شہادت نہ ہو۔

کیوں تقدیر سے نہیں مٹوایا؟

شہادت کیوں مقدر رہنے دی ہے؟

قیامت کے دن بڑے بڑے نبیوں کے بڑے بڑے امتیوں نے آنا ہے۔ بڑے بڑے ولیوں نے آنا ہے۔ ہر کوئی کہے گا میں نے فلاں قربانی دی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی شہادت نہ ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس کی قربانی پیش کرتے

کوئی کہے گا میں نے فلاں قربانی دی کوئی کہے گا میں نے فلاں قربانی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے میں خدا کا حبیب ہوں اس لئے میں نے اپنے پورے خاندان کی قربانی پیش کر دی۔

بتاؤ کس کی قربانی میری قربانی جیسی ہے۔ دیگر امتوں پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت کی قربانی پر قیامت کے دن فخر کریں گے۔

تم میں سے کسی نے بچوں کی قربانی دی۔

تم میں سے کسی نے جوانوں کی قربانی دی۔

تم میں سے کسی نے بوڑھوں کی قربانی دی۔

لیکن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہوں جس نے دودھ پیتے بچے سے لے کر اٹھارہ سال کے نوجوان تک، اٹھارہ سال کے نوجوان سے لے کر بڑھاپا تک سب کی قربانیاں دی ہیں آؤ میرا مقابلہ کرو۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے تقدیر میں تصرف کا بیان:

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کی تقدیر میں ستر بدکاریاں لکھی تھیں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ان کو احتلام میں بدل دیا۔ (۷۷)

حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا تقدیر میں تصرف کرنا:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مظہری (۷۸) میں لکھا ہے کہ:

"ما ذکر فی المقامات المجددیة!"

جیسا کہ مقاماتِ مجددیہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ!

"ان المجدد رضی اللہ عنه نظر ببصیرة الکشف مکتوبا فی ناصیة

ملا طاھر اللاھوری شقی"

بیشک حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ نے کشف کی نگاہ سے ملا طاہر لاہوری کی پیشانی پر "بدبختی" کو لکھا ہوا دیکھا۔

"وکان ملا طاھر معلما لابنیه الکریمین محمد سعید ومحمد معصوم رضی الله عنهما"

اور ملا طاہر حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ کے دو صاجزادوں محمد سعید اور محمد معصوم کا استاذ تھا۔

"فذکر المجدد رضی الله عنه ما ابصر لولدیه الشریفین"

تو حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ نے جو کچھ دیکھا وہ اپنے دونوں صاجزادوں سے ذکر فرمادیا۔

"فالتمسا منه رضی الله عنهم ان یدعو الله سبحانه ان یمحو عنه الشقاوة ویثبت مکانه السعادة"

تو دونوں صاجزادوں نے حضرت مجدد پاک سے گزارش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے استاذ سے "بدبختی" کو مٹا کر اس کی جگہ "خوش بختی" لکھ دے۔

"فقال المجدد رضی الله عنه نظرت فی اللوح المحفوظ فاذا فیه انه قضاء مبرم لایمکن رده"

تو حضرت مجدد نے فرمایا کہ میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ یہ قضاء مبرم ہے جسے بدلا نہیں جا سکتا۔

''فالجا ولداہ الکریمان فی الدعاء لما التمسا منه''

پھر آپ کے صاحبزادوں نے آپ سے دعاء کرنے کیلئے اصرار کیا

''فقال المجدد رضی الله عنه تذکرت ما قال غوث الثقلین السید السند محی الدین عبد القادر الجیلی رضی الله عنه ان القضاء المبرم ایضاً یرد بدعوتی''

تو حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے یاد آیا کہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میری دعاء سے قضاء مبرم بھی بدل دی جاتی ہے۔

''فدعوت الله سبحانه وقلت اللهم رحمتك واسعة وفضلك غیر مقتصر علی احد''

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی اور میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! تیری رحمت وسیع ہے اور تیرا فضل کسی ایک پر ختم نہیں ہو جاتا۔

''واسئلك من فضلك العمیم ان تجیب دعوتی فی محو کتاب الشقاء من ناصیة ملا طاهر واثبات السعادة مکانه کما اجبت دعوة سید السند رضی الله عنه''

اور میں تجھ سے تیرے عام فضل کا سوال کرتا ہوں کہ میری دعاء قبول فرمالے اور ملا طاہر کی پیشانی سے ''بد بختی'' کو مٹا کر اسکی جگہ ''خوش بختی'' کو لکھ دے جیسا کہ تو نے میرے آقا حضرت غوث اعظم کی دعاء کو قبول فرمایا۔

''قال فکأنی انظر ان ناصیة ملا طاهر انه محیی منها کلمة شقی

و کتب مکانه سعید وما ذالك على الله بعزیز "(۷۶)

حضور مجدد پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ بلاشبہ ملا طاہر کی پیشانی سے "بدبختی" کو مٹا کر اسکی جگہ "خوش بختی" کو لکھ دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے یہ بات دشوار نہیں ہے۔

شیخ شربینی کی دعا سے ان کے بیٹے کی موت ٹل گئی:

اسی طرح علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جامع کرامات اولیاء" (۷۹) میں لکھا ہے کہ ایک ولی تھے جن کا نام ہے شیخ شربینی رحمۃ اللہ علیہ۔

سنو! امام نبہانی فرماتے ہیں۔

الشیخ الصالح الولی المکاشف، أحد أکابر الاولیاء والأئمة الأصفیا شیخ طائفة الفقراء بالشرقیه من أعمال

آپ شیخ صالح اور صاحب کشف ولی تھے۔ مصر کے مشرقی صوبوں میں فقراء کے گروہ کے آپ شیخ تھے۔ ائمہ اصفیاء اور اکابر اولیاء اللہ میں سے ایک تھے۔

و کان من أرباب الأحوال والمکاشفات

اور آپ احوال و مکاشفات والے حضرات میں سے ایک تھے۔

و کان یتکلم علی سائر أقطار الأرض حتی کانه ربی بها

اور آپ دنیا کے ہر حصے کے بارے میں ایسے گفتگو فرماتے جیسے وہاں ہی پرورش پائی ہو۔

قال الشعرانی: لما ضعف ولده أحمد وأشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحه

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کا صاحبزادہ احمد شدت مرض سے کمزور ہو گیا اور موت کے دروازے پر پہنچا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کرنے کے لئے آ گئے۔

قال له الشيخ: ارجع الى ربك راجعه فان الأمر نسخ

شیخ شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا آپ واپس لوٹ جاؤ میرے بیٹے کی موت کا معاملہ منسوخ ہو گیا ہے۔

شیخ شربینی کا صاحبزادہ بیمار رہا اور بیمار بھی اتنا کہ موت کے دروازے پر پہنچ گیا مگر آپ نے اللہ کی بارگاہ میں شفایابی کے لئے دعا نہ کی بلکہ مقام رضا پر فائز رہے بالآخر جب بچے کی نزع کا وقت آیا تو شیخ شربینی جو کب سے مقام رضا پر راضی تھے ان کے پاؤں اب مقام رضا سے لڑکھڑا گئے اور آپ نے اپنے بیٹے کی روح قبض ہونے سے پہلے ہی نظر التجا آسمان کی طرف بلند کر دی ہو گی جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی تقدیر بدل دی۔

اب پتہ چلا ہے شہادت مقدر کیوں رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیوں نہیں کی؟

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے دعا کیوں نہیں کی؟

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے دعا کیوں نہیں کی؟

اہل بیت کے دشمن کہتے ہیں تم کہتے ہو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تقدیر بدل سکتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ تقدیر بدل سکتے ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسے کی تقدیر نہیں بدل سکے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی تقدیر نہیں بدل سکے

وہ تمہاری تقدیریں کیسے بدل سکتے ہیں؟

بتاؤ انگلینڈ والو! کہتے ہیں کہ نہیں؟ کہتے ہیں۔

اب بتاؤ حضرت شیخ شربینی کون ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے منگتے۔

حضرت شیخ شربینی کون ہیں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ کے در کے نوکر۔

حضرت شیخ شربینی کون ہیں؟ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے در کے غلام ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در کا منگتا ہو، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے در کا نوکر ہو، سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کے در کا غلام ہو وہ اگر التجا کی نظر سے آسمان کی طرف نظر بلند کرے تو رب کی تقدیر بدل جاتی ہے تو جو ان کے آقا ہیں جو ان کے شہنشاہ ہیں ان کا مقام کیا ہوگا۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے منگتے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے در کے نوکر، سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کے غلام صرف التجا کی نظر سے آسمان کی طرف نظر بلند کریں اور منہ سے کچھ بھی نہ بولیں تو تقدیر بدل جاتی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر بھی نہ اٹھاتے صرف ذرا سا آپ کے دل میں بھی آجاتا تو ہمارا ایمان ہے رب کی تقدیر بدل جاتی مگر یہ شان رکھتے ہوئے بھی نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں آیا ہے نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا ہے نہ سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کے دل میں آیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقدر سے شہادت اور تکالیف ختم ہو جائیں لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جانتے ہیں۔ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جانتی ہیں کہ جو مقام اور درجہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو یہ تکالیف اٹھا کر مصائب اٹھا کر اور شہادت کے منصب پر فائز ہو کر ملنا ہے وہ اس کے بغیر نہیں مل

سکتا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو پیغام دے رہے ہیں اے ہمارے غلامو اگر ہم چاہتے تو امام حسین رضی اللہ عنہ پر یہ سب مصائب اور تکالیف نہ آتیں اور نہ انہیں اس طرح شہید کیا جاتا مگر ہم نے ایسا نہیں کیا تاکہ قیامت تک آنے والے ہمارے غلاموں کو پتہ چل جائے کہ اگر باطل حق کے سامنے آ کھڑا ہو تو گھر میں بیٹھ کر صرف دعائیں نہ کرنا بلکہ میدان میں آ کر صف آرا ہو کر باطل سے جنگ کر کے باطل کو نیست و نابود کر دینا۔

آگے سنو! جب شیخ احمد شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے تقدیر بدل دی تو

فرجع عزرائيل وشفى أحمد من تلك الضعفة وعاش بعدها ثلاثين عاماً(٨٠)

''حضرت عزرائیل علیہ السلام واپس چلے گئے اور شیخ شربینی کا بیٹا احمد اس بیماری سے شفایاب ہوا اور بعد میں تیس سال تک زندہ رہا''۔

جب ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے ایک منگتے کا یہ حال ہے کہ اگر وہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے تو رب کی تقدیر بدل جائے۔

بتاؤ انگلینڈ والو!

سیدنا امام عالی مقام سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے ہیں یا شیخ شربینی بڑے ہیں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے ہیں۔

غوث پاک سرکار نے اپنے ایک مرید کی تقدیر سے ستر زنا کو ستر احتلام میں

بدل دیا۔

بتاؤ انگلینڈ والو!

غوث پاک بڑے ہیں یا امام عالی مقام سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے ہیں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے ہیں۔

میرا عقیدہ ہے اگر شیخ شربینی رحمۃ اللہ علیہ جیسے سو 100 اولیاء کو اکٹھا کیا جائے تو نبی پاک کے شہزادے امام حسین رضی اللہ عنہ کی سواری سے اڑنے والی گرد کے برابر بھی نہیں۔

اسی طرح اگر سو 100 غوثوں کی غوثیت کا درجہ اکٹھا کیا جائے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے گھوڑے کی ٹاپ سے اڑنے والی گرد کے برابر بھی نہیں پہنچتا۔

بتاؤ اگر امام حسین رضی اللہ عنہ نظر اٹھاتے تو خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتا۔ اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان، بابا جان، آپ کی والدہ اور آپ چاہتے تو یزیدی لشکر تباہ و برباد ہو جاتا، وہ لوگ لڑ ہی نہ سکتے ان کے ہاتھ اور پاؤں شل ہو جاتے، مگر آپ نے اور آپ کے نانا جان، آپ کے بابا جان اور آپ کی والدہ نے یہ سب نہیں چاہا کیونکہ یہ سب کچھ مقام رضا کے منافی ہے۔

اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خارجیوں کے ایک اعتراض کا بہترین جواب:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ النساء العالمین سیدۃ النساء اہل الجنۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

یا فاطمة بنت محمد سلینی ماشت من مالی لا اغنی عنك من

اللّٰہ شیئاً (۸۱)

''اے میری پیاری بیٹی فاطمہ تو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا''۔

سیدہ کو عمل کرنے کو کہا، کہا سیدہ عمل کرو عمل، نبی کی شہزادی ہوں اس پر فخر نہ کرنا میں قیامت کو تیرے کام نہیں آؤں گا کس کو کہا؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو۔

آج کل کے خارجی ٹولے نے مسئلہ اس حدیث سے کیا نکالا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مختار نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار نہیں۔ جب نبی پاک اپنی بیٹی کے کام نہیں آئیں گے تو تیرے کام کیسے آئیں گے۔

بتاؤ تم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا فخر ہے کہ نہیں؟ فخر ہے۔

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو باپ پر فخر نہیں تو کس کو ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی کو فخر نہیں؟ فخر ہے۔

تیرا باپ تھانیدار لگ جائے، DC لگ جائے، تیرے زمین پر پاؤں نہ لگیں اور تو کہے میرا باپ تھانیدار لگا ہے، میرا باپ DC لگا ہے تو کون ہے جو میرے سامنے بات کرے۔ جس کا باپ خدا کی ساری خدائی کا بادشاہ ہے ان کو کوئی فخر نہیں؟ یقیناً فخر ہے۔

اٹھاؤ ترمذی شریف حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أن يشفع لی یوم القیامة

کیا آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟

فقال: أنا فاعل

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہی ایسا کرنے والا ہوں۔

یعنی قیامت کے دن میں ہی تیرے کام آؤں گا اور تیری شفاعت کروں گا۔

قال: قلت: یا رسول الله! فأین أطلبك؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں ڈھونڈوں۔

قال: اطلبنی أول ما تطلبنی علی الصراط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا۔

قال: قلت فان لم ألقك علی الصراط

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کو وہاں نہ پاؤں تو۔

قال: فاطلبنی عند المیزان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مجھے وہاں تلاش کرنا جہاں میزان لگا ہو گا یعنی جہاں نامہ اعمال تل رہا ہو گا۔

قلت: فان لم ألقك عند المیزان؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کو میزان پر بھی نہ پاؤں تو۔

قال: فاطلبنی عند الحوض

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا۔

فانی لا أخطئی هذه الثلاث المواطن (۸۲)

بے شک میں ان تین مقامات کو نہیں چھوڑوں گا۔

صحابی کو اپنے ٹھکانے بتائے وہاں وہاں مجھے دیکھنا صحابی کو کہا میں ہی قیامت کے دن تمہارے کام آؤں گا۔ صحابی کو جواب اور ہے اور بیٹی کو جواب اور ہے ہمیں جواب اور ہے۔

☆......اٹھاؤ ترمذی شریف (۸۳)، اٹھاؤ ابوداؤد شریف (۸۴)، اٹھاؤ امام حاکم کی مستدرک (۸۵) سب میں یہ حدیث شریف موجود ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شفاعتی لاهل الكبائر من أمتی (۸۶)

''میری شفاعت امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ یعنی قیامت کے دن میں ان گناہ گاروں کے کام بھی آؤں گا''۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قریبی ہے؟ ہرگز نہیں۔

کیوں بیٹی کو فرمایا ہے عمل کرو قیامت کے دن جب عمل تولے جائیں گے۔ میری بیٹی جب تیرا نامہ اعمال تولا جائے گا تیرے مقابلہ میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی بیٹی آجائے اس کا تیرے مقابلے میں نامۂ اعمال تلنا شروع ہو جائے میری بیٹی ہو کر کسی اور عورت سے اعمال میں پیچھے نہ رہ جانا یہ سودا مجھے بیٹی وارا نہیں کھاتا۔ بیٹی اتنے عمل کر کہ تیرے اعمال قیامت کے دن میرے لئے باعث فخر ہوں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان مبارک کا بیان:

شان کیا ہے؟ اور کیا ملی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجاب

قیامت کے دن ایک پکارنے والا پردے کے پیچھے سے پکارے گا۔

يا أهل الجمع

اے اہل محشر! اے محشر والو!

غضوا أبصاركم

اپنی نظروں کو نیچی کرلو، خبردار کوئی نظر نہ اٹھائے عرض کیا کیوں؟ فرمایا:

عن فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم حتى تمر (۸۷)

تاکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گزر جائیں۔

سنا سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کون ہیں؟

سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا وہ ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فاطمة بضعة منى فمن أغضبها أغضبنى (۸۸)

کون فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں فاطمہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہو جائیں۔ (۸۹)

کون فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا جو تشریف لائیں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جائیں۔ (۹۰)

کون فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما فاطمة شجنة منى يبسطنى ما يبسطها و يقبضنى ما يقبضها (۹۱)

کون فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة ان الله يغضب لغضبك ويرضى الرضاك (۹۲)

مسئلہ سمجھ آیا تقدیر کیوں مقدر ہوئی؟ بیٹی کو کیوں کہا عمل کر؟ کہ قیامت کے دن وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر بنیں۔

تم کسی ایسے پیر کے مرید ہو جاؤ جو نمازیں نہ پڑھے، روزے نہ رکھے، لوگ کہیں گے یہ پیر ہے تمہارا جو نہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزے رکھتا ہے۔ بتاؤ لوگ کہیں گے کہ نہیں؟ کہیں گے۔ دشمن اعتراض کیے بغیر نہیں رہتا ایسا عمل کرنا کہ ساری خدائی دیکھے کہ یہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی۔

<u>واقعہ کربلا سے حاصل ہونے والے اسباق:</u>

واقعہ کربلا سے جو سبق ملتے ہیں وہ بھی سنو وہ بیان کر کے تقریر ختم کرتے ہیں۔

(۱) واقعہ کربلا سے پہلا سبق یہ ملتا ہے کہ اس دنیائے فانی میں کسی کا بظاہر کامیاب نظر آنا اصل کامیابی نہیں بلکہ اصل کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا کو پالینا ہے۔

(۲) واقعہ کربلا سے دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ جو ظالم کے سامنے کھڑا ہو جائے ظالم سے ٹکرا جائے اللہ کے راستے میں ظلم و بربریت کا نشانہ بنے پھر قیامت تک لوگ اس کا ذکر کریں گے اور ظلم و بربریت کرنے والوں کا نام ونشان اس دنیا میں مٹ جاتا ہے۔

(۳) واقعہ کربلا سے تیسرا سبق یہ ملتا ہے کہ مر جانا مگر باطل کے سامنے مت جھکنا۔

(۴) واقعہ کربلا سے چوتھا سبق غیرت ایمانی کا ملتا ہے۔ یزید نے اسلام کا کھلا انکار نہیں کیا تھا، بتوں کی پوجا نہیں کی تھی وہ بھی اسلام کا نام لیتا تھا صرف خدا تعالیٰ کو الٰہ مانتا تھا مگر اہل بیت کی تنقیص کرتا تھا۔ صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا۔ آج بھی جو اسلام کا نام لیتا ہو خدا کے ایک ہونے کا اعلان کرتا ہو اور صحابہ اور اہل بیت کی توہین و تنقیص کرتا ہو اس کو اپنا امام نہ ماننا اس کو اپنا رہبر نہ ماننا اس کو اپنا لیڈر نہ ماننا۔ سنو حسینیت ایمانی غیرت کا نام ہے جبکہ یزیدیت بے غیرتی اور بے ایمانی کا نام ہے۔

سلطان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جے کر دین علم وچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
اٹھاراں ہزار جو عالم آیا اوہ اگے حسین دے مردے ہو
جے کجھ ملاحظہ سرور دا کردے تاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ہو
جیکر من دے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہو
پر صادق دین تنہاں دے باہو جو سر قربانی کردے ہو

مخالفینِ اہل بیت کے ایک اعتراض کا بہترین جواب:

مخالفین اہل بیت کہتے ہیں کہ جب اہل بیت کو پتہ تھا کہ انہوں نے پانی نہیں دینا تو اہل بیت نے پانی مانگا کیوں؟

جواباً میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا ابوجہل نے کلمہ نہیں پڑھنا، ایمان نہیں لانا، ابولہب نے کلمہ نہیں پڑھنا، فرعون نے ایمان نہیں لانا، نمرود نے ایمان نہیں لانا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے پاس کیوں بھیجا ایمان لانے کی دعوت دے کر؟ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا: ابوجہل،

ابولہب کو کلمہ پڑھنے کی دعوت دو۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے نمرود نے ایمان نہیں پڑھنا لیکن ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا ہے ایمان کی دعوت دے کر۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فرعون نے ایمان نہیں لانا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا ہے ایمان کی دعوت دے کر۔

کیوں بھیجا؟ تا کہ قیامت کے دن ابولہب، ابوجہل، نمرود وفرعون یہ حجت قائم نہ کرسکیں کہ ہمارے پاس تیرا نبی آیا ہی نہیں۔

اہل بیت نے پانی کیوں مانگا تا کہ یزیدی اتنے بے ایمان ہوکر مریں اتنے لعین ہوکر جائیں قیامت کے دن یہ عذر بھی باقی نہ ہو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اولاد نے ہم سے پانی مانگا ہی نہیں حجت پوری ہو جائے اسی لئے رب نے نبی کو کافروں کے پاس بھیجا تا کہ حجت قائم ہو جائے۔

دین علم سے نہیں آتا۔ دین وعظوں سے نہیں آتا۔ دین تقریروں سے نہیں آتا۔ دین کتابیں پڑھنے سے نہیں آتا بلکہ دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے آتا ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

حوالہ جات وحواشی

(۱):۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات، دفتر: اول، مکتوب: ۵۹، جلد ۱، صفحہ ۳۳ مطبوعه مکتبة القدس کوئٹه

(۲):۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات، دفتر: اول، مکتوب: ۲۶۶، جلد ۱، صفحه ۱۰۶ مطبوعه مکتبة القدس کوئٹه

(۳):۔ مجدد الف ثانی: مکتوبات، دفتر: اول، مکتوب: ۱۹۳، جلد ۱، صفحه ۸۱ مطبوعه مکتبة القدس کوئٹه

(٤):۔ پاره: ۲٦ سورة الحجرات، آیت:۷
"ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔" (کنزالایمان)

(۵):۔ پاره: ۲، سورة البقرة، آیت: ۱۷۷
"یہی پرہیزگار ہیں۔" (کنزالایمان)

(٦):۔ پاره: ۲۸، سورة الحشر، آیت: ۸
"وہی سچے ہیں۔" (کنزالایمان)

(۷):۔ پاره: ۱۰سورة التوبة، آیت: ۲۰
"وہی مراد کو پہنچنے والے۔" (کنزالایمان)

(۸):۔ پاره: ۹، سورة الاعراف، آیت: ۱۵۷،
پاره:۱،سورة البقره آیت:۵
"وہی بامراد ہوئے۔" (کنزالایمان)

(۹):۔ پاره: ۱۸، سورة المؤمنون، آیت: ۱۰—۱۱
"یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (کنز الایمان)

(۱۰):۔ پاره: ۲۷، سورة الحدید، آیت: ۱۹
"وہی ہیں کامل سچے۔" (کنزالایمان)

(۱۱):۔ پاره: ٤، سورة آل عمران، آیت: ۱٦۹

(۱۲):۔ اسماعیل دهلوی: تقویة الایمان، صفحه ٦۹، الفصل الخامس فی رد

شرک فی العادات مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی،

ایضاً صفحہ ۵۰، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان،

ایضاً صفحہ ۱۳۲، مطبوعہ مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور،

ایضاً صفحہ ۸۶، مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور،

ایضاً صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ چک 109/7-R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

(۱۳):۔ پارہ: ۵، سورۃ النساء، آیت: ۶۹

(۱۴):۔ پارہ: ۴، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۷۰

(۱۵):۔ فقال بعضهم لايصلى على الشهيد وهو قول اهل المدينة وبه يقول الشافعى و احمد

(الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ علی الشہید، الرقم: ۱۰۳۶، صفحہ ۳۲۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے علماء مدینہ بھی اسی کے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(۱۶):۔

☆۔ مؤرخ کبیر، شیخ الاسلام شمس الدین محمد بن یوسف الصالحی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

عن أسد بن عمرو قال: صلى أبو حنيفة ۔ فيما حفظ عليه ۔ صلاة الفجر بوضوء (صلاة) العشاء أربعين سنة فكان عامة الليل يقرأ جميع القرآن فى ركعة واحدة وكان يسمع بكاؤه بالليل حتى يرحمه جيرانه وحفظ عليه أنه ختم القرآن فى المواضع الذى توفى فيه سبعة آلاف مرة

(محمد بن یوسف صالحی دمشقی: عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم أبی حنیفۃ النعمان، الباب الحادی عشر فی شدۃ اجتہادہ فی العبادۃ وقیامہ اللیل کلہ صفحہ ۱۷۴، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی

پشاور)

☆۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو نقل فرمایا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

(السیوطی: تبییض الصحیفة فی مناقب الامام أبی حنیفة ذکر نبذ من أخبارہ ومناقبه، عبادة الامام أبی حنیفة، صفحه ۱۱۷، مطبوعه مکتبه اعزازیه سکندری روڈ پارھوتی مردان)

☆۔ اسی روایت کو امام حافظ أبي عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

(الذهبی: مناقب الامام أبی حنیفة وصاحبیه أبی یوسف و محمد بن الحسن، عبادة أبی حنیفة، صفحه ۱۹، مطبوعه مکتبة البشریٰ کراچی، ایضاً صفحه ۱٤، مطبوعه دار الکتاب العربی مصر

ابن حجر مکی: الخیرات الحسان الفصل الرابع عشر فی شدة اجتهادہ فی العبادة، صفحه ٧٤، مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور)

☆۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تبییض الصحیفة" کا اردو ترجمہ مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ جس میں سے اس روایت کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

''اسد بن عمرو کہتے ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حفظ قرآن کے بعد چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے، اور عام راتوں میں دستور تھا کہ نماز کی پہلی رکعت میں پورا قرآن تلاوت کرتے تھے اور اس میں ان کی گریہ وزاری ایسی سنائی دیتی تھی کہ ہمسائے ان پر ترس کھا جاتے تھے اور جس مقام پر انہوں نے انتقال فرمایا ہے اس جگہ ستر ہزار مرتبہ قرآن کریم حافظہ سے ختم فرمایا ہے۔''

(تبییض الصحیفة، صفحه ۲۲، ناشر اداره معارف نعمانیه شاد باغ لاهور)

☆۔ ایک روایت میں یوں ذکر ہے:

ووقع رجل فیه عند ابن المبارك فقال: ویحك أتقع فی رجل صلی خمساً وأربعین سنة خمس صلوات علی وضوء واحد، وکان یجمع القرآن فی رکعتین فی لیلة، وتعلمت الفقه الذی من أبی حنیفة

(ابن حجر مکی: الخیرات الحسان الفصل الرابع عشر فی شدۃ اجتہادہ فی العبادۃ صفحہ ٧٤، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور،

السیوطی: تبییض الصحیفۃ، توبیخ ابن المبارک لمن وقع فی الامام، صفحہ ١٣٦، مطبوعہ مکتبہ اعزازیہ سکندری روڈ پارھوتی مردان،

محمد بن یوسف صالحی دمشقی: عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم أبی حنیفۃ النعمان، الباب الحادی عشر فی شدۃ اجتہادہ فی العبادۃ وقیامہ اللیل کلہ صفحہ ١٧٤، مطبوعہ مکتبہ نعمانیۃ محلہ جنگی پشاور)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الخیرات الحسان'' کا اردو ترجمہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ جس میں سے اس روایت کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

''عبداللہ بن مبارک کے سامنے کسی نے آپ کی غیبت کی فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو ایسے شخص کی غیبت کرتا ہے جس نے پینتالیس (۴۵) سال تک ایک وضو سے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور ایک رکعت میں قرآن ختم فرماتے تھے۔ اور جو کچھ مجھے فقہ کا علم ہے وہ سب میں نے ان سے حاصل کیا۔''

(جواھر البیان ترجمہ الخیرات الحسان چودھویں فصل عبادت میں آپ کی کوشش کے بیان میں، صفحہ ٨١، مطبوعہ حقیقت کتابوی استنبول 1997ء)

(۱۷):۔

☆۔ امام حافظ أبی عمر یوسف بن عبدالبر الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں "باب فی طلبہ للعلم و ملازمتہ" کے تحت لکھتے ہیں۔

''حدثنا خلف بن قاسم، قال: ناالحسن بن رشیق، قال: نامحمد بن یحییٰ الفارسی، قال: أنا الربیع بن سلیمان، قال: سمعت الشافعی یقول: حملت عن محمد بن الحسن حمل بختی ومرۃً قال: وقر بعیر، لیس علیہ الاسماعی منہ۔''

(ابن عبدالبر: الأنتقاء فی فضائل الأئمۃ الثلاثۃ الفقھآء الجزء الثانی من کتاب الانتقاء فی فضائل الامام أبی عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی

رحمة الله عليه ، صفحه ١١٩، مطبوعه المكتبة الغفورية العاصمية كلستان ٩٩ جمشيد روڈ كراتشى)

☆۔ امام حافظ أبی عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ یوں نقل کرتے ہیں۔

"حدثنا الشافعي، قال: حملت عن محمد بن الحسن حمل بختي كتبا، وما ناظرت أحد الا تغير وجهه ماخلا محمد بن الحسن .

(الذهبي: مناقب الامام أبي حنيفة و صاحبيه أبي يوسف و محمد بن الحسن، ترجمة الامام محمد بن الحسن الشيباني، صفحه ٦٨–٦٩، مطبوعه مكتبة البشرى كراچی، ايضاً صفحه ٤٨، دار الكتاب العربي مصر)

ترجمہ: "امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن حسن شیبانی سے اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا اور صرف وہی ہے جو میں نے ان سے سنا"

☆۔ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یوں نقل فرمایا ہے۔

"قال الشافعي: كتبت عن محمد بن الحسن وقر بعير"

(ابن عبدالبر: الأنتقاء في فضائل الائمة الثلاثة الفقهآ، ذكر بعض أصحاب أبي حنيفة، والخبر عنهم صفحه ٣٣٧، الناشر المكتبة الغفورية العاصمية كلستان ٩٩ جمشيد روڈ كراتشى)

ترجمہ: "امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں امام محمد بن الحسن شیبانی سے اونٹ کے بوجھ کے برابر علم لکھا"۔

☆۔ ابی عبداللہ حسین بن علی الصمیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لقد كتبت عن محمد بن الحسن وقر بعير ذكر، ولولاه مافتق لي من العلم ما انفتق"

(الصميري: أخبار أبي حنيفة وأصحابه، أخبار أبي عبدالله محمد بن الحسن الشيباني، صفحه ١٢٤ مطبوعه مكتبة عزيزيه عنايت پور جلالپور پير والا تحصيل شجاع آباد ملتان)

ترجمہ: میں نے امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اتنا علم لکھا کہ اس بوجھ کو اونٹ ہی اٹھا سکتا

ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو مجھ پر علم کی وہ راہیں نہ کھلتیں جو اب کھلی ہیں۔

☆۔ یہی امام صیمری رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت یوں نقل کرتے ہیں۔

"عن الربیع بن سلیمان قال سمعت الشافعی یقول: ماسالت احدا عن مسألة الا تبین لی تغیر وجهه الا محمد بن الحسن"

(الصیمری: أخبار أبی حنیفة وأصحابه، أخبار أبی عبدالله محمد بن الحسن الشیبانی صفحه ۱۲۵، مطبوعه مکتبه عزیزیه عنایت پور جلال پور پیر والا تحصیل شجاع آباد ملتان)

ترجمہ: ربیع بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے جس کسی سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو ماسوائے حضرت امام محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے ہر کسی کا چہرہ متغیر پایا جواب دیتے ہوئے۔

☆۔ ابوالحجاج امام مزی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

"روی عن محمد بن الحسن الشیبانی"

(مزی: تهذیب الکمال، جلد ۲٤، صفحه ۳۵۷، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان)

(۱۸):۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وقیل انه توفی فی الیوم الذی ولد فیه الامام الشافعی رضی الله عنه"

(السیوطی : تبییض الصحیفة، سنة ولادة أبی حنیفة و وفاته، صفحه ۱۳٤، مطبوعه مکتبه اعزازیه سکندری روڈ پارهوتی مردان)

ترجمہ: اور ایک قول یہ ہے کہ جس رات امام شافعی رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی اسی رات آپ کا وصال ہوا۔

(تبییض الصحیفة، صفحه ٤١، مطبوعه اداره معارف نعمانیة شاد باغ لاهور)

(۱۹):۔

☆۔ حضرت علی بن میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''انی لأتبرك بأبی حنیفة وأجئی الی قبره فی كل یوم یعنی زائر افاذا عرضت لی حاجة صلیت ركعتین وجئت الی قبره سألت الله تعالیٰ الحاجة فما تبعد عنی حتیٰ تقضی''

الصمیری: اخبار أبی حنیفة و أصحابه، ذكر ماروی فی وفاته والوقت الذی مات فیه صفحه ۸۹، مطبوعه مكتبه عزیزیه عنایت پور جلالپور پیر والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

☆۔ ترجمه:محمد بن یوسف صالحی دمشقی رحمة الله علیه: عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان، فصل لم تزل العلماء و ذو والحاجات یزورون قبر الامام الاعظم، صفحه ۲۸۷، مطبوعه مكتبه نعمانیة محله جنگی پشاور۔

☆۔ ابن حجر مكی: الخیرات الحسان الفصل الخامس والثلاثون فی تأدب الأئمة معه فی مماته كماهو فی حیاته وأن قبره یزارلقضاء الحوائج، صفحه ۱۲۹، مطبوعه المكتبة الحقانیة پشاور۔

☆۔ کتاب ''الخیرات الحسان'' کا اردو ترجمہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ جس میں سے اس روایت کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

''فرمایا کہ میں امام ابوحنیفہ سے برکت لیتا ہوں ان کی قبر مبارک کی زیارت کرتا ہوں۔ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں خداوند عالم سے وہاں دعا کرتا ہوں تو فوراً حاجت روائی ہوتی ہے۔''

(جواهر البیان ترجمه الخیرات الحسان، پینتیسویں فصل، صفحه ۱۶۶، مطبوعه حقیقت كتابوی استنبول 1997ء)

☆۔ ایک روایت امام شمس الدین محمد بن یوسف الصالحی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کی ہے۔

''أن الامام الشافعی رضی الله عنه صلی الصبح بمقام الامام أبی حنیفة رضی الله عنه فلم یقنت فی صلاة الصبح، فقیل له فی ذلك، فقال: تأدباً مع صاحب هذا القبر''

(محمد بن یوسف صالحی دمشقی: عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان، فصل لم تزل العلماء، وذو الحاجات یزورون قبر الامام الاعظم، صفحہ ۲۸۸، مطبوعہ مکتبہ نعمانیة محلہ جنگی پشاور، ابن حجر مکی: الخیرات الحسان الفصل الخامس والثلاثون فی تأدب الأئمة معه فی مماته کما هو فی حیاته وأن قبره یزارلقضاء الحوائج، صفحہ ۱۲۹، مطبوعہ المکتبة الحقانیة پشاور)

☆۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفرالدین بہاری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کا اردو ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

''امام شافعی نے صبح کی نماز امام صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی قبر کے پاس پڑھی۔ جس میں دعاء قنوت کو ترک کیا کسی نے سبب پوچھا فرمایا۔ کہ اس قبر والے کے ادب سے۔''

(جواهر البیان ترجمہ الخیرات الحسان، پینتیسویں فصل، صفحہ ۱۶۶، مطبوعہ حقیقت کتابوی استنبول 1997ء)

(۲۰):۔ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ۔

"نقل است که روزی در گرما به بودیکی رادید بی ایزار۔ بعض گفتند اوفاسقی است، وبعض گفتند اودھری است، ابو حنیفه چشم برھم نهاد۔

آن مرد گفت: ای امام! روشنائی چشم از تو کی باز گرفتند؟

گفت: از آنگه باز که ستراز توبرداشتند"

(فرید الدین عطار: تذکرة الاولیاء ذکر امام ابو حنیفه رضی الله عنه، صفحہ ۲۶۶، مطبوعہ در ایران)

ترجمہ: ''ایک دفعہ ایک شخص کو ننگا دیکھ کر آپ نے آنکھیں بند کرلیں۔ لوگوں نے کہا یہ فاسق ہے۔ کسی نے کہا دہریہ ہے یہ سن کر اس آدمی نے کہا کہ یاامام آپ کی بینائی کب سے سلب کرلی گئی ہے۔ فرمایا جب سے تیری شرم وحیا کا پردہ اٹھ گیا۔''

(شیخ فرید الدین عطار: تذکرة الاولیآء، باب نمبر 18، ذکر حضرت امام اعظم رحمة الله علیه، صفحہ 138، ناشر کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاهور)

(۲۱):۔ ابی عبداللہ حسین بن علی الصمیری (المتوفی ۴۳۶ھ) خارجہ بن مصعب سے روایت کرتے ہیں

کہ انہوں نے فرمایا:

"ختم القرآن فی رکعة أربعة من الأئمة: عثمان ابن عفان و تمیم الداری، و سعید بن جبیر، و أبو حنیفة رضی الله عنهم"

(الصمیری: أخبار أبی حنیفة و اصحابه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراءته وتضرعه، صفحه ٤٥-٤٦، مطبوعه مکتبه عزیزیه عنایت پور جلالپور پیر والا تحصیل شجاع آباد ملتان،

محمد بن یوسف صالحی دمشقی، عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان، الباب الحادی عشر فی شدة اجتهاده فی العبارة و قیامه اللیل کل، صفحه ١٧٧-١٧٨، مطبوعه مکتبه نعمانیة محله جنگی پشاور،

السیوطی: تبییض الصحیفة، عبادة الامام أبی حنیفة، صفحه ١١٧-١١٨، مطبوعه مکتبه اعزازیه سکندری روڈ پارهوتی مردان)

ترجمہ: "ایک رکعت میں ختم قرآن چار اماموں نے کیا ہے (۱) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، (۲) تمیم داری، (۳) سعید بن جبیر، (۴) امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ"

(السیوطی: تبییض الصحیفه، صفحه ٢٣، ناشر اداره معارف نعمانیة شاد باغ لاهور)

(۲۲):۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"وروی الخطیب عن یحییٰ بن نصر قال: کان أبو حنیفة ربما ختم القرآن فی شهر رمضان ستین ختمة"

(السیوطی: تبییض الصحیفة، عبادة الامام أبی حنیفة، صفحه ١١٨، مطبوعه مکتبه اعزازیه سکندری روڈ پارهوتی مردان)

ترجمہ: اور خطیب، یحییٰ بن نصر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بسا اوقات ماہِ رمضان المبارک میں ساٹھ ختم قرآن کرتے تھے۔"

(السیوطی: تبییض الصحیفه، صفحه ٢٣، ناشر اداره معارف نعمانیة شاد باغ لاهور)

(۲۳):۔

☆۔ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

عن علی بن عاصم قال: لووزن عقل أبی حنیفة بعقل نصف أهل الأرض لرجح بهم

(ابن حجر مکی: الخیرات الحسان الفصل العشرون فی وفور عقله، صفحه ۸۹، مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور)

ترجمہ: ''علی بن عاصم سے روایت ہے کہ اگر امام ابوحنیفہ کی عقل روئے زمین والوں کی عقلوں سے تولی جائے تو ضرور امام کی عقل راجح ہو۔''

(جواهر البیان ترجمه الخیرات الحسان، بیسویں فصل، صفحه ۱۰۲، مطبوعه حقیقت کتابوی استنبول 1997ء)

☆۔ یہی امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں۔

وقال أبوبکر بن جیش: لوجمع عقله وعقل أهل زمنه لرجح علی عقولهم

(ابن حجر مکی: الخیرات الحسان الفصل العشرون فی وفور عقله، صفحه ۹۰، مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور)

ترجمہ: ''بکر بن جیش نے کہا اگر امام صاحب کے زمانہ کے تمام لوگوں کی عقلیں اور امام صاحب کی عقل جمع کی جاتی تو امام صاحب کی عقل ان سب لوگوں کی عقلوں پر راجح ہوتی۔''

(جواهر البیان ترجمه الخیرات الحسان، بیسویں فصل، صفحه ۱۰۳، مطبوعه حقیقت کتابوی استنبول 1997ء)

(۲۴):۔ وقال بعضهم: یصلی علی الشهید واحتجوا بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم أنه صلی علی حمزة وهو قول الثوری وأهل الکوفة وبه یقول اسحاق

(الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الجنائز باب ماجاء فی ترک الصلوٰة علی الشهید، الرقم: ۱۰۳٦، صفحه ۳۲۹، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: جب کہ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے ان علماء نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ وغیرہ) کا یہی قول ہے اور امام

الحق بھی اسی کے قائل ہیں۔

(۲۵):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل المرابط، الرقم: ۱۶۶۸، صفحه ۵۲۵، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

☆۔ ابن ماجه: السنن ابواب الجهاد باب فضل الشهادة فی سبیل الله، الرقم: ۲۸۰۲، صفحه ۵۱۱، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

☆۔ الطبرانی، المعجم الاوسط، الرقم: ۲۸۲، جلد ۱، صفحه ۱۹۸، مطبوعه مکتبة المعارف الریاض،

☆۔ الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب الجهاد باب ماجاء فی الشهادة وفضلها، الرقم: ۹۵۲۳، جلد ۵، صفحه ۳۸۲، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

(۲٦):۔ پاره: ۱، سورة البقرة، آیت: ۱۳۳

(۲۷):۔ الرازی: تفسیر کبیر زیر آیۃ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ ...... الخ

(پاره: ۱، سورة البقرة، آیت: ۱۳۳) جلد ۲، صفحه ٦۵، مطبوعه مکتبه علوم اسلامیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

(۲۸):۔ آلوسی: تفسیر روح المعانی زیر آیۃ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ ...... الخ

(پاره: ۱، سورة البقرة، آیت: ۱۳۳، جلد ۱، صفحه ۳۸۸، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

(۲۹):۔ راغب اصفهانی: المفردات فی غریب القرآن کتاب الشین، صفحه ۲٦۷، مطبوعه نور محمد کارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

(۳۰):۔ البخاری: الصحیح کتاب الجنائز باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانه، الرقم: ۱۲٤٤، صفحه ۱۹۹، صفحه ۲۲۰،

باب مایکره من النیاحة علی المیت، الرقم: ۱۲۹۳، صفحه ۲۰۷،

کتاب الجهاد والسیر باب ظل الملائکة علی الشهید، الرقم: ۲۸۱٦، صفحه ٤٦۷،

کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم أحد، الرقم: ٤٠٨، صفحہ ٦٩١، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

(٣١) :۔

☆۔ ابن ماجہ: السنن ابواب الجہاد باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، الرقم: ٢٨٠٠، صفحہ ٥١٠، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ومن سورۃ آل عمران، الرقم: ٣٠١٠، صفحہ ٨٨٨، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجہاد، الرقم: ٢٦٠٤، جلد ٢، صفحہ ٢٤٤، مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان۔

(٣٢):۔ پارہ: ١٢، سورۃ الیوسف، آیت: ٣١

(٣٣) :۔ پارہ: ١٢، سورۃ الیوسف، آیت: ٣١

(٣٤):۔ پارہ: ١٢، سورۃ الیوسف، آیت: ٣١

(٣٥) :۔ پارہ: ١٢، سورۃ الیوسف، آیت: ٣١

(٣٦):۔ السیوطی: شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور، ترجمۃ الباب: ٣٨، باب: زیارۃ القبور وعلم الموتی بزوارھم ورؤیتھم لھم، الرقم: ٥٦، صفحہ ٢١٢—٢١٣ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبان،

ایضاً صفحہ ١٨٩ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت۔

(٣٧):۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''شرح الصدور'' کا اردو ترجمہ دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' محمد عیسیٰ الہ آبادی نے کیا ہے جس میں سے ان الفاظ کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔
''ملک شام میں تین بھائی اپنے کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے۔ شاہ روم نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور کہا اگر تم لوگ دین نصاریٰ قبول کر لو تو میں اپنا ملک تم کو دوں گا اپنی لڑکیوں کو تم سے بیاہ دوں گا۔ ان لوگوں نے انکار کیا اور فریاد کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد کیجئے۔

(نور الصدور فی شرح القبور، باب: ٢٣، صفحہ ١١٨، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

(۳۸):۔ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان، جلد ۹، صفحہ ۳۳۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

(۳۹):۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب اھل البیت الفصل الثالث، صفحہ ۵۷۲، مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

(۴۰):۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، الحسین بن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ یکنی أبا عبداللہ ذکر مولدہ و صفتہ وھیأتہ رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجھہ وعن أبیہ و أمہ، الرقم: ۲۸۲۲، جلد ۳، صفحہ ۱۱۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۴۱):۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من رآنی فقد رای الحق، ترجمہ: جس کسی نے مجھے دیکھا بے شک اس نے رب کو دیکھا۔
(البخاری: الصحیح کتاب التعبیر باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، الرقم: ۶۹۹۶، ۶۹۹۷، صفحہ ۱۲۰۷، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض)

(۴۲):۔ پارہ: ۳، سورۃ البقرہ، آیت: ۲۸۲

(۴۳):۔ المسلم: الصحیح کتاب الامارۃ باب بیان ماأعدہ اللہ تعالٰی للمجاھد فی الجنۃ من الدرجات، الرقم: ۴۸۷۹، صفحہ ۸۴۴، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(۴۴):۔ پارہ: ۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۵

(۴۵):۔

☆۔ ابن ماجہ: السنن ابواب الجھاد فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ، الرقم: ۲۷۹۹، صفحہ ۵۱۰، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب فضائل الجھاد باب فی ثواب الشھید، الرقم: ۱۶۶۳، صفحہ ۵۲۴، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(۴۶):۔ التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب اھل البیت الفصل الثالث، صفحہ ۵۷۲، مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل

آرام باغ کراچی۔

(۴۷):۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، الرقم: ۲۸۱۷، جلد ۳، صفحہ ۱۰۸، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

☆۔ السیوطی: الخصائص الکبریٰ باب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الحسین رضی اللہ عنہ، جلد ۲، صفحہ ۲۱۳، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور۔

☆۔ الھیثمی: مجمع الزوائد کتاب المناقب باب مناقب الحسین بن علی علیھما السلام، الرقم: ۵۱۱۸، جلد ۹، صفحہ ۲۱۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴۸):۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ علی جیش ذات السلاسل، فأتیتہ فقلت: أی الناس أحب الیك؟ قال: عائشۃ فقلت: من الرجال؟ فقال: أبوھا

☆۔ (البخاری: الصحیح، کتاب فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوکنت متخذ خلیلاً، الرقم: ۳۶۶۲، صفحہ ۶۱٤،

کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل وھی غزوۃ لخم وجذام، الرقم: ٤۳۵۸، صفحہ ۷۳۸، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

☆۔ المسلم: الصحیح کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنھم باب من فضائل أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، الرقم: ۶۱۷۷، صفحہ ۱۰۵۰—۱۰۵۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب من فضل عائشۃ رضی اللہ عنھا، الرقم: ۳۸۸۵، صفحہ ۱۱۳۸، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی

بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو انسانوں میں سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر کے سیدہ فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کو کہا:

انها حبة أبيك ورب الكعبة

☆۔ (ابو دائود: السنن كتاب الأدب باب فى الانتصار، الرقم: ٤٨٩٨، صفحه ٩٦٨، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض)

ترجمہ: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ رضی اللہ عنہا تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

(۴۹):۔ السيوطى: الخصائص الكبرىٰ باب اخباره صلى الله عليه وسلم بقتل الحسين رضى الله عنه، جلد ٢، صفحه ٢١٢، مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگى پشاور۔

(٥٠):۔ السيوطى: الخصائص الكبرىٰ باب اخباره صلى الله عليه وسلم بقتل الحسين رضى الله عنه، جلد ٢، صفحه ٢١٤، مطبوعه المكتبة الحقانية محله جنگى پشاور۔

(۵۱):۔

☆۔ ديلمى: مسند الفردوس وهو الفردوس بمأثور الخطاب، الرقم: ٩٠٢٠، جلد٥ صفحه ٥٣٩، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان

☆۔ الطبرانى: المعجم الكبير، الرقم: ٢٨٠٧، جلد ٣، صفحه ١٠٥، مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت۔

☆۔ الهيثمى: مجمع الزوائد كتاب المناقب باب مناقب الحسين بن على عليهما السلام، الرقم: ١٥١٢٢، جلد ٩، صفحه ٢٢١، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان۔

(٥٢):۔ الشيخ عبدالقادر جيلانى: فتوح الغيب على هامش بهجة الأسرار، صفحه ٣٣، المقالة الثالثة عشر مطبوعه مصر۔

(۵۳):۔ فتوح الغیب کا اردو ترجمہ دیوبندی "مولانا" محمد اشرف قریشی دیوبندی نے کیا ہے۔ جس میں

سے ترجمہ پیش خدمت ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا: ''اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی الٰہ (معبود) نہیں۔ میں جس شے کو کہہ دیتا ہوں ہوجا، تو وہ ہوجاتی (اور عدم سے وجود میں آجاتی) ہے۔ میری خدمت واطاعت کر، میں تجھے ایسا بنادوں گا کہ تو (بھی) جس چیز کو کہے گا ''ہوجا'' تو وہ ہوجائے گی۔''

(فتوح الغیب اردو مقالہ نمبر ۳۱: احکام خداوندی کو مان لینے کا بیان، صفحہ ۵۳-۵٤، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی)

(٥٤):۔ الشیخ عبدالقادر جیلانی: فتوح الغیب علی ھامش بھجة الأسرار، صفحہ ۳۸-۳۹، المقالة السادسة عشر فی التوکل ومقاماته مطبوعہ مصر۔

(۵۵):۔ فتوح الغیب کا اردو ترجمہ دیوبندی ''مولانا'' محمد اشرف قریشی نے کیا ہے۔ جس میں سے اس عبارت کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

''اور بے شک اللہ نے اپنے کثیر انبیاء اور اولیاء اور خواص بنی آدم کو ایسا (ہی) بنایا ہے۔''

(فتوح الغیب اردو مقالہ نمبر ١٦: توکل اور اس کے مقامات، صفحہ ٦٣، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

(٥٦):۔ الشیخ عبدالحق دھلوی: شرح فتوح الغیب، صفحہ ۱۰۰، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور۔

(۵۷):۔ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں لکھتے ہیں:

''ساری زمین اولیاء اللہ کے واسطے ایک قدم ہے''۔

☆۔ (نزھة البساتین اردو ترجمہ روض الریاحین مترجم محمد جعفر علی نگینوی دیوبندی صفحہ۳۷۹ مطبوعہ ایچ۔ایم۔سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی،

☆۔ قصص الاولیاء ترجمہ روض الریاحین مترجم، مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی ظفر احمد تھانوی صفحہ۳٦۲ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، ایم۔اے جناح روڈ کراچی۔

(٥٨):۔ اشرف علی تھانوی: جمال الاولیاء، محمد الشربینی، صفحہ ۲۰۳، مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔

(۵۹):۔ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة

☆۔ (الترمذى: الجامع الصحيح ابواب المناقب باب مناقب ابى محمد الحسن. ابن على بن ابى طالب والحسين بن على بن أبى طالب رضى الله عنهما، الرقم: ٣٧٦٨، صفحه ١١١، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض،

☆۔ الهندى: كنز العمال، كتاب الفضائل، الفصل الثانى فى فضائل أهل البيت مفصلاً، الحسن والحسين رضى الله عنهما، الرقم: ٣٤٢٥٤، جلد ١٢، صفحه ٥٣، مطبوعه اداره تاليقات اشرفيه ملتان،

☆۔ ابن ابى شيبه: المصنف كتاب الفضائل، ماجاء فى الحسن والحسين رضى الله عنهما، جلد ٧، صفحه ٥١٢، مطبوعه مكتبه امداديه ملتان،

☆۔ الطبرانى: المعجم الكبير، بقية اخبار الحسن بن على رضى الله عنهما، الرقم: ٢٥٩٨، صفحه ٢٦٠٥، جلد ٣، صفحه ٣٥، مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت،

☆۔ الحاكم: المستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم باب ومن مناقب الحسن والحسين ابنى بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، الرقم: ٤٨٣٩، جلد ٣، صفحه ٣٧٧-٣٧٦، مطبوعه دار الفكر بيروت،

☆۔ الهيثمى: مجمع الزوائد كتاب المناقب، باب مناقب فاطمة بنت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) رضى الله عنها، الرقم: ١٥١٨٩، جلد ٩، صفحه ٢٣٦، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت،

☆۔ ابن ماجه: السنن كتاب السنة باب فضل على بن ابى طالب رضى الله عنه، الرقم: ١١٨، صفحه ٢٣، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض)

ترجمہ: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(۶۰):۔ عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى احدى صلاتى العشاء وهو

حامل حسناً أو حسيناً فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعه ثم كبر للصلاة فصلى فسجد بين ظهراني صلاته سجدةً أطالها قال أبي فرفعت رأسي واذا الصبي على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ساجد فرجعت الى سجودي فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة قال الناس: يا رسول الله! انك سجدت بين ظهراني صلاتك سجدةً أطلتها حتى ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحى اليك قال: كل ذلك لم يكن ولكن ابني ارتحلني فكرهت أن أعجله حتى يقضي حاجته

☆۔ (النسائی: السنن کتاب التطبیق باب هل یجوزان تکون سجدةً أطول من سجدة، الرقم: ۱۱٤۲، صفحه ۲۳۰–۲۳۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

☆۔ ابن ابی شیبه :المصنف کتاب الفضائل، باب ماجاء فی الحسن والحسین رضی الله عنه ، جلد ۷، صفحه ٥١٤، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر باب الشین من اسمه شداد، الرقم: ۷۱۰۷، جلد ۷، صفحه ۲۷۰، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، ومن مناقب الحسن والحسین ابنی بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ، الرقم: ٤٨٤٣، جلد ۳، صفحه ۳۷۷ مطبوعه دار الفکر بیروت، لبنان

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر

میرا بیٹا سوار تھا اس لئے جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

(٦١):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب باب حلمه و وصعه صلی الله علیه وسلم الحسن و الحسین بین یدیه، الرقم: ٣٧٧٥، صفحه ١١١٣، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابن ماجه: السنن کتاب السنة باب فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، فضل الحسن والحسین ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهم، الرقم: ١٤٤، صفحه ٢٧، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، الرقم: ٢٥٨٩، جلد ٣، صفحه ٣٣، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، أول فضائل أبی عبدالله الحسین بن علی الشهید رضی الله عنه ...... الخ، الرقم: ٤٨٨٣، جلد ٣، صفحه ٣٨٧، مطبوعه دار الفکر بیروت۔

(٦٢):۔

☆۔ دیلمی: مسند الفردوس باب الهاء، الرقم: ٦٩٧٣، صفحه ٣٣٦، جلد ٤، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

☆۔ ابن ابی شیبه: المصنف کتاب الفضائل باب ماجاء فی الحسن والحسین رضی الله عنهما، جلد ٧، صفحه ٥١٢، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب باب مناقب ابی محمد الحسن ابن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما، الرقم: ٣٧٦٩، صفحه ١١١٢، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(٦٣):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب باب مناقب ابی محمد الحسن ابن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما،

الرقم: ٣٧٧٠، صفحه ١١١٢، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض۔

☆۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الصحیح" میں ایک روایت ان الفاظ سے نقل کی ہے۔

وقال النبی صلی الله علیه وسلم : هما ريحانتای من الدنيا

(البخاری: الصحيح كتاب فضائل أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما، الرقم: ٣٧٥٣، صفحه ٦٣١،

كتاب الأدب باب رحمة الولد و تقبيله ومعانقته، الرقم: ٥٩٩٤، صفحه ١٠٤٩، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض۔

☆۔ البخاری: الادب المفرد، باب: الولد مبخلة مجبنة، الرقم: ٨٥، صفحه ٤٥، مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی،

ايضاً، الرقم: ٨٥، صفحه ٣٢، مطبوعه المكتبة الاثريه سانگله هل)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔

(٦٤):۔ حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من أحب الحسن والحسين فقد أحبنی ومن أبغضهما فقد أبغضنی

☆۔ (ابن ماجه: السنن كتاب السنة باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم ، فضل الحسن والحسين ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهم، الرقم: ١٤٣، صفحه ٢٧، مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض۔

☆۔ النسائی: السنن الكبرىٰ كتاب المناقب، فضائل الحسن والحسين ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهما وعن أبويهما، الرقم: ٨١٦٨، جلد ٥، صفحه ٤٩، مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان۔

☆۔ الهندی: كنز العمال كتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل أهل البيت مفصلاً، الحسن والحسين رضی الله عنهما، الرقم: ٣٤٢٦٣، جلد ١٢، صفحه ٥٤، مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، بقیة اخبار الحسن بن علی رضی اللہ عنہما، الرقم: ٢٦٤٥، ٢٦٤٨، جلد ٣، صفحه ٤٨، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان۔

ترجمہ: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔ جس نے ان سے بغض رکھا درحقیقت اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔

(٦٥):- حدثنی عبداللہ بن بریدة قال: سمعت أبی بریدة یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیہما السلام علیہما قمیصان أحمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بین یدیه ثم قال: صدق اللہ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ (التغابن:١٥) نظرت الی هذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم أصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتهما

☆۔ (الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب باب حلمه ووضعه صلی اللہ علیه وسلم الحسن والحسین بین یدیه، الرقم: ٣٧٧٤، صفحه ١١١٣، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ النسائی: السنن کتاب الجمعة باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة وقطعه کلامه ورجوعه الیه یوم الجمعة، الرقم: ١٤١٤، صفحه ٢٨٦—٢٨٧، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابوداؤد: السنن کتاب الصلاة باب الامام یقطع الخطبة للأمر یحدث، الرقم: ١١٠٩، صفحه ٢٣٠، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغر سنی کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے: اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ۔ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر

انہیں اٹھالیا۔

(٦٦):۔

☆۔ **عن عتبة بن غزوان قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس اذ جاء الحسن والحسين فركبا ظهره فوضعهما فى حجره فجعل يقبل هذا مرةً وهذا مرةً**

(ابن قانع: معجم الصحابة باب العين، عتبة بن غزوان بن وهب بن نسيب بن مالك بن الحارث، الرقم: ١٢٢٦، جلد ٢، صفحه ١١٤، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔

☆۔ حضرت سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ان الحسن والحسين أقبلا يستبقان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ان جاء ه أحدهما جعل يده فى عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده فى عنقه، فقبل هذا ثم قبل هذا

(القضاعى: مسند الشهاب الباب الأول، الولد مبغلة مجبنة، الرقم: ٢٦، جلد ١، صفحه ٥٠، مطبوعه دار الرسالة العالمية بيروت،

الطبرانى: المعجم الكبير بقية اخبار الحسن بن على رضى الله عنهما، الرقم: ٢٥٨٧، جلد ٣، صفحه ٣٢-٣٣، مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان۔

ترجمہ: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے جب ان میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگالیا۔ پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگالیا پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔

(٦٧):۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلى و فاطمة والحسن والحسين أنا

حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالمتم

☆۔ (الترمذی: الجامع الصحیح ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل فاطمة (بنت محمد صلی الله علیه وسلم) رضی الله عنها، الرقم: ۳۸۷۰، صفحه ۱۱۳۴-۱۱۳۵، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ ابن ماجه: السنن کتاب السنة باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فضل الحسن والحسین ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهم، الرقم: ۱۴۵، صفحه ۲۷، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابة، ومن مناقب أهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ، الرقم: ۴۷۷۱، ۴۷۷۲، جلد ۳، صفحه ۳۵۹، مطبوعه دار الفکر بیروت۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر بقیة اخبار الحسن بن علی رضی الله عنهما، الرقم: ۲۶۱۹ تا ۲۶۲۱، جلد ۳، صفحه ۴۰، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت۔

☆۔ ابن ابی شیبه: المصنف کتاب الفضائل باب ماجاء فی الحسن والحسین رضی الله عنهما، جلد ۷، صفحه ۵۱۲، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان۔

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی، حضرت سیدہ فاطمۃ زہراء، حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔

(۶۸):۔ اشرف علی تھانوی: جمال الاولیاء محمد الشربینی، صفحه ۲۰۲، مطبوعه اشرف المطابع تهانه بهون ضلع مظفر نگر۔

(۶۹):۔ اشرف علی تھانوی: جمال الاولیاء، محمد الشربینی، صفحه ۲۰۳، مطبوعه اشرف المطابع تهانه بهون ضلع مظفر نگر۔

(۷۰):۔

☆۔ البخاری: الصحیح کتاب الصلاة باب عظة الامام الناس فی اتمام الصلاة فی ذکر القبلة، الرقم: ۴۱۸، صفحه ۷۲،

کتاب الأذان باب الخشوع فی الصلاۃ، الرقم: ۷٤۱، صفحہ ۱۲۰-۱۲۱، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

☆۔ البیہقی: دلائل النبوۃ باب ماجاء فی رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أصحابہ وراء ظہرہ، الرقم: ۲۳۲۱، جلد ٦، صفحہ ٦٤، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ۔

☆۔ احمد بن حنبل: المسند، الرقم: ۸۹۱٦، جلد ۲، صفحہ ۵۰۵، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

(۷۱):۔ البخاری: الصحیح کتاب الأذان باب القراء فی الظہر، الرقم: ۷٦۰، صفحہ ۱۲۳،

باب رفع البصر الی الامام فی الصلاۃ، الرقم: ۷٤٦، صفحہ ۱۲۱،

باب القراءۃ فی العصر، الرقم: ۷٦۱، صفحہ ۱۲۳،

باب من خافت القراءۃ فی الظہر و العصر، الرقم: ۷۷۷، صفحہ ۱۲٦،

مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

(۷۲):۔ خلافت رشید ابن رشید صفحہ ۳٦۱۔

(۷۳):۔ حسین علی واں بھچروی: بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۳۹۹، مطبوعہ مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

(۷٤):۔ عطاء اللہ بندیالوی: واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر، صفحہ ۱٤٦

(۷۵):۔ خلافت رشید ابن رشید صفحہ ۱۵٦، معارف یزید از ابوعتیق محمد امین خادم صفحہ ٦٦ منڈی کامونکی۔

(۷٦):۔ أن رابعۃ العدویۃ کانت تصلی فی الیوم واللیلۃ ألف رکعۃ وتقول ما أریدبہا ثواباً ولکن یسربہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول الأنبیاء انظروا الی امرأۃ من امتی ہذہ عملہا فی الیوم و اللیلۃ فاذا تعلقت نیۃ المعلم والعامل بہذا یجازیہما اللہ علی ذالک من حیث المقام

(اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان، جلد ٤، صفحہ ۹۱، زیر آیت وامرت أن أکون من المسلمین، جلد۹ صفحہ ٦۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

ترجمہ: بیشک حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ ایک دن اور رات میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں یہ عمل ثواب کمانے کی غرض سے نہیں کرتی بلکہ اس لئے کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اس عمل سے خوش ہو جائیں اور آپ ﷺ دیگر انبیاء علیہم السلام سے فرمائیں گے کہ اس میری امتی کو دیکھو کہ جس نے ایک دن اور رات میں یہ عمل کیا ہے۔ لہذا جب بھی کسی معلم یا عمل کرنے والے کی نیت اس بات پر جم جائے تو وہ اللہ کی بارگاہ میں اس مقام کو پالیتا ہے۔

(۷۷):۔ امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

أخبرنا الشريف أبو العباس أحمد بن الشيخ أبي عبدالله محمد بن أبي الغنائم محمد الحسيني الدمشقي قال أخبرنا أبي بدمشق قال اجنب خادم شيخنا الشيخ محي الدين عبدالقادر رضى الله عنه سبعين مرة في ليلة واحدة يرى في كل مرة ان واقع امرأة غير التي قبلها منهن من تعرفه ومنهن من لانعرفه فلما أصبح أتى الى الشيخ ليشكواليه فقال له قبل ان يذكر له شيالاتكره جنابتك البارحة فاني نظرت الى اسمك في اللوح المحفوظ فرأيت فيه انك تزني سبعين مرة بفلانة وفلانة وذكر له أسماء من يعرف منهن وصفاتهن فسألت الله تعالى حتى حول عنك ذلك من اليقظة الى النوم .

(الشطنوفي: بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فضل أصحابه وبشراهم، صفحه ۱۰۰، مطبوعه مصر)

بہجۃ الاسرار کا اردو ترجمہ مولانا حافظ پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی صاحب نے کیا ہے۔ جس میں سے اس روایت کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

''خبر دی ہم کو شریف ابوالعباس احمد بن شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد حسینی دمشقی نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے دمشق میں کہا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کو ستر مرتبہ خواب میں احتلام ہوا۔ وہ ہر دفعہ ایک ایسی عورت کو دیکھتا ہے جس کو پہلے نہ دیکھا تھا۔ ان میں سے بعض عورتوں کو تو پہچانتا تھا اور بعض کو نہیں پہچانتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شیخ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا کہ اس کی شکایت کرے۔ تب اس کے ذکر کرنے سے پہلے ہی فرمایا کہ تم اس کو برا نہ مناؤ کیونکہ میں نے لوح محفوظ میں تیرے نام کو دیکھا تھا اور اس میں یہ تھا کہ تو ستر بار فلاں فلاں عورت سے زنا کرے گا۔ آپ نے ان عورتوں کا نام و جال بھی اس کے

سامنے بیان کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جس نے تیرے لئے بیداری سے وہ نیند کی طرف بدل دیا۔"

(بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۹۵، ناشر اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاھور اشاعت 2010ء)

(۷۸):۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی: تفسیر مظھری زیرِ آیت "یمحو الله ما یشاء ویثبت" سورہ رعد۔

(۷۹):۔ النبھانی: جامع کرامات الأولیاء، محمد الشربینی الجزء الأول، صفحہ ۲٤۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۸۰):۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"شیخ طائفة الفقراء بالشرقیة کان من أرباب الأحوال، والمکاشفات وکان رضی الله عنه یتکلم علی سائر أقطار الأرض کأنه تربی فیها و رأیته مرة وھو لابس بشتاً من لیف، وعمامته لیف ولما ضعف ولده أحمد و أشرف علی الموت، وحضر عزرائیل لقبض روحه قال له: الشیخ ارجع الی ربك فراجعه فان الأمر نسخ فرجع عزرائیل وشفی أحمد من تلك الضعفة، وعاش بعدھا ثلاثین عاماً

(الشعرانی: الطبقات الکبریٰ المسماة بلواقح الأنوار فی طبقات الأخیار، خاتمة فی ذکر مشایخی الذین أدرکتھم فی القرن العاشر رضی الله تعالیٰ عنھم، الشیخ محمد الشربینی رحمة الله علیه، صفحہ ٤۷۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۸۱):۔ البخاری: الصحیح کتاب الوصایا باب ھل یدخل النساء والولد فی الأقارب؟ الرقم ۲۷۵۳ صفحہ ٤۵۵ مطبوعہ دار السلام للنشر والتواریخ الریاض۔

(۸۲):۔

☆۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصراط، الرقم: ۲٤۳۳، صفحہ ۷۲۹، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ المنذری: الترغیب والترهیب، رقم ٥٤٨٦، جلد ٤، صفحه ٢٣فصل فی اشفاعة وغیرها جلد٤صفحه ٢٤١ مطبوعه مکتبة رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

(٨٣):۔ الترمذی: الجامع الصحیح ابواب صفة القیامة باب: منه حدیث: شفاعتی لأهل الکبائر من أمتی، الرقم: ٢٤٣٥، صفحه ٧٣٠—٧٣١، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(٨٤):۔ ابوداؤد: السنن کتاب السنة باب فی الشفاعة، الرقم: ٤٧٣٩، صفحه ٩٣٨، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

(٨٥):۔ الحاکم: المستدرك کتاب الایمان، الرقم: ٢٢٨، جلد ١، صفحه ١٦٧—١٦٨، مطبوعه دار الفکر بیروت۔

(٨٦):۔

☆۔ ابن ماجه: السنن ابواب الزهد باب ذکر الشفاعة، الرقم: ٤٣١٠، صفحه ٧٩٠، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، ومما أسند أنس بن مالك رضی الله عنه، الرقم: ٧٤٩، جلد ١، صفحه ٢٥٨، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت۔

☆۔ ابو یعلی: المسند، مسند انس بن مالك رضی الله عنه، الرقم: ٣٢٧٠، جلد ٣، صفحه ٣٢٨، مطبوعه مؤسسة علوم القرآن بیروت۔

☆۔ الهندی: کنز العمال کتاب القیامة الفصل الرابع فی ذکر أشراط الساعة الکبری ذکرها مجتمعة، الشفاعة، الرقم: ٣٩٠٤٩، جلد ١٤، صفحه ١٧١، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ یوں روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : شفاعتی لأهل الذنوب من امتی

(الهندی: کنز العمال کتاب القیامة الفصل الرابع فی ذکر أشراط الساعة الکبریٰ ذکرها مجتمعة،الشفاعة، الرقم : ٣٩٠٥٠، جلد ١٤، صفحه ١٧١، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے گناہ گاروں کے لئے ہے۔

(۸۷):۔

☆۔ الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب المعرفة الصحابة رضی الله عنهم، ذکر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم، الرقم: ٤٧٨٧، جلد ٣، صفحه ٣٦٣، مطبوعه دار الفکر بیروت، لبنان

☆۔ الهندی: کنز العمال، کتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل أهل البیت مفصلاً، فاطمة رضی الله عنها، الرقم: ٣٤٢١٤، جلد ١٢، صفحه ٥٠، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، وما أسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه، الرقم: ١٨٠، جلد ١، صفحه ١٠٨، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ

أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنات العرش: یا أهل الجمع نکسوا رؤوسکم وغضوا أبصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد علی الصراط

☆۔ (الهندی: کنز العمال کتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل أهل البیت مفصلاً، فاطمة رضی الله عنها، الرقم: ٣٤٢٠٤ تا ٣٤٢٠٦، جلد ١٢، صفحه ٤٩، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

☆۔ ابن حجر مکی: الصواعق المحرقة فی الرد أهل البدع والزندقة، الفصل الثالث فی الأحادیث الواردة فی بعض أهل البیت کفاطمة وولدیها، صفحه ١٩٠، مطبوعه حقیقت کتابوی ترکی 1990ء)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا اے اہل محشر اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پل صراط کی طرف گزر جائیں۔

☆۔ *ایک روایت جو حضرت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں آخری الفاظ یوں ہیں:*

حتی تجوز فاطمة الجنة

(عجلونی: کشف الخفاء، رقم: ٢٦٣، جلد ١، صفحه ١٠١

الھندی: کنز العمال کتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل أھل البیت مفصلاً، فاطمۃ رضی اللہ عنھا، الرقم: ٣٤٢٠٧، جلد ١٢، صفحہ ٤٩، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

ابن حجر مکی: الصواعق المحرقۃ، الفصل الثالث فی الأحادیث الواردۃ فی بعض أھل البیت کفاطمۃ وولدیھا، صفحہ ١٩٠ مطبوعہ حقیقت کتابوی ترکی 1990ء)

ترجمہ: تا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت میں چلی جائیں۔

(٨٨):۔

☆۔ البخاری: الصحیح کتاب فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منقبۃ فاطمۃ علیھا السلام بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ٣٧١٤، صفحہ ٦٢٦، باب مناقب فاطمۃ رضی اللہ عنھا، الرقم: ٣٧٦٧، صفحہ ٦٣٣، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

☆۔ الھندی: کنز العمال کتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل اھل البیت مفصلاً، فاطمۃ رضی اللہ عنھا، الرقم: ٣٤٢١٠، جلد ١٢، صفحہ ٥٠، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

☆۔ حاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنھم ذکر مناقب فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :الرقم ٤٨١٢، جلد ٣، صفحہ ٣٦٩، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆۔ ابن ابی شیبہ: المصنف: کتاب الفضائل باب ماذکر فی فضل فاطمۃ رضی اللہ عنھا ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ٧، صفحہ ٥٢٦، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر، من یکنی أبا السمح أبو السمح خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ١٠١٠ تا ١٠١٤، جلد٢٢صفحہ ٤٠٤—٤٠٥، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

☆۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

انما فاطمة بضعة منى يؤذيتى ما آذاها

☆۔ (المسلم: الصحيح كتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم باب من فضائل فاطمة (بنت النبى) رضى الله عنها، الرقم: ٦٣٠٨، صفحه ١٠٧٦، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض،

☆۔ الترمذى: الصحيح ابواب المناقب باب ماجاء فى فضل فاطمة (بنت محمد صلى الله عليه وسلم) رضى الله عنها، الرقم: ٣٨٦٩، صفحه ١١٣٤، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض)

(۸۹):۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فداك ابى و أمى

☆۔ (الحاكم: المستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، الرقم: ٤٧٩٨، ٤٧٩٩، جلد ٣، صفحه ٣٦٦، مطبوعه دارالفكر بيروت

☆۔ ابن حبان: الصحيح، ذكر ما يستحب للمرء رعاية عياله بذبهم عن الأشياء التى يخاف عليهم متعقبها، الرقم: ٦٩٦، جلد ٢، صفحه ٤٠٤، ٤٠٥، مطبوعه المكتبة الأثرية سانگله هل

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے: فاطمہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۹۰):۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رآها قد أقبلت رحب بها ثم قام اليها فقبلها ثم أخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها فى مكانه وكانت اذا رأت النبى صلى الله عليه وسلم رحبت به ثم قامت اليه فقبلته صلى الله عليه وسلم

☆۔ (النسائى: السنن الكبرىٰ كتاب عشرة النساء قبلة ذى محرم، الرقم: ٩٢٣٦، جلد ٥، صفحه ٣٩١، ٣٩٢، مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان

☆۔ البخارى: الأدب المفرد، باب: قيام الرجل لأخيه، الرقم: ٩٧٤، صفحه ٢٥٥، مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ، كراچى، ايضاً، الرقم: ٩٤٧، صفحه ٢٤٤، مطبوعه المكتبة الاثرية سانگله هل۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے انہیں بوسہ دیتے ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ کو بوسہ دیتیں۔

(۹۱):۔ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک فاطمۃ رضی اللہ عنہا میری شاخ ثمر بار ہے جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

☆۔ (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب المعرفة الصحابة رضی الله عنهم ذکر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ، الرقم: ٤٧٩٣، جلد ٣، صفحه ٣٦٥، مطبوعه دار الفکر بیروت

☆۔ احمد بن حنبل: فضائل الصحابة، رقم: ١٣٤٧، جلد ٢، صفحه ٧٦٥

☆۔ الطبرانی المعجم الکبیر: عبید الله بن أبی رافع عن المسور بن مخرمة، الرقم: ٣٠، جلد ٢٠، صفحه ٢٥،٢٦، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت

☆۔ الهندی : کنز العمال کتاب الفضائل الفصل الثانی فی فضائل أهل البیت مفصلاً، فاطمة رضی الله عنها، الرقم: ٣٤٢٣٥، جلد ١٢، صفحه ٥١، مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان

(۹۲):۔ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

☆۔ (الحاکم: المستدرک کتاب المعرفة الصحابة رضی الله عنهم ذکر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ، الرقم: ٤٧٨٩، جلد ٣، صفحه ٣٦٤، مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان

☆۔ الطبرانی: المعجم الکبیر وما أسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه ، الرقم: ١٨٢، جلد ١، صفحه ١٠٨، مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

☆......☆......☆......☆......☆

فہرست مصادرومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
1	**کتب تفاسیر**		
2	جامع البیان عن تأویل آی القرآن (تفسیر طبری)	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری (المتوفی سنہ ۳۱۰ھ)	مکتبہ عثمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ
3	معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	امام حسین بن مسعود البغوی (المتوفی سنہ ۵۱۶ھ)	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
4	زاد المسیر فی علم التفسیر	امام عبد الرحمن ابن جوزی (المتوفی سنہ ۵۹۷ھ)	قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
5	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (المتوفی سنہ ۶۶۸ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
6	انوار التنزیل واسرا التأویل (تسفیر بیضاوی)	امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی (المتوفی سنہ ۶۸۵ھ)	مکتبہ الاحمدی دہلی
7	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	امام فخرالدین الرازی (المتوفی سنہ ۶۰۶ھ)	مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
8	مدارک التنزیل وحقائق التأویل (تفسیر مدارک)	امام عبد اللہ احمد النسفی (المتوفی سنہ ۷۱۰ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

9	غرائب القرآن ورغائب الفرقان	امام نظام الدین بن محمد القمی (المتوفی سنہ ۷۲۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
10	تفسیر البحر المحیط	امام ابو الحیان بن محمد بن یوسف اندلسی (المتوفی سنہ ۷۵٤ھ)	مطبعة السعادة مصر
11	لباب التأویل فی معانی التنزیل (تفسیر خازن)	امام علاؤ الدین علی بن محمد ابراہیم الخازن (المتوفی سنہ ۷٦۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
12	تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)	امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر الشافعی (المتوفی سنہ ۷۷٤ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
13	تفسیر حسینی	امام ملا حسین واعظ الکاشفی (المتوفی ۹۰٦ سنہ ھ)	تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی
14	تفسیر جلالین	امام جلا ل الدین السیوطی (المتوفی سنہ ۹۱۱ھ)	منشی نو لکشور لکھنوء
15	الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور	//	مطبوعہ قم ایران
16	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء الله پانی پتی (المتوفی سنہ ۱۱۲۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
17	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل الحقی (المتوفی ۱۱۳۷ھ)	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
18	تفسیر روح المعانی	امام شہاب الدین آلوسی (المتوفی ۱۲۷٤ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
19	حاشیۃ الجمل علی الجلالین	شیخ سلیمان الجمل (المتوفی ۱۲۰٤ھ)	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
20	عرائس البیان	شیخ ابو محمد روزبہان بن ابو النصر البقلی الشیرازی (المتوفی ٦۰٦ھ)	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
21	**کتبِ احادیث**		
22	الصحیح للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفی ۲٥٦ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
23	الصحیح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری (المتوفی ۲٦۱ھ)	//
24	الجامع للترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ)	//
25	السنن لابی داؤد	امام ابو داؤد محمد سلیمان بن اشعث السجستانی (المتوفی ۲۷٥ھ)	//

26	السنن للنسائی	امام احمد بن شیعب نسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)	//
27	السنن لابن ماجه	امام محمد یزید ابن ماجه القزوینی (المتوفی ۲۷۳ھ)	//
28	المسند لامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ)	دارالفکر بیروت لبنان
29	المستدرک علی الصحیحین	امام محمد بن عبد الله الحاکم (المتوفی ۴۰۵ھ)	//
30	مسند الشہاب	امام ابو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر القضاعی (المتوفی ۴۵۴ھ)	دار الرسالة العالمية دمشق
31	مشکوۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد بن عبد الله الخطیب التبریزی (المتوفی ۷۴۲ھ)	اصح المطابع وکارخانہ تجارتِ کتب بالمقابل آرام باغ کراچی
32	تاریخ دمشق الکبیر	امام علی بن الحسن ابن عساکر (المتوفی ۵۷۱ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
33	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	امام علی متقی بن حسام الدین الهندی (المتوفی ۹۷۵ھ)	ادارہ تألیفاتِ اشرفیہ ملتان
34	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکرالہیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

35	کشف الاستار عن زوائد البزار	//	مؤسسة الرسالة بیروت لبنان
36	مسند الفردوس	امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی (المتوفی سنہ ۵۰۹ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
37	المصنف	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ (المتوفی سنہ ۲۳۵ھ)	مکتبہ امدادیہ ملتان
38	السنن الکبریٰ	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی (المتوفی سنہ ۳۰۳ھ)	ادارہ تألیفات اشرفیہ ملتان
39	الصحیح لابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان (المتوفی سنہ ۳۵۴ھ)	المکتبة الاثریة سانگلہ ہل
40	المطالب العالیہ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (المتوفی سنہ ۸۵۲ھ)	دارالمعرفة بیروت لبنان
41	فضائل الصحابہ	امام احمد بن حنبل (المتوفی سنہ ۲۴۱ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
42	السنن للدارمی	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن الدارمی (المتوفی سنہ ۲۵۵ھ)	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
43	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العلیم المنذری (المتوفی سنہ ۶۵۶ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

44	حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی (المتوفی ٤٣٠ھ)	ادارہ تألیفاتِ اشرفیہ ملتان
45	الفتن	حافظ نعیم بن حماد المروزی (المتوفی ٢٢٩ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
46	التاریخ الکبیر	امام محمد اسماعیل البخاری (المتوفی ٢٥٦ھ)	//
47	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین البیهقی (المتوفی ٤٥٨ھ)	//
48	معجم الصحابہ	ابو الحسین عبد الباقی ابن القانع (المتوفی ٣٥١ھ)	//
49	المقاصد الحسنة	امام محمد عبد الرحمن السخاوی (المتوفی ٩٠٢ھ)	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
50	کشف الخفاء ومزیل الالباس	امام اسماعیل بن محمد العجلونی (المتوفی ١١٦٤ھ)	مؤسسة الرسالة دمشق
51	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (المتوفی ٣٦٠ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت
52	المعجم الاوسط	//	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

53	المعجم الصغیر	//	//
54	کتاب الدعاء	//	دار الحدیث قاہرہ مصر
55	الموضوعات الکبیر	امام علی بن سلطان محمد المعروف بملا علی القاری (المتوفی سنہ ١٠١٤ھ)	نور محمد کار خانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
56	الجامع الصغیر	امام جلال الدین السیوطی (المتوفی سنہ ٩١١ھ)	دار الفکر بیروت
57	المسند لابی یعلیٰ	امام احمد بن علی التمیمی (المتوفی سنہ ٣٠٧ھ)	//
58	مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن طحاوی (المتوفی سنہ ٣٢١ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
59	حیاۃ الانبیاء بعد وفاتھم	امام احمد بن حسین البیہقی (المتوفی سنہ ٤٥٨ھ)	دار الکتب محلہ جنگی پشاور
60	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفی ٢٥٦ سنہ ھ)	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ، المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل
61	**کتب شروح**		

62	فتح الباری شرح الصحیح البخاری	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)	مصطفیٰ البابی الحلبی مصر
63	عمدۃ القاری شرح الصحیح البخاری	امام بدر الدین محمود بن احمد العینی الحنفی (المتوفی ۸۵۵ھ)	مکیتبۂ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
64	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح	امام علی بن سلطان محمد المعروف بملا علی القاری (المتوفی ۱۰۱٤ھ)	مکتبہ امدادیہ ملتان
65	شرح فتوح الغیب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی (المتوفی ۱۰۵۲ ھ)	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
66	اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ	//	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
67	فیض القدیر بشرح الجامع الصغیر	امام عبد الرؤف بن علی بن زین العابدین المناوی (المتوفی ۱۰۳۱ھ)	دار الحدیث قاہرہ مصر
68	شرح زرقانی علی المؤطا	امام محمد عبد الباقی الزرقانی (المتوفی ۱۱۲۲ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
69	شرح زرقانی علی المواہب	//	//

70	شرح الشفاء	امام علی بن سلطان محمد القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)	ادارہ تألیفات اشرفیہ ملتان
71	عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ	علامہ سید عمر بن احمد آفندی الحنفی الخرپوتی (المتوفی ۱۲۹۹ھ)	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
72	**سیرت وفضائل**		
73	دلائل النبوۃ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی (المتوفی ۴۳۰ھ)	المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت
74	دلائل النبوۃ	امام احمد بن حسین البیہقی (المتوفی ۴۵۸ ھ)	دارالحدیث قاہرہ
75	الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ	امام عبد الرحمن علی بن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ)	مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد
76	المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ	امام احمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
77	الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیۃ	الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ)	مکتبہ حقیقت کتابوی ترکی
78	حجۃ اللہ علی العالمین	//	دارالکتب العلمیہ بیروت

79	جواہر البحار فی مناقب النبی المختار ﷺ	//	//
80	جامع کرامات اولیاء	//	//
81	شواہد الحق فی استغاثۃ بسید الخلق ﷺ	//	//
82	مطالع المسرات بجلاء الدلائل الخیرات	امام محمد مہدی الفاسی (المتوفی ۱۰۵۲ھ)	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور
83	السیرۃ النبویۃ	امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام (المتوفی ۲۱۸ھ)	دار الغد الجدید المنصورۃ قاہرہ
84	مدارج النبوۃ	الشیخ عبد الحق محدث دہلوی (المتوفی ۱۰۵۲ھ)	النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
85	اخبار الاخیار مع مکتوبات	//	//
86	سبل الھدیٰ و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد ﷺ	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی ۹۴۲ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
87	بیان المیلاد النبوی	امام عبد الرحمن علی بن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ)	ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لاہور
88	السیرۃ الحلبیہ	امام نور الدین علی بن ابراہیم الحلبی (المتوفی ۱۰٤٤ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

89	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ	امام قاضی عیاض مالکی اندلسی (المتوفی ۵٤٤ھ)	وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور
90	الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی پشاور
91	تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ	//	مکتبہ اعزازیہ سکندری روڈ آرہوتی مردان
92	المورد الروی فی المولد النبوی	امام علی بن سلطان محمد القاری (المتوفی ۱۰۱٤ھ)	مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ شادمان لاہور
93	شواہد النبوۃ	امام عبد الرحمن جامی (المتوفی ۸۹۸ھ)	مکتبہ حقیقت کتابوی ترکی
94	تاریخ الخمیس فی احوالِ انفس نفیس	امام الشیخ حسین بن محمد بن الحسن الدیاربکری (المتوفی ۹٦٦ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
95	الطبقات الکبریٰ	امام عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی (المتوفی ۹۷۳ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
96	وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ	امام نور الدین علی بن احمد السمہودی (المتوفی ۹۱۱ھ)	المکتبۃ المعروفیۃ کانسی روڈ کوئٹہ

97	مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام	امام محمد بن موسی المزالی المراکشی (المتوفی ۶۸۲ھ)	النوریة الرضویة پبلشنگ کمپنی لاہور
98	مناقب الامام ابی حنیفة وصاحبیه ابی یوسف ومحمد بن الحسن	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی ۷۴۸ھ)	مکتبة البشریٰ کراچی، دار الکتاب العربی مصر
99	الخیرات الحسان فی مناقب النعمان	امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (المتوفی ۹۷۴ھ)	المکتبة الحقانیة پشاور
100	الانتقاء فی فضائل أئمة الثلاثة الفقہاء	امام یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر (المتوفی ۴۶۳ھ)	المکتبة الغفوریة العاصمیه گلستان ۹۹ جمشید روڈ کراچی
101	اخبارِ ابی حنیفة واصحابه	ابو عبد الله حسین بن علی الصمیری (المتوفی ۴۳۶ھ)	مکتبه عزیزیه عنایت پور جلال پور شجاع آباد
102	تذکرة الاولیاء (فارسی)	الشیخ فرید الدین عطار (المتوفی ۶۲۶ھ)	مکتبه در ایران
103	الجوہر المنظم	امام احمد بن محمدبن علی ابن الحجر الہیتمی (۹۷۴ھ)	ادارة المرکزیة الاشاعة القرآن والسنة لاہور
104	المکتوبات	الشیخ المجددالامام احمد سرہندی (المتوفی ۱۰۳۴ھ)	مکتبة القدس کوئٹه

105	عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان	امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی ۹۴۲ھ)	مکتبه نعمانیه محله جنگی پشاور
106	جواہر البیان (ترجمه) الخیرات الحسان	مولانا ظفر الدین بہاری	مکتبه حقیقت کتابوی ترکی
107	تبییض الصحیفه (مترجم)	مولانا نعیم الدین نعیمی	اداره معارف نعمانیه شاد باغ لاہور
108	تذکرة الاولیاء (مترجم)	شیخ فرید الدین عطار	کتب خانه شانِ اسلام اردو بازار لاہور
109	**کتب متفرقه**		
110	فتوح الغیب علی هامش بهجة الاسرار	الشیخ محمد عبد القادر الجیلانی سرکار غوث اعظم	مصر
111	بهجة الاسرار ومعدن الانوار	امام ابو الحسن الشطنوفی	مصر
112	الصواعق المحرقة	امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الهیتمی (المتوفی ۹۷۴ھ)	مکتبه حقیقت کتابوی ترکی
113	التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة	امام شمس الدین محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی(المتوفی ۶۷۱ ھ)	المکتبة الحقانیة پشاور
114	حدائق بخشش	الشاه امام احمد رضا خان	پروگریسو بکس اردو بازار لاہور

115	المفردات فی غریب القرآن	علامہ راغب اصفہانی	نور محمد کار خانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
116	بہجۃ الاسرار(مترجم)	پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی	اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور
117	شرح الصدور	امام جلا ل الدین السیوطی	دارالمعرفۃ بیروت لبنان
118	تنبیہ الغافلین	امام ابو اللیث سمر قندی	دار احیاء الکتب العربیۃ مصر
119	الرسالۃ القشیریہ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری (المتوفی ٤٦٥ سنہ)	کتب خانہ رشیدیہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور
120	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفی ٥٠٥ سنہ)	مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور
121	الکامل فی الضعفاء فی الرجال	امام ابن عدی	دارالکتب العلمیہ بیروت
122	تہذیب الکمال	امام مزی	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
123	المنجد		دار الاشاعت اردو بازار لاہور
124	البحر الرائق شرح کنز الدقائق	علامہ ابن نجیم	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

125	قوت القلوب	شیخ ابو طالب مکی	المکتبۃ التوفیقیۃ بیروت
126	انیس الجلیس	امام جلال الدین السیوطی	مکتبہ مجتبائی دہلی
127	رد المختار علی الدر المختار	علامہ ابن عابدین الشامی	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
128	حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح	علامہ طحطاوی	قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
129	الفتاویٰ الحدیثیہ	امام ابن حجر مکی	//
130	الحاوی للفتاویٰ	امام جلا ل الدین السیوطی	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
131	**کتبِ مخالفین**		
132	صراط مستقیم(فارسی)	مولوی اسماعیل دہلوی	المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
133	صراط مستقیم (مترجم) اردو	//	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند یوپی، اسلامی اکیڈمی اردو بازار لاہور
134	تقویۃ الایمان	//	مرکنتائل پرنٹنگ پریس دہلی

135	یکروزہ (فارسی)	//	فاروقی کتب خانہ بك سیلرز پبلشرز ملتان
136	کلام شاہ اسماعیل	//	طارق اکیڈمی فیصل آباد
137	تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان	//	کتب خانہ مجیدیہ ملتان، عالمی مجلس تحفظ اسلام کراچی
138	فتاوی رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی	میر محمد کتب خانہ کراچی
139	تألیفات رشیدیہ	//	ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
140	امداد السلوك (فارسی)	//	ساڈھور
141	امداد السلوك (مترجم)	//	دار التحقیق والاشاعت اردو بازار لاہور
142	فیصلہ ہفت مسئلہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	راشد کمپنی دیوبند، کانپور، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور

143	کلیاتِ امدادیہ	//	دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی
144	شمائمِ امدادیہ	//	مدنی کتب خانہ بیرونِ بوہڑ گیٹ ملتان
145	ارشادِ مرشد	//	لکھنو۔
146	حفظ الایمان مع بسط البنان	مولوی اشرف علی تھانوی	کتبخانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند،یو۔پی ، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند، مکتبہ نعمانیہ دیوبند، قدیمی کتب خانہ کراچی، کتب خانہ مجیدیہ ملتان، دارالکتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
147	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم	//	تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، اسلامی کتبخانہ اردو بازار لاہور

148	شکر النعمة بذکر رحمة الرحمة	//	اشرف المطابع تھانہ بھون انڈیا
149	خطبات میلاد النبی ﷺ	//	ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان
150	ارواحِ ثلاثہ	//	مکتبہ رحمانیہ لاہور
151	الافاضات الیومیة من الافادات القومیہ	//	المکتبة الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور
152	جمال الاولیاء	//	اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر گڑھ
153	مواعظ اشرفیہ	//	دفتر رسالہ "الابقاء" مولوی مسافر خانہ ایم لے جناح روڈ کراچی
154	امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق	//	اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور
155	شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ	//	کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

156	حیات المسلمین	//	مکتبۃ العلم 18اردو بازار لاہور
157	تحذیر الناس	مولوی قاسم نانوتوی	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور ، دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
158	قصائد قاسمی	//	کتب خانہ رشیدیہ دہلی
159	البراہین القاطعۃ	مولوی خلیل احمد سہارنپوری	کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی
160	باغِ جنت	مولوی عنایت علی شاہ	الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
161	تذکرۃ الرشید	مولوی عاشق الٰہی میرٹھی	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور
162	ارشاد الملوک (ترجمہ) امداد السلوک	//	//
163	مرثیہ گنگوہی	مولوی محمود الحسن دیوبندی	کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

164	بزمِ اشرف کے چراغ	پروفیسر احمد سعید	المیزان الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
165	تبرید النواظر	مولوی سرفراز خان صفدر	مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالا
166	حضرت ملا علی قاری اور مسئلہ علمِ غیب وحاضر وناظر	//	//
167	عباراتِ اکابر	//	//
168	ازالۃ الریب	//	//
169	کشف الشبہات (مترجم)اردو	محمد بن عبد الوھاب نجدی	المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
170	الجامع الفرید مجموعہ ۸ رسائل	//	مرکزِ توعیۃ الجالیات بالقصیم
171	الشہاب الثاقب	مولوی حسین احمد کانگریسی	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند
172	سلاسلِ طیبہ	//	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
173	مسک الختام شرح بلوغ المرام	نواب صدیق حسن خان بھوپالی	المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل
174	بلغۃ الحیران فی ربط الآیات الفرقان	حسین علی واں بھچروی	مکتبہ اخوت نزد حسن مارکیٹ اردو بازار لاہور
175	اکرام محمدی	مولوی عبد الستار غیر مقلد	مطبع کشمیری بازار لاہور
176	فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ	مولوی محمد الیاس گھمن	مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
177	فرقہ اہلحدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ	//	//
178	فتاویٰ ثنائیہ	مولوی ثناء اللہ امرتسری	مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی لاہور
179	تذکرہ اولیاء پاک وہند	مولوی ولی حسن ٹونکی	ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
180	مقدمہ ہدایۃ المستفید	مولوی بدیع الدین راشدی	مکتب الدعوۃ الاسلامیۃ پاکستان
181	نماز میں امام کون؟	طیب الرحمن زیدی	اسلام آباد
182	تذکرہ شہید	خالد سیف غیر مقلد	مکتبہ غزنویہ شیش محل روڈ لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
183	تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید	//	طارق اکیڈمی چنیوٹ بازار فیصل آباد
184	مجموعہ رسائل	مولوی محمد امین صفدر اوکاڑوی	ادارہ خدامِ احناف باغبان پورہ لاہور
185	شاہ فیصل ایک روشن ستارہ	مولوی ضیاء الرحمن فاروقی	راہِ حق ویلفئیر فاؤنڈیشن ساہیوال
186	سید احمد شہید سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے روحانی رشتے	نفیس الحسینی	سید احمد اکیڈمی نفیس منزل کریم پارک لاہور
187	رسائل ومسائل	مودودی	اسلامک پبلیکیشنز لوئر مال روڈ لاہور
188	تجدید واحیاء دین	//	دفتر رسالہ ترجمان القرآن لاہور
189	روئیداد صد سالہ جشنِ دار العلوم دیوبند	غلام نبی جانباز	مکتبہ حنفیہ ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
190	بزرگانِ نقشبندیہ کو خواب میں زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	مولوی روح اللہ غفوری	مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی

191	بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں زیارتِ نبی ﷺ	//	//
192	سفر نامہ لاہور ولکھنو۔	مقبول حسین وصل بلگرامی	المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور
193	عالمِ برزخ	مولوی عبد الماجد دریا آبادی	قدیمی کتب خانہ کراچی
194	زینتِ اسلام	محمد بن بارک اللہ لکھوی	المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
195	توضیح البیان فی حفظ الایمان	مرتضی حسن چاند پوری	مطبع قاسمی دیوبند
196	مجموعہ رسائلِ چاند پوری	//	دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
197	چمنستان	ظفر علی خان	پبلیشرز یونائٹڈ چوک انار کلی لاہور
198	بیس بڑے مسلمان	عبد الرشید ارشد	مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال روڈ لاہور
199	دیوبند سے بریلی تک	ابو الاوصاف رومی	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور

200	تہمتِ وہابیت اور علماء دیوبند	مولوی نثار احمد فتحی	مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی
201	مآثرِ صدیقی	علی حسن خان بھوپالی	منشی نولکشور لکھنوء
202	تذکرۃ المفسرین	قاضی زاہد الحسینی	دارالارشاد مدینہ مسجد اٹک شہر
203	تاریخ مفسرین ومحدثین	مجموعہ افادت : قاضی زاہد الحسینی ، احمد رضاء بجنوری، عبد القیوم حقانی	ادارہ تألیفات اشرفیہ ملتان
204	آفتابِ نبوت	قاری محمد طیب	ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
205	علم الاولین والآخرین	اصغر حسین دیوبندی	//
206	براہینِ قاطعۃ	حکیم محمد اختر	کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
207	عشقِ رسول ﷺ	مولوی ذوالفقار نقشبندی	مکتبۃ الفقیر ۲۲۳ سنت پورہ فیصل آباد
208	رحمۃ للعالمین ﷺ	عابد میاں دیوبندی	محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ کراچی

209	مقالات جمیل	مولوی جمیل احمد تھانوی	المیزان الکریم مارکیٹ
210	تذکرہ مجدد الف ثانی	مولوی منظور احمد نعمانی	دارا لاشاعت بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
211	ملت اسلام کی محسن شخصیات	خواجہ محمد اسلام انصاری	//
212	بدعتی کا بد ترین انجام	محمد رفیق انور دیوبندی	مکتبۃ الاختر محلہ عثمان نگر عید گاہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
213	تحقیقِ حق	ابو علی حسنین فیصل	مکتبۃ الفیض ہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
214	نماز جنازہ کے بعددعاء کا حکم	مولوی اظہر الیاس دیوبندی	مکتبہ علوم ربانی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
215	بدعات کا انسائکلوپیڈیا	مولوی محمد آصف دیوبندی	ادارہ دعوت وتبلیغ قرآن محل مارکیٹ اردو بازار کراچی
216	آئینہ بریلویت	انور حسین گودھروی	مکتبہ اصلاح ملت

217	فتاویٰ دار العلوم دیوبند	مولوی عزیز الرحمن عثمانی	مکتبہ حقانیہ ملتان
218	فتاویٰ فریدیہ	مولوی محمد فرید دیوبندی	دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی
219	فتاویٰ حقانیہ	مولوی عبد الحق دیوبندی	جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ
220	انوار الباری	احمد رضا بجنوری	ادارہ تألفات اشرفیہ ملتان
221	حضور ﷺ کا مثالی بچپن	ارسلان بن اخترمیمن	مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی
222	ذکر النبی ﷺ	مولوی مسیح اللہ	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور
223	احسن المواعظ	مولوی ابراہیم دہلوی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
224	صدائے محراب	طارق محمود دیوبندی	ادارہ تألیفاتِ ختمِ نبوۃ لاہور
225	شرف المصطفیٰ ﷺ	مولوی محمد اسلم دیوبندی	ھارون آباد
226	شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات	ارسلان بن اختر میمن	مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
227	عاشقانِ رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات	ثناء اللہ سعد شجاع آبادی	عمر پبلیکیشنز یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور
228	برکاتِ درود شریف کے حیرت انگیز واقعات	مولوی اسحاق ملتانی	ادارہ تألیفاتِ اشرفیہ ملتان
229	یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں	عبد الرشید نعمانی	مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد کراچی
230	شمع رسالت اور عاشقانِ رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات	مولوی اسحاق ملتانی	ادارہ تألیفاتِ اشرفیہ ملتان
231	بزمِ بنوری کی یادگار تقریریں	عبد الرؤف منوری	مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
232	اشرف السوانح	عزیز الحسن مجذوب	ادارہ تألیفات اشرفیہ ملتان
233	سوانحِ مولانا محمد یوسف کاندھلوی	محمد ثانی حسنی	معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی
234	نور الصدور فی شرح القبور	مترجم: محمد عیسیٰ الہ آبادی	دار الاشاعت اردو بازار کراچی
235	فتوح الغیب (مترجم)	محمد اشرف قریشی	قدیمی کتب خانہ کراچی

236	نزھۃ البساطین (اردو ترجمہ) روض الریاحین	جعفر علی نگینوی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
237	قصص الاولیاء(ترجمہ) روض الریاحین	مولوی ظفر علی عثمانی	دارالاشاعت اردو بازار کراچی
238	واقعہ کربلااور اسکا پس منظر	مولوی عطاء اللہ بندیالوی	سرگودھا
239	معارفِ یزید	ابو عتیق محمد امین خادم	منڈی کامونکی

رسائل وجرائد :۔

☆:۔ ماہنامہ :۔ ماہ طیبہ : سیالکوٹ : جلد نمبر1شمارہ نمبر10جنوری 1991ء جمادیٰ الثانی ١٤١١ھ۔

☆:۔ ماہنامہ: حق نوائے احتشام : کراچی : اپریل 2015ء۔

☆:۔ ماہنامہ :تبصرہ :لاہور: روئیداد جشنِ دیوبند۔

☆:۔ ماہنامہ: حق چار یار: لاہور: خصوصی اشاعت بیاد قاضی مظہر حسین طبع2005ء۔

☆:۔ ماہنامہ : نصرۃ العلوم : گوجرانوالہ: مفسرِ قرآن نمبر: طبع 2008ء۔

☆:۔ روزنامہ : پاکستان: جمعرات 5جمادی الاول : ١٤١٧ھ 19ستمبر 1996ء۔

(فلحمدللہ رب العالمین)